ارشاد باری تعالیٰ

وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَآءَ اَمْوَالَكُمُ الَّتِیْ جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ قِیٰمًا وَّارْزُقُوْهُمْ فِیْهَا وَاكْسُوْهُمْ وَقُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا○ (النساء:6)

ترجمہ: اور بے عقلوں کے سپرد اپنے وہ اموال نہ کیا کرو جن کو اللہ نے تمہارے لئے (اقتصادی) قیام کا ذریعہ بنایا ہے۔ اور انہیں ان (اموال) میں سے کھلاؤ اور پہناؤ۔ اور ان سے اچھی بات کہا کرو۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ   نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِیْمِ   وَعَلٰی عَبْدِهِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْد

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جلد 69

ایڈیٹر: منصور احمد

نائبین: قریشی محمد فضل اللہ، تنویر احمد ناصر ایم اے

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADAR Qadian

شمارہ 22

شرح چندہ: سالانہ 700 روپے

بیرونی ممالک بذریعہ ہوائی ڈاک 50 پاؤنڈ یا 80 ڈالر امریکن یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

4 رشوال 1441 ہجری قمری ● 28 رہجرت 1399 ہجری شمسی ● 28 رمئی 2020ء

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر و عافیت ہیں۔

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 22 رمئی 2020 کو مسجد مبارک (اسلام آباد) ٹلفورڈ، برطانیہ سے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس خطبہ کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

نماز میں لذت اور سُرور بھی عبودیت اور ربوبیت کے ایک تعلق سے پیدا ہوتا ہے
جب تک اپنے آپ کو عدم محض یا مشابہ بالعدم قرار دے کر جو ربوبیت کا ذاتی تقاضہ ہے نہ ڈال دے
اُس کا فیضان اور پَرتو اس پر نہیں پڑتا اور اگر ایسا ہو تو پھر اعلیٰ درجہ کی لذت حاصل ہوتی ہے جس سے بڑھ کر کوئی حظ نہیں ہے

ارشادات عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

ارکانِ نماز کی حقیقت

ارکانِ نماز دراصل روحانی نشست و برخاست کے دو حصّے ہیں۔ انسان کو خدا تعالیٰ کے رُوبرو کھڑا ہونا پڑتا ہے اور قیام بھی آداب خدمت گاراں میں سے ہے۔ رکوع جو دوسرا حصہ ہے بتلاتا ہے کہ گویا تیاری ہے کہ وہ تعمیل حکم کو کس قدر گردن جھکاتا ہے اور سجدہ کمالِ آداب اور کمالِ تذلل اور نیستی کو جو عبادت کا مقصود ہے ظاہر کرتا ہے۔ یہ آداب اور طُرق ہیں جو خدا تعالیٰ نے بطور یادداشت کے مقرر کر دیئے ہیں اور جسم کو باطنی طریق سے حصہ دینے کی خاطر ان کو مقرر کیا ہے۔ علاوہ ازیں باطنی طریق کے اثبات کی خاطر ایک ظاہری طریق بھی رکھ دیا ہے۔ اب اگر ظاہری طریق میں (جو اندرونی اور باطنی طریق کا ایک عکس ہے) صرف نقال کی طرح نقلیں اتاری جاویں اور اسے ایک بارِگراں سمجھ کر اُتار پھینکنے کی کوشش کی جاوے۔ تو تم ہی بتلاؤ۔ اس میں کیا لذت اور حظّ آ سکتا ہے؟ اور جب تک لذت اور سُرور نہ آئے اُس کی حقیقت کیونکر متحقق ہوگی اور یہ اُس وقت ہوگا جب کہ روح بھی ہمہ نیستی اور تذلل تام ہو کر آستانۂ اُلوہیت پر گرے اور جو زبان بولتی ہے رُوح بھی بولے۔ اُس وقت ایک سُرور اور نور اور تسکین حاصل ہو جاتی ہے...... غرض مدعا یہ ہے کہ نماز میں لذت اور سُرور بھی عبودیت اور ربوبیت کے ایک تعلق سے پیدا ہوتا ہے۔ جب تک اپنے آپ کو عدم محض یا مشابہ بالعدم قرار دے کر جو ربوبیت کا ذاتی تقاضہ ہے نہ ڈال دے۔ اُس کا فیضان اور پَرتو اس پر نہیں پڑتا اور اگر ایسا ہو تو پھر اعلیٰ درجہ کی لذت حاصل ہوتی ہے۔ جس سے بڑھ کر کوئی حظ نہیں ہے۔

سچی نماز

اس مقام پر انسان کی روح جب ہمہ نیستی ہو جاتی ہے تو وہ خدا کی طرف ایک چشمہ کی طرح بہتی ہے اور ماسوی اللہ سے اُسے انقطاعِ تام ہو جاتا ہے۔ اس وقت خدائے تعالیٰ کی محبت اس پر گرتی ہے۔ اس اتصال کے وقت ان دو جوشوں سے جو اُوپر کی طرف سے ربوبیت کا جوش اور نیچے کی طرف سے عبودیت کا جوش ہوتا ہے، ایک خاص کیفیت پیدا ہوتی ہے، اس کا نام صلوٰۃ ہے۔ پس یہی وہ صلوٰۃ ہے جو سیئات کو بھسم کر جاتی ہے اور اپنی جگہ ایک نور اور چمک چھوڑ دیتی ہے جو سالک کو راستہ کے خطرات اور مشکلات کے وقت ایک منور شمع کا کام دیتی ہے اور ہر قسم کے خس و خاشاک اور ٹھوکر کے پتھروں اور خار و خس سے جو اس کی راہ میں ہوتی ہیں، آگاہ کر کے بچاتی ہے اور یہی وہ حالت ہے جب کہ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْكَرِ (العنکبوت:46) کا اطلاق اس پر ہوتا ہے کیونکہ اس کے ہاتھ میں نہیں، اُس کے شمع دانِ دل میں ایک روشن چراغ رکھا ہوا ہوتا ہے اور یہ درجہ کامل تذلل، کامل نیستی اور فروتنی اور پوری اطاعت سے حاصل ہوتا ہے۔ پھر گناہ کا خیال اُسے آ کیونکر سکتا ہے اور انکار اس میں پیدا ہی نہیں ہو سکتا۔ فحشاء کی طرف اس کی نظر اُٹھ ہی نہیں سکتی۔ غرض اسے ایسی لذت، ایسا سُرور حاصل ہوتا ہے مَیں نہیں سمجھ سکتا کہ اُسے کیونکر بیان کروں۔

غیر اللہ کی طرف رجوع

پھر یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ یہ نماز جو اپنے اصلی معنوں میں نماز ہے، دعا سے حاصل ہوتی ہے۔ غیر اللہ سے سوال کرنا مومنانہ غیرت کے صریح اور سخت مخالف ہے کیونکہ یہ مرتبہ دعا کا اللہ ہی کے لئے ہے۔ جب تک انسان پورے طور پر خفیف ہو کر اللہ تعالیٰ ہی سے سوال نہ کرے اور اُسی سے نہ مانگے۔ سچ سمجھو کہ حقیقی طور پر وہ سچا مسلمان اور سچا مومن کہلانے کا مستحق نہیں۔ اسلام کی حقیقت ہی یہ ہے کہ اس کی تمام طاقتیں اندرونی ہوں یا بیرونی، سب کی سب اللہ تعالیٰ ہی کے آستانہ پر گری ہوئی ہوں۔ جس طرح پر ایک بڑا انجن بہت سے کلوں کو چلاتا ہے۔ پس اسی طور پر جب تک انسان اپنے ہر کام اور ہر حرکت و سکون کو اُسی انجن کی طاقتِ عظمیٰ کے ماتحت نہ کر لیوے وہ کیونکر اللہ تعالیٰ کی الوہیت کا قائل ہو سکتا ہے اور اپنے آپ کو اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ (الانعام:80) کہتے وقت واقعی حنیف کہہ سکتا ہے؟ جیسے مُنہ سے کہتا ہے ویسے ہی ادھر کی طرف متوجہ ہو تو لاریب وہ مسلم ہے۔ وہ مومن اور حنیف ہے لیکن جو شخص اللہ تعالیٰ کے سوا غیر اللہ سے سوال کرتا ہے اور ادھر بھی جھکتا ہے وہ یاد رکھے کہ بڑا ہی بدقسمت اور محروم ہے کہ اُس پر وہ وقت آ جانے والا ہے کہ وہ زبانی اور نمائشی طور پر اللہ تعالیٰ کی طرف نہ جھک سکے۔

ترکِ نماز کی عادت اور کسل کی ایک وجہ یہ بھی ہے کیونکہ جب انسان غیر اللہ کی طرف جُھکتا ہے تو رُوح اور دل کی طاقتیں اس درخت کی طرح (جس کی شاخیں ابتداءً ایک طرف کر دی جاویں اور اُس طرف جھک کر پرورش پالیں) ادھر ہی جھکتا ہے اور خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک سختی اور تشدد اس کے دل میں پیدا ہو کر اُسے منجمد اور پتھر بنا دیتا ہے۔ جیسے وہ شاخیں۔ پھر دوسری طرف مُڑ نہیں سکتا۔ اسی طرح پر وہ دل اور روح دن بدن خدا تعالیٰ سے دُور ہوتی جاتی ہے۔ پس یہ بڑی خطرناک اور دل کو کپکپا دینے والی بات ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر دُوسرے سے سوال کرے۔ اسی لئے نماز کا التزام اور پابندی بڑی ضروری چیز ہے تا کہ اوّلاً وہ ایک عادتِ راسخہ کی طرح قائم ہو اور رجوع الی اللہ کا خیال ہو پھر رفتہ رفتہ وہ وقت خود آ جاتا ہے جب کہ انقطاعِ کلی کی حالت میں انسان ایک نور اور ایک لذّت کا وارث ہو جاتا ہے۔ مَیں اس امر کو پھر تاکید سے کہتا ہوں۔ افسوس ہے کہ مجھے وہ لفظ نہیں ملے جس میں غیر اللہ کی طرف رجوع کرنے کی برائیاں بیان کر سکوں۔ لوگوں کے پاس جا کر منّت خوشامد کرتے ہیں۔ یہ بات خدا تعالیٰ کی غیرت کو جوش میں لاتی ہے۔ کیونکہ یہ تو لوگوں کی نماز ہے پس وہ اس سے ہٹتا اور اُسے دُور پھینک دیتا ہے۔ میں موٹے الفاظ میں اس کو بیان کرتا ہوں گو یہ امر اس طرح پر نہیں ہے۔ مگر سمجھ میں خوب آ سکتا ہے کہ جیسے ایک مردِ غیّور کی غیرت تقاضا نہیں کرتی کہ وہ اپنی بیوی کو کسی غیر کے ساتھ تعلق پیدا کرتے ہوئے دیکھ سکے اور جس طرح پر وہ مرد ایسی حالت میں اس نابکار عورت کو واجب القتل سمجھتا بلکہ بسا اوقات ایسی وارداتیں ہو جاتی ہیں۔ ایسا ہی جوش اور غیرت الوہیت کا ہے۔ عبودیت اور دعا خاص اسی ذات کے مدِ مقابل ہیں۔ وہ پسند نہیں کر سکتا کہ کسی اور کو معبود قرار دیا جاوے یا پکارا جاوے۔ پس خوب یاد رکھو! اور پھر یاد رکھو! کہ غیر اللہ کی طرف جھکنا خدا سے کاٹنا ہے۔ نماز اور توحید کچھ ہی کہو، کیونکہ توحید کے عملی اقرار کا نام ہی نماز ہے، اس وقت بے برکت اور بے سود ہوتی ہے جب اُس میں نیستی اور تذلل کی رُوح اور حنیف دل نہ ہو۔

(ملفوظات، جلد اوّل، صفحہ 143 تا 146، مطبوعہ 2018 قادیان)

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

روحانیت میں ترقی کی پہلی سیڑھی نماز ہے

پس نماز کی اہمیت کو سمجھیں اور انہیں باجماعت ادا کرنے کی کوشش کریں، یہ ایسی بابرکت عبادت ہے جو بندے کو اپنے خالق سے ملاتی ہے

مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کے 40ویں سالانہ اجتماع کے موقع پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز خصوصی پیغام

مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کا چالیسواں سالانہ اجتماع 23 تا 25 راگست 2019 بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار منعقد ہوا۔ سالانہ کارکردگی کے اعتبار سے مجلس خدام الاحمدیہ ہنوور (Hannover) اور مجلس اطفال الاحمدیہ اوسنابروک نے محترم امیر صاحب جرمنی کے ہاتھوں علم انعامی وصول کیا۔ اس بار اجتماع کو ''نماز باجماعت'' کا موضوع دیا گیا۔ **اجتماع کا آغاز وافتتاح** (22 راگست بروز جمعرات) پونے چار بجے اجتماع کی افتتاحی تقریب کا آغاز پرچم کشائی اور دعا سے ہوا۔ تلاوت ونظم کے بعد مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت احمدیہ جرمنی نے افتتاحی تقریر میں خدام کو نصائح کیں۔ **اجتماع کے پروگرام:** اجتماع کے دنوں میں نماز تہجد اور درس کا اہتمام تھا۔ اس موقع پر اڑھائی کلومیٹر کی چیریٹی واک بھی رکھی گئی تھی۔ **علمی وورزشی مقابلہ جات:** علمی مقابلہ جات میں تلاوت وحفظ قرآن کریم، اذان، مقابلہ تقاریر، مشاہدہ معائنہ، کوئز، پیغام رسانی اور بیت بازی شامل تھے۔ آخری روز فٹ بال کا ایک نمائشی میچ نیشنل عاملہ مجلس خدام الاحمدیہ اور ریجنل قائدین کے درمیان ہوا۔ **اجتماع اطفال:** اطفال کے علمی وورزشی مقابلہ جات کے لیے دو معیار بنائے گئے تھے۔ اس کے علاوہ معیارِ خاص بھی رکھا گیا تھا۔ 150 راطفال کے کئی گروپس بنا کر اُن کو باری باری خدام الاحمدیہ کے اجتماع کی سیر کروائی جاتی رہی تاکہ وہ خدام کے اجتماع سے متعارف ہوں۔ اس کو 'ٹور گائیڈ' کا نام دیا گیا تھا۔ اتوار کی سہ پہر مکرم امیر صاحب جرمنی نے اطفال کے اختتامی اجلاس کی صدارت کی اور نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے اطفال کو انعامات دیے۔ **اختتامی اجلاس:** اتوار کے روز فائنل مقابلہ جات کے آخر پر جرمنی کے قومی پرچم اور لوائے احمدیت لہرانے کے بعد تین بجے اجتماع کی اختتامی تقریب شروع ہوئی۔ تقریب تقسیم انعامات کے بعد صدر صاحب خدام الاحمدیہ نے اختتامی تقریر کی اور اجتماعی دعا کے بعد نعرۂ تکبیر کی صداؤں میں مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کا چالیسواں سالانہ اجتماع بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلّی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھوالناصر

پیارے ممبرانِ مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے یہ جان کر خوشی ہوئی ہے کہ آپ کو اپنا سالانہ اجتماع منعقد کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کا انعقاد ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ آمین

مجھے بتایا گیا ہے کہ آپ کے اجتماع کا موضوع ''نماز'' ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں بار بار نماز کی ادائیگی کا حکم دیا ہے۔ چنانچہ سورۃ البقرۃ آیت نمبر 22 میں فرمایا: یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اعۡبُدُوۡا رَبَّکُمُ الَّذِیۡ خَلَقَکُمۡ وَالَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِکُمۡ لَعَلَّکُمۡ تَتَّقُوۡنَ۔ یعنی اے لوگو! تم عبادت کرو اپنے رب کی، جس نے تمہیں پیدا کیا اور ان کو بھی جو تم سے پہلے تھے تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو۔

آپ احمدی نوجوان ہیں جنہوں نے سب دنیا میں روحانی انقلاب برپا کرنا ہے۔ روحانیت میں ترقی کی پہلی سیڑھی نماز ہے۔ جوانی میں عبادت خدا تعالیٰ کے ہاں خاص مقبولیت رکھتی ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ قیامت کے دن جن لوگوں پر اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے سایہ کرے گا ان میں وہ نوجوان بھی ہوگا جس کا دل ہر وقت مسجد کے ساتھ معلق رہتا ہے۔ جوانی کی عمر میں عبادت کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''اگر اس نے یہ زمانہ خدا کی بندگی، اپنے نفس کی آراستگی اور خدا کی اطاعت میں گزارا ہوگا تو اس کا اسے یہ پھل ملے گا کہ پیرانہ سالی میں جبکہ وہ کسی قسم کی عبادت وغیرہ کے قابل نہ رہے گا اور کسل اور کاہلی اسے لاحق حال ہوجاوے گی تو فرشتے اس کے نامۂ اعمال میں وہی نماز روزہ تہجد وغیرہ لکھتے رہیں گے جو کہ وہ جوانی کے ایام میں بجالاتا تھا اور یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہوتا ہے کہ اس کی ذاتِ پاک اپنے بندہ کو معذور جان کر باوجود اس کے کہ وہ عمل بجا نہیں لاتا پھر بھی وہی اعمال اس کے نام درج ہوتے رہتے ہیں۔''

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 199 حاشیہ)

پس نماز کی اہمیت کو سمجھیں اور انہیں باجماعت ادا کرنے کی کوشش کریں۔ یہ ایسی بابرکت عبادت ہے جو بندے کو اپنے خالق سے ملاتی ہے۔ بے حیائی اور فحشاء سے بچاتی ہے۔ اس سے دعاؤں کی توفیق ملتی اور ایمان اور معرفت میں ترقی ہوتی ہے۔ آپ جس ماحول میں رہ رہے ہیں یہ دین سے دور لے جانے والا ہے۔ ہر وقت دنیوی مشاغل، بے حیائی کی محفلیں اور ٹیلی فون، انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا پر وقت کا ضیاع یورپی ملکوں کا جدید طرزِ زندگی کہلاتا ہے۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ انسان عبادت سے غافل ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اس کا مقصدِ پیدائش قرار دیا ہے۔ کوئی احمدی نوجوان ایسا نہیں ہونا چاہیے جو دنیاداروں کی طرح غفلت میں زندگی بسر کرے۔ مسجد یا جماعتی انتظام کے تحت جو بھی نماز سنٹر قریب ہو وہاں جاکر نماز باجماعت ادا کیا کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

والسلام خاکسار

(دستخط) مرزا مسرور احمد

خلیفۃ المسیح الخامس

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 27 راگست 2019)

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

عقلمند وہ ہے جو اپنے نفس کا محاسبہ کرتا رہے اور موت کے بعد کی زندگی کیلئے عمل کرے

(جامع ترمذی، کتاب الزہد)

طالبِ دعا: محمد منیر احمد، امیر ضلع نظام آباد (تلنگانہ)

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

حرص سے بچو کیونکہ اسی برائی نے پہلوں کو برباد کیا

(مسند احمد بن حنبل)

طالبِ دُعا: محمد معین الدین، صدر جماعت احمدیہ کاماریڈی (تلنگانہ)

اپنی ذاتی خواہشات کو پسِ پشت ڈال کر، صرف اور صرف ایک خواہش ہونی چاہئے کہ

ہم نے زندگی اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق گزارنی ہے اور اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرنا ہے اور کبھی کسی کیلئے اپنے نمونہ سے ٹھوکر کا باعث نہیں بننا

(خطاب حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز برموقع سالانہ اجتماع واقفات نو 5 مئی 2012، بحوالہ اخبار بدر 1 مارچ 2018)

طالبِ دعا:
SYED IDRIS AHMED s/o SYED MANSOOR AHMED & FAMILY
Jama'at Ahmadiyya Tiruppur (Tamil Nadu)

خطبہ جمعہ

اے لوگو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور صبر کرو............

اللہ کا تقویٰ اختیار کرو، اللہ تمہاری راہیں کھولنے والا اور تمہارے کام بنانے والا ہے

’’تم سے پہلے جو لوگ گزرے ہیں ان میں سے ایک شخص کیلئے زمین میں گڑھا کھودا جاتا پھر اسے اس میں گاڑ دیا جاتا، پھر آرا لایا جاتا اور وہ اس کے سر پر رکھا جاتا اور اس شخص کے دو ٹکڑے کر دیئے جاتے اور یہ بات اس کو اس کے دین سے نہ روک سکتی‘‘

’’اللہ خبّاب پر رحم کرے! وہ اپنی خوشی سے اسلام لائے، انہوں نے اطاعت کرتے ہوئے ہجرت کی، ایک مجاہد کے طور پر زندگی گزاری، جسمانی طور پر وہ آزمائے گئے اور جو شخص نیک کام کرے اللہ اس کا اجر ضائع نہیں کرتا‘‘

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم المرتبت بدری صحابی حضرت خبّابؓ بن اَرَتّ رضی اللہ عنہ کے اوصافِ حمیدہ کا تذکرہ

خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 08 مئی 2020ء بمطابق 08 ہجرت 1399 ہجری شمسی بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (سرے) یوکے

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ۔

اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ۔ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ۔

صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ۔

آج مَیں ایک بدری صحابی حضرت خَبَّاب بن اَرَتّ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر کروں گا۔ حضرت خبّابؓ کا تعلق قبیلہ بنوسعد بن زید سے تھا۔ ان کے والد کا نام اَرَتّ بن جَنْدَلَہ تھا۔ ان کی کنیت ابوعبداللہ اور بعض کے نزدیک ابومحمد اور ابویحیٰ بھی تھی۔ زمانہ جاہلیت میں غلام بنا کر مکہ میں یہ بیچ دیے گئے۔ یہ عُتبہ بن غَزْوَان کے غلام تھے۔ بعض کے نزدیک اُمِّ اَنمار خُزَاعِیہ کے غلام تھے۔ بنوزُہرہ کے حلیف ہوئے۔ اول اسلام لانے والے اصحابؓ میں یہ چھٹے نمبر پر تھے اور ان اولین میں سے ہیں جنہوں نے اپنا اسلام ظاہر کر کے اس کی پاداش میں سخت مصائب برداشت کیے۔ حضرت خبّابؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دارارقم میں تشریف لانے اور اس میں دعوت دینے سے پہلے اسلام لائے تھے۔

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد، جلد 3 صفحہ 121-122 خبّاب بن الارت دارالکتب العلمیۃ بیروت 1990ء) (الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ، جلد 2 صفحہ 221 خبّاب بن الارت دارالکتب العلمیۃ بیروت 1995ء)

(اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابۃ، جلد 2 صفحہ 147 خبّاب بن الارت دارالکتب العلمیۃ، بیروت 2003ء)

مجاہد کہتے ہیں کہ سب سے پہلے جن لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت پر لبیک کہتے ہوئے اسلام ظاہر کیا وہ یہ ہیں: حضرت ابوبکرؓ، حضرت خبّابؓ، حضرت صُہیبؓ، حضرت بِلالؓ، حضرت عمّارؓ اور حضرت سُمَیّہ والدہ حضرت عمّارؓ۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تو اللہ تعالیٰ نے ان کے چچا ابوطالب کے ذریعہ سے محفوظ رکھا اور حضرت ابوبکرؓ کو خود ان کی قوم نے محفوظ رکھا۔ بہرحال یہ جو لکھنے والا ہے یہ ایک خاص تناظر میں یہ لکھ رہا ہے لیکن یہ بات بہرحال لازمی ہے اور اس لکھنے والے کے ذہن میں بھی شاید یہ نہیں رہا کہ باوجود اس کے جو اس نے لکھا ہے کہ ان کے چچا ابوطالب نے ان کو محفوظ رکھا یا ان کی وجہ سے حفاظت کی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی مشرکین مکہ کے ہاتھوں مظالم سے محفوظ نہ رہے اور نہ ہی حضرت ابوبکرؓ محفوظ رہے۔ تاریخ اس پر شاہد ہے۔ انہیں بھی طرح طرح کے ظلم و ستم کا نشانہ بنایا گیا بلکہ حضرت ابوطالب سمیت ظلموں کا نشانہ بنایا گیا۔ لکھنے والا تو یہ کہتا ہے کہ پھر یہ لوگ تو محفوظ رہے لیکن جیسا کہ میں نے کہا یہ بھی اس کی ایک سوچ ہے کیونکہ تاریخ تو یہ کہتی ہے کہ نہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم محفوظ رہے، نہ حضرت ابوبکرؓ محفوظ رہے لیکن بہرحال وہ پھر اپنے اس خیال کا اظہار کرتے ہوئے آگے لکھتا ہے کہ یہ تو دونوں محفوظ ہوئے لیکن باقی سب لوگوں کو لوہے کی زرہیں پہنائی گئیں اور انہیں سورج کی شدید دھوپ میں جھلسایا گیا اور جس قدر اللہ نے چاہا انہوں نے لوہے اور سورج کی حرارت کو برداشت کیا۔ شعبی کہتے ہیں کہ حضرت خبّابؓ نے بہت صبر کیا اور کفار کے مطالبے یعنی اسلام سے انکار کو منظور نہیں کیا تو ان لوگوں نے ان کی پیٹھ پر گرم گرم پتھر رکھے یہاں تک کہ ان کی پیٹھ سے گوشت جاتا رہا۔ اسد الغابہ کی یہ ساری روایت ہے۔

(اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابۃ جلد 2 صفحہ 147 خبّاب بن الارت دارالکتب العلمیۃ بیروت 2003ء)

حضرت خبّابؓ کا ایک واقعہ جو حضرت عمرؓ کے اسلام قبول کرنے کے وقت پیش آیا اس کا تفصیلی ذکر کرتے ہوئے حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے سیرت خاتم النبیینؐ میں یوں بیان فرمایا ہے کہ ابھی حضرت حمزہؓ کو اسلام لائے صرف چند دن ہی گزرے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو ایک اَور خوشی کا موقع دکھایا یعنی حضرت عمرؓ جو ابھی تک اشد مخالفین میں سے تھے مسلمان ہو گئے۔ ان کے اسلام لانے کا قصہ بھی نہایت دلچسپ ہے۔ بہت سارے لوگوں نے سنا بھی ہوا ہے، پڑھا بھی ہوا ہے لیکن یہ تفصیل جو آپؓ نے بیان کی ہے یہ بھی میں بیان کر دیتا ہوں اور یہ بیان کرنا ان کی تاریخ کے لیے ضروری ہے۔ حضرت عمرؓ کی طبیعت میں سختی کا مادہ تو زیادہ تھا ہی مگر اسلام کی عداوت نے اسے اور بھی زیادہ کر دیا تھا۔ چنانچہ اسلام سے قبل عمر غریب اور کمزور مسلمانوں کو ان کے اسلام کی وجہ سے بہت سخت تکلیف دیا کرتے تھے لیکن جب وہ انہیں تکلیف دیتے دیتے تھک گئے اور ان کے واپس آنے کی کوئی صورت نہ دیکھی تو خیال آیا کیوں نہ اس فتنے کے بانی کا یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی خاتمہ کر دیا جاوے۔ یہ خیال آنا تھا کہ تلوار لے کر گھر سے نکلے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاش شروع کی۔ راستے میں ایک شخص نے انہیں ننگی تلوار ہاتھ میں لیے جاتے دیکھا تو پوچھا۔ عمر! کہاں جاتے ہو؟ عمر نے جواب دیا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا کام تمام کرنے جاتا ہوں۔ اس نے کہا کیا تم محمد کو قتل کر کے بنوعبد مناف سے محفوظ رہ سکو گے؟ ذرا پہلے اپنے گھر کی تو خبر لو۔ تمہاری بہن اور بہنوئی مسلمان ہو چکے ہیں۔ حضرت عمرؓ جھٹ پلٹے، واپس ہوئے اور اپنی بہن فاطمہ کے گھر کا راستہ لیا۔ جب گھر کے قریب پہنچے تو اندر سے قرآن شریف کی تلاوت کی آواز آئی۔ جو خبّاب بن الاَرَت خوش الحانی کے ساتھ پڑھ کر سنا رہے تھے۔ عمرؓ نے یہ آواز سنی تو غصہ اور بھی بڑھ گیا۔ جلدی سے گھر میں داخل ہوئے لیکن ان کی آہٹ سنتے ہی خبّاب تو فوراً کہیں چھپ گئے اور فاطمہ نے قرآن شریف کے اوراق بھی اِدھر اُدھر چھپا دیے۔ حضرت عمرؓ کی بہن کا نام فاطمہ تھا۔ حضرت عمرؓ اندر آئے تو للکار کر کہا میں نے سنا ہے تم اپنے دین سے پھر گئے ہو۔ یہ کہہ کر اپنے بہنوئی سعید بن زید سے لِپٹ گئے۔ فاطمہ اپنے خاوند کو بچانے کے لیے آگے بڑھیں تو وہ بھی زخمی ہوئیں مگر فاطمہ نے دلیری کے ساتھ کہا۔ ہاں عمر! ہم مسلمان ہو چکے ہیں اور تم سے جو ہو سکتا ہے کر لو۔ اب ہم اسلام کو نہیں چھوڑ سکتے۔ حضرت عمرؓ نہایت سخت آدمی تھے لیکن اس سختی کے پردہ کے نیچے محبت اور نرمی کی بھی ایک جھلک تھی جو بعض اوقات اپنا رنگ دکھاتی تھی۔ بہن کا یہ دلیرانہ کلام سنا، یہ بات سنی تو آنکھ اوپر اٹھا کر اس کی طرف دیکھا تو وہ خون میں تربہ تر تھی۔ اس نظارہ کا عمر کے قلب پر ایک خاص اثر ہوا۔ کچھ دیر خاموش رہ کر بہن سے کہنے لگے کہ مجھے وہ کلام تو دکھاؤ جو تم پڑھ رہے تھے؟ فاطمہ نے کہا کہ میں نہیں دکھاؤں گی کیونکہ تم ان اوراق کو ضائع کر دو گے، ان صفحوں کو ضائع کر دو گے۔ عمر نے جواب دیا۔ نہیں نہیں تم مجھے دکھاؤ۔ میں ضرور واپس کر دوں گا۔ فاطمہ نے کہا مگر تم نجس ہو، ناپاک ہو اور قرآن کو پاکیزگی کی حالت میں ہاتھ لگانا چاہیے۔ پس تم پہلے غسل کر لو تو پھر دکھا دوں گی اور پھر دیکھ لینا۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ لکھتے ہیں کہ

غالباً ان کا منشا یہ بھی ہوگا کہ غسل کرنے سے عمر کا غصہ بالکل فرو ہو جائے گا اور وہ ٹھنڈے دل سے غور کرنے کے قابل ہوسکیں گے۔ جب عمر غسل سے فارغ ہوئے تو فاطمہ نے قرآن کے اوراق نکال کر ان کے سامنے رکھ دیے۔ انہوں نے اٹھا کر دیکھا تو سورۂ طٰہٰ کی ابتدائی آیات تھیں۔ حضرت عمرؓ نے ایک مرعوب دل کے ساتھ انہیں پڑھنا شروع کیا اور ایک ایک لفظ اس سعید فطرت کے اندر گھر کیے جاتا تھا اپنا اثر دکھا رہا تھا۔ پڑھتے پڑھتے جب حضرت عمرؓ اس آیت پر پہنچے کہ

اِنَّنِیۡۤ اَنَا اللّٰہُ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّاۤ اَنَا فَاعۡبُدۡنِیۡ ۙ وَ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکۡرِیۡ ○ اِنَّ السَّاعَۃَ اٰتِیَۃٌ اَکَادُ اُخۡفِیۡہَا لِتُجۡزٰی کُلُّ نَفۡسٍۭ بِمَا تَسۡعٰی ○ (طٰہٰ:15-16)

یعنی میں ہی اس دنیا کا واحد خالق و مالک ہوں میرے سوا اور کوئی قابلِ پرستش نہیں۔ پس تمہیں چاہیے کہ صرف میری ہی عبادت کرو اور میری ہی یاد کے لیے اپنی دعاؤں کو وقف کر دو۔ دیکھو! موعود گھڑی جلد آنے والی ہے مگر ہم اس کے وقت کو مخفی رکھے ہوئے ہیں تا کہ ہر شخص اپنے کیے کا سچا سچا بدلہ پا سکے۔

جب حضرت عمرؓ نے یہ آیت پڑھی تو گویا ان کی آنکھ کھل گئی اور سوئی ہوئی فطرت چونک کر بیدار ہوگئی۔ بے اختیار ہو کر بولے۔ یہ کیسا عجیب اور پاک کلام ہے۔ خبّابؓ نے یہ الفاظ سنے تو فوراً باہر نکل آئے اور خدا کا شکر ادا کیا اور کہا۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کا نتیجہ ہے کیونکہ خدا کی قسم! ابھی کل ہی مَیں نے آپؐ کو یہ دعا کرتے سنا تھا کہ یا اللہ! تو عمر ابن الخطاب یا عمرو بن ہشام یعنی ابو جہل میں سے کسی ایک کو ضرور اسلام عطا کر دے۔ حضرت عمرؓ کو اب ایک ایک پل گراں تھی۔ اس کلام کو پڑھنے کے بعد اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام کو پہچاننے کے بعد ان کے لیے اب یہاں ٹِک رہنا بڑا مشکل ہو رہا تھا۔ انہوں نے خبّابؓ سے کہا کہ مجھے ابھی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا راستہ بتاؤ وہ کہاں ہے۔ مگر کچھ ایسے آپے سے باہر ہو رہے تھے کہ تلوار اسی طرح ننگی کھینچ رکھی تھی۔ یہ خیال نہیں آیا کہ تلوار بھی میان میں ڈال لیں۔ ننگی تلوار کو اسی طرح ہاتھ میں پکڑا ہوا تھا۔ بہر حال اس زمانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دارِارقم میں مقیم تھے۔ چنانچہ خبّابؓ نے انہیں وہاں کا پتہ بتا دیا۔ عمرؓ وہاں گئے اور دروازے پر پہنچ کر زور سے دستک دی۔ صحابہؓ نے دروازے کی دراڑ میں سے عمر کو ننگی تلوار تھامے ہوئے دیکھ کر دروازہ کھولنے میں تامل کیا، ہچکچاہٹ کی مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دروازہ کھول دو اور حضرت حمزہؓ نے بھی کہا، حضرت حمزہؓ بھی وہاں تھے کہ دروازہ کھول دو۔ اگر نیک ارادے سے آیا ہے تو بہتر ورنہ اگر نیت بد ہے تو واللہ اسی کی تلوار سے اس کا سر اڑا دوں گا۔ دروازہ کھولا گیا۔ عمر ننگی تلوار ہاتھ میں لیے اندر داخل ہوئے۔ ان کو دیکھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھے اور عمر کا دامن پکڑ کر زور سے جھٹکا دیا اور کہا عمر کس ارادے سے آئے ہو؟ واللہ میں دیکھتا ہوں کہ تم خدا کے عذاب کے لیے نہیں بنائے گئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مَیں دیکھتا ہوں کہ تم خدا کے عذاب کے لیے نہیں بنائے گئے۔ عمرؓ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہؐ! مَیں مسلمان ہونے آیا ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ الفاظ سنے تو خوشی سے جوش میں اللہ اکبر کہا اور ساتھ ہی صحابہؓ نے اس زور سے اللہ اکبر کا نعرہ مارا کہ مکہ کی پہاڑیاں گونج اٹھیں۔

(ماخوذ از سیرت خاتم النبیینؐ از حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم اے صفحہ 157 تا 159)

حضرت خبّابؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی تکلیف کا اظہار کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت کعبے کے سائے میں اپنی چادر پر ٹیک دیے بیٹھے تھے۔ ہم نے آپؐ کی خدمت میں عرض کیا کہ آپؐ ہمارے لیے نصرت طلب نہیں کریں گے۔ کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان تنگی کے حالات میں ہمارے لیے اللہ سے دعا نہیں کریں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سے پہلے جو لوگ گزرے ہیں ان میں سے ایک شخص کے لیے زمین میں گڑھا کھودا جاتا پھر اسے اس میں گاڑ دیا جاتا۔ پھر آرا لایا جاتا اور وہ اس کے سر پر رکھا جاتا اور اس شخص کے دو ٹکڑے کر دیے جاتے اور یہ بات اس کو اس کے دین سے نہ روک سکتی اور لوہے کی کنگھیوں سے اس کا گوشت ہڈیوں یا پٹھوں سے نوچ کر الگ کر دیا جاتا اور یہ بات اس کو اس کے دین سے نہ روک سکتی۔ پھر آپؐ نے فرمایا اللہ کی قسم! اللہ اس کام کو یعنی جو میرا مشن ہے اس کو ضرور پورا کرے گا۔ جس مقصد کے لیے میں آیا ہوں وہ ضرور پورا ہوگا، آسانیاں بھی آئیں گی۔ پھر آگے آپؐ نے فرمایا یہاں تک کہ ایک سوار صَنعاء سے حضر موت تک سفر کرے گا۔ صَنعاء اور حضر موت یمن کے دو شہر ہیں اور کہتے ہیں ان دونوں کے درمیان 216 میل کا فاصلہ ہے۔ بہر حال آپؐ نے فرمایا کہ یہ سفر کرے گا اور اس کو سوائے خدا کے کسی کا ڈر نہیں ہوگا۔ یا یہ بھی فرمایا کہ نہ اپنی بکریوں پر بھیڑیے کے حملہ آور ہونے کا ڈر ہوگا۔ آپؐ نے فرمایا مگر تم لوگ جلدی کرتے ہو۔ صبر سے یہ سارا کام ہوگا۔ بخاری کی روایت ہے یہ۔ (صحیح البخاری کتاب المناقب باب علامات النبوۃ فی الاسلام حدیث نمبر 3612) (معجم البلدان جلد 2 صفحہ 311 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

دوسری جگہ یہ روایت اس طرح درج ہوئی ہے۔ حضرت خبّابؓ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپؐ ایک درخت کے نیچے لیٹے ہوئے تھے اور آپؐ نے اپنا ہاتھ اپنے سر کے نیچے رکھا ہوا تھا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! کیا آپؐ ہمارے لیے دعا نہیں کریں گے اس قوم کے خلاف جن کی نسبت ہمیں ڈر ہے کہ وہ ہمیں ہمارے دین سے نہ پھیر دیں؟ تو آپؐ نے مجھ سے اپنا چہرہ تین مرتبہ پھیرا۔ چہرہ پرے کر لیا اور جب بھی میں آپؐ سے یہ عرض کرتا تو آپؐ اپنا منہ موڑ لیتے۔ تیسری دفعہ آپؐ اٹھ کر بیٹھ گئے اور فرمایا اے لوگو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور صبر کرو۔ خدا کی قسم! تم سے پہلے خدا کے ایسے مومن بندے گزرے ہیں جن کے سر پر آرا رکھ دیا جاتا اور انہیں دو ٹکڑے کر دیا جاتا مگر وہ اپنے دین سے پیچھے نہ ہٹے۔ اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ اللہ تمہاری راہیں کھولنے والا اور تمہارے کام بنانے والا ہے۔ (المستدرک علی الصحیحین للحاکم جلد 3 صفحہ 431-432 کتاب معرفۃ الصحابۃ باب ذکر مناقب خبّاب بن الارت حدیث 5643)

حضرت خبّابؓ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں لوہار تھا اور عاص بن وائل کے ذمہ میرا قرض تھا۔ میں اس کے پاس تقاضا کرنے آیا تو اس نے مجھ سے کہا کہ میں ہرگز تمہارا قرض ادا نہیں کروں گا جب تک تم محمدؐ کا انکار نہ کرو۔ اس بات کا اعلان نہ کرو کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت سے باہر آتا ہوں۔ جب تک تم محمد کا انکار نہ کرو گے میں ادا نہیں کروں گا تو حضرت خبّابؓ کہتے ہیں کہ مَیں نے اس سے کہا کہ مَیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہرگز انکار نہیں کروں گا یہاں تک کہ تو مرے اور پھر زندہ کیا جائے یعنی ناممکن ہے کہ میں انکار کروں۔ آگے سے اس نے بھی اس طرح کا جواب دیا کہ جب میں مرنے کے بعد زندہ کیا جاؤں گا اور اپنے مال اور اولاد کے پاس آؤں گا تو اس وقت تیرا قرض ادا کر دوں گا۔ اس نے بھی کہہ دیا میں نے تو نہیں دینا۔ حضرت خبّابؓ کہتے ہیں کہ اسی کے بارے میں یہ آیات نازل ہوئیں کہ

اَفَرَءَیۡتَ الَّذِیۡ کَفَرَ بِاٰیٰتِنَا وَ قَالَ لَاُوۡتَیَنَّ مَالًا وَّ وَلَدًا ○ اَطَّلَعَ الۡغَیۡبَ اَمِ اتَّخَذَ عِنۡدَ الرَّحۡمٰنِ عَہۡدًا ○ کَلَّا ؕ سَنَکۡتُبُ مَا یَقُوۡلُ وَ نَمُدُّ لَہٗ مِنَ الۡعَذَابِ مَدًّا ○ وَّ نَرِثُہٗ مَا یَقُوۡلُ وَ یَاۡتِیۡنَا فَرۡدًا ○ (مریم:78 تا 81)

کیا تو نے اس شخص کی حالت پر غور نہیں کیا جس نے ہمارے نشانوں کا انکار کیا اور کہا کہ مجھے یقیناً بہت سا مال اور بہت سے بیٹے دیے جائیں گے۔ کیا اس نے غیب کا حال معلوم کر لیا ہے یا خدائے رحمان سے کوئی وعدہ لے لیا ہے۔ ایسا ہرگز نہیں ہوگا ہم اس کے اس قول کو محفوظ رکھیں گے اور اس کے عذاب کو لمبا کر دیں گے اور جس چیز پر وہ فخر کر رہا ہے اس کے ہم وارث ہو جائیں گے اور وہ ہمارے پاس اکیلا ہی آئے گا۔

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد، جلد 3 صفحہ 122 خبّاب بن الارت دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء)

حضرت خبّابؓ لوہار تھے اور تلواریں بنایا کرتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان سے بہت الفت رکھتے تھے اور ان کے پاس تشریف لے جایا کرتے تھے۔ ان کی مالکہ کو اس کی خبر ملی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت خبّابؓ کے پاس آتے ہیں تو وہ گرم گرم لوہا حضرت خبّاب کے سر پر رکھنے لگی۔ لوہے کا کام تھا۔ لوہے کو بھٹی میں ڈالتے تھے تو وہ گرم لوہا ان کے سر پر رکھنے لگی۔ حضرت خبّاب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی شکایت کی تو آپؐ نے فرمایا: اللہ خبّاب کی مدد کر۔ آپؐ نے دعا کی۔ پس نتیجہ یہ ہوا کہ ایک روایت میں ہے کہ ان کی مالکہ ام انمار جو تھی اس کے سر میں کوئی بیماری پیدا ہوگئی اور وہ کتوں کی طرح آوازیں نکالتی تھی۔ اس سے کہا گیا کہ تُو داغ لگوا لے۔ یعنی اپنے سر پہ گرم لوہا لگوا۔ چنانچہ حضرت خبّابؓ گرم لوہے سے اس کے سر کو داغتے تھے۔ مجبور ہوئی تو پھر وہ حضرت خبّاب کے ذریعے سے اپنے سر پہ گرم لوہا لگواتی تھی۔

(اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ جلد 2 صفحہ 148 خبّاب بن الارت دار الکتب العلمیۃ بیروت 2003ء)

ابو لیلیٰ کِندی سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں کہ حضرت خبّابؓ حضرت عمرؓ کے پاس آئے۔ حضرت عمرؓ نے ان کو کہا کہ قریب آ جاؤ کیونکہ سوائے عمّار بن یاسر کے اس مجلس کا تم سے زیادہ مستحق کوئی نہیں۔ حضرت خبّابؓ اپنی پیٹھ کے وہ نشانات دکھانے لگے جو مشرکین کے تکلیف دینے سے پڑ گئے تھے۔ طبقات الکبریٰ کی یہ روایت ہے۔ (الطبقات الکبریٰ لابن سعد جلد 3 صفحہ 122 خبّاب بن ارت دار الکتب العلمیۃ بیروت 1990ء)

ایک اَور جگہ کمر کے زخم دکھانے کے بارے میں ذرا تفصیل سے اس طرح روایت آتی ہے۔ شعبی سے روایت ہے کہ حضرت خبّابؓ حضرت عمر بن خطابؓ کے پاس آئے۔ انہوں نے حضرت خبّابؓ کو اپنی نشست گاہ پر بٹھایا اور فرمایا سطح زمین پر کوئی شخص اس مجلس کا ان سے زیادہ مستحق نہیں سوائے ایک شخص کے۔ حضرت خبّابؓ نے کہا اے امیر المومنین! وہ کون ہے تو حضرت عمرؓ نے فرمایا وہ بلال ہے۔ حضرت خبّابؓ نے حضرت عمرؓ سے کہا کہ اے امیر المومنین! وہ مجھ سے زیادہ مستحق نہیں ہے کیونکہ بلال جب مشرکوں کے ہاتھ میں تھے تو ان کا

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

مومنین کیلئے یہ انتہائی ضروری چیز ہے کہ اپنی اطاعت کے معیار کو بڑھائیں

(خطبہ جمعہ 24 مئی 2019)

طالبِ دُعا: ذیشان احمد ولد سردار احمد صاحب مرحوم اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ امروہہ (یو۔پی)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

دنیاوی خواہشات کے شرک سے بچنے کی بھی ضرورت ہے

(خطبہ جمعہ 24 مئی 2019)

طالبِ دُعا: صبیحہ کوثر، جماعت احمدیہ بھونیشور (اڈیشہ)

کوئی نہ کوئی مددگار تھا جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ ان کو بچا لیا کرتا تھا مگر میرے لیے کوئی نہ تھا جو میری حفاظت کرتا۔ ایک روز میں نے خود کو اس حالت میں دیکھا کہ لوگوں نے مجھے پکڑ لیا اور میرے لیے آگ جلائی۔ پھر انہوں نے مجھے اس میں ڈال دیا۔ حضرت خبّابؓ کہتے ہیں کہ ایک روز میری یہ حالت تھی۔ مَیں نے اپنے آپ کو اس حالت میں دیکھا کہ لوگوں نے مجھے پکڑ لیا۔ میرے لیے آگ جلائی اور پھر اس میں مجھے ڈال دیا۔ آگ کے کوئلوں پہ جو گرم کوئلے تھے ایک آدمی نے مجھے اس میں پھینک کے اپنا پاؤں میرے سینے پہ رکھ دیا۔ لوگوں نے مجھے اس میں پھینک دیا اور اس کے بعد ایک آدمی نے اپنا پاؤں میرے سینے پہ رکھ دیا تو میری کمر ہی تھی جس نے مجھے گرم زمین سے بچایا یا کہا کہ میری کمر ہی تھی جس نے زمین کو ٹھنڈا کیا۔ پھر انہوں نے اپنی پیٹھ پر سے کپڑا ہٹایا تو وہ برص کی طرح سفید تھی۔ (طبقات ابن سعد جلد 3 صفحہ 123 خبّاب بن ارت دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء)

یعنی گرم کوئلوں پر لٹایا تو کوئی چیز ان کوئلوں کو ٹھنڈا کرنے والی نہیں تھی۔ جسم کی جو کھال اور چربی تھی وہی پگھل کے اس کو ٹھنڈا کر رہی تھی۔

پھر اس بارے میں ایک روایت اس طرح بھی ہے۔ شعبی کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطابؓ نے حضرت خبّابؓ سے ان مصائب کے بارے میں پوچھا جو انہیں مشرکین سے پہنچتے تھے تو انہوں نے کہا کہ اے امیر المومنین! میری پیٹھ دیکھیں۔ جب حضرت عمرؓ نے پیٹھ دیکھی تو فرمایا میں نے ایسی پیٹھ کسی کی نہیں دیکھی۔ حضرت خبّابؓ نے بتایا کہ آگ جلائی جاتی تھی اور اس پر مجھے گھسیٹا جاتا تھا اور اس آگ کو اور کوئی چیز نہ بجھاتی تھی سوائے میری کمر کی چربی کے۔

(اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ جلد 2 صفحہ 148 خبّاب بن الارت دار الکتب العلمیۃ بیروت 2003ء)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت خبّابؓ کے بارے میں جو بیان کیا ہے وہ اس طرح ہے۔ آپؓ بیان کرتے ہیں کہ ’’یاد رکھنا چاہیے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لا کر جن لوگوں نے سب سے زیادہ تکلیفیں اٹھائیں وہ غلام ہی تھے۔ چنانچہ خبّاب بن الارتؓ ایک غلام تھے جو لوہار کا کام کرتے تھے۔ وہ نہایت ابتدائی ایام میں آپ’’ صلی اللہ علیہ وسلم‘‘ پر ایمان لے آئے۔ لوگ انہیں سخت تکالیف دیتے تھے حتیٰ کہ انہی کی بھٹی کے کوئلے نکال کر ان پر انہیں لٹا دیتے تھے اور اوپر سے چھاتی پر پتھر رکھ دیتے تھے تا کہ آپؓ کمر نہ ہلا سکیں۔ ان کی مزدوری کا روپیہ جن لوگوں کے ذمہ تھا وہ روپیہ ادا کرنے سے منکر ہو گئے۔ مگر باوجود ان مالی اور جانی نقصانوں کے آپؓ ایک منٹ کے لیے بھی متذبذب نہ ہوئے اور ایمان پر ثابت قدم رہے۔ آپؓ کی پیٹھ کے نشان آخر عمر تک قائم رہے۔ چنانچہ حضرت عمرؓ کی حکومت کے ایام میں اِنہوں نے اپنے گذشتہ مصائب کا ذکر کیا تو اُنہوں نے اِن سے پیٹھ دکھانے کو کہا۔ جب انہوں نے پیٹھ پر سے کپڑا اٹھایا تو تمام پیٹھ پر ایسے سفید داغ نظر آئے جیسے کہ برص کے داغ ہوتے ہیں۔‘‘ (دنیا کا محسنؐ، انوار العلوم جلد 10 صفحہ 273)

پھر حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک اَور جگہ فرماتے ہیں کہ ’’ایک دفعہ ایک ابتدائی نومسلم غلام خبّابؓ کی پیٹھ ننگی ہوئی تو ان کے ساتھیوں نے دیکھا کہ ان کی پیٹھ کا چمڑہ انسانوں جیسا نہیں، جانوروں جیسا ہے۔ وہ گھبرا گئے اور ان سے دریافت کیا کہ آپؓ کو یہ کیا بیماری ہے؟ وہ ہنسے‘‘ یعنی حضرت خبّابؓ ہنسے ’’اور کہا بیماری نہیں یہ یادگار ہے اس وقت کی جب ہم نَومسلم غلاموں کو عرب کے لوگ مکہ کی گلیوں میں سخت اور کھردرے پتھروں پر گھسیٹا کرتے تھے اور متواتر یہ ظلم ہم پر روا رکھے جاتے تھے۔ اسی کے نتیجہ میں میری پیٹھ کا چمڑہ یہ شکل اختیار کر گیا ہے۔‘‘ (دیباچہ تفسیر القرآن، انوار العلوم جلد 20 صفحہ 193)

ان ابتدائی مسلمانوں کو جو غریب بھی تھے اور اکثر غلام بھی تھے اور اسلام قبول کرنے کے بعد جن تکالیف میں سے انہیں گزرنا پڑا جس کا ذکر ابھی ہم نے حضرت خبّابؓ کے حوالے سے سنا ہے کہ کبھی آگ پہ لٹا دیا جاتا، کبھی ان کو پتھروں پہ گھسیٹا جاتا۔ یہ تکلیفیں تو انہوں نے برداشت کر لیں اور جب بعد میں اسلام کی ترقی ہوئی تو اس وقت اللہ تعالیٰ نے کس طرح نوازا اور ان کا دنیاوی مقام بھی کس طرح قائم فرمایا اس کا ذکر کرتے ہوئے ایک موقع پر حضرت مصلح موعودؓ نے اس طرح بیان فرمایا ہے کہ

حضرت عمرؓ ایک دفعہ اپنے زمانۂ خلافت میں مکہ تشریف لائے تو شہر کے بڑے بڑے رؤساء جو مشہور خاندانوں میں سے تھے ان کے ملنے کے لیے آئے۔ انہیں خیال پیدا ہوا کہ حضرت عمرؓ ہمارے خاندانوں سے اچھی طرح واقف ہیں۔ اس لیے اب جبکہ وہ خود بادشاہ ہیں ہمارے خاندانوں کا بھی پوری طرح اعزاز کریں گے اور ہم پھر اپنی گم گشتہ عزت کو حاصل کر سکیں گے۔ چنانچہ وہ آئے اور انہوں نے آپؓ سے باتیں شروع کر دیں۔ ابھی وہ باتیں کر ہی رہے تھے کہ حضرت عمرؓ کی مجلس میں حضرت بلالؓ آ گئے۔ تھوڑی دیر گزری تو حضرت خبّابؓ آ گئے اور اس طرح یکے بعد دیگرے اول الایمان غلام آتے چلے گئے یعنی شروع میں جو ایمان لانے والے تھے وہ غلام تھے۔ وہ سارے ایک کے بعد دوسرا آتے چلے گئے۔ یہ وہ لوگ تھے جو ان رؤساء یا ان کے آباء کے غلام رہ چکے تھے۔ یہ جو نوجوان رؤساء بیٹھے تھے یا اس وقت کے جو رؤساء بیٹھے تھے یہ سارے آنے والے جو تھے یہ ان کے آباؤ اجداد کے غلام تھے۔ اور جب وہ غلام تھے تو اس وقت اپنی طاقت کے زمانے میں وہ ان پر شدید ترین مظالم بھی کیا کرتے تھے۔ حضرت عمرؓ نے ہر غلام کی آمد پر اس کا استقبال کیا، جب بھی یہ لوگ حضرت خبّابؓ یا حضرت بلالؓ وغیرہ آتے تھے، جب بھی یہ بہت سارے اول الایمان لوگ آئے اور جو غلام بھی تھے کسی زمانے میں۔ جب بھی وہ مجلس میں آتے تو حضرت عمرؓ بڑی اہمیت سے ان کا استقبال کرتے۔ آپؓ لکھتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے ہر غلام کی آمد پر اس کا استقبال کیا اور رؤساء سے کہا کہ آپ ذرا پیچھے ہو جائیں۔ رؤساء مجلس میں آگے بیٹھے ہوتے تھے جب یہ پرانے ایمان لانے والے آتے تھے تو آپؓ ان رؤساء کو جو مکہ کے رؤساء تھے کہتے ذرا پیچھے ہٹ جاؤ ان کو آگے بیٹھنے دو حتیٰ کہ وہ نوجوان رؤساء جو آپؓ سے، حضرت عمرؓ سے ملنے آئے تھے ہٹتے ہٹتے دروازے تک پہنچ گئے۔ اس زمانے میں کوئی بڑے بڑے ہال تو ہوتے نہیں تھے، ایک چھوٹا سا کمرہ ہو گا اور چونکہ وہ سب اس میں سما نہیں سکتے تھے اس لیے پیچھے ہٹتے ہٹتے ان رؤساء کو جوتیوں میں بیٹھنا پڑا۔ جب مکہ کے وہ رؤساء جوتیوں میں جا پہنچے اور انہوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ کس طرح ایک کے بعد ایک مسلمان غلام آیا اور اس کو آگے بٹھانے کیلئے ان لوگوں کو یا رؤساء کو پیچھے ہٹنے کا حکم دیا گیا تو ان کے دل کو سخت چوٹ لگی۔

حضرت مصلح موعودؓ لکھتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے بھی اس وقت کچھ ایسے سامان پیدا کر دیے کہ یکے بعد دیگرے کئی ایسے مسلمان آ گئے جو کسی زمانے میں کفار کے غلام رہ چکے تھے۔ اگر ایک بار ہی وہ رؤساء پیچھے ہٹتے تو ان کو احساس بھی نہ ہوتا مگر چونکہ بار بار ان کو پیچھے ہٹنا پڑا اس لیے وہ اس بات کو برداشت نہ کر سکے اور اٹھ کر باہر چلے گئے۔ باہر نکل کر وہ ایک دوسرے سے شکایت کرنے لگے کہ دیکھو آج ہماری کیسی ذلت و رسوائی ہوئی ہے۔ ایک ایک غلام کے آنے پر ہم کو پیچھے ہٹایا گیا ہے یہاں تک کہ ہم جوتیوں میں جا پہنچے۔ اس پر ان میں سے ایک نوجوان بولا اس میں کس کا قصور ہے؟ عمرؓ کا ہے یا ہمارے باپ دادا کا ہے؟ اگر تم سوچو تو معلوم ہو گا کہ اس میں حضرت عمرؓ کا تو کوئی قصور نہیں۔ یہ ہمارے باپ دادا کا قصور تھا جس کی آج ہمیں سزا ملی کیونکہ خدا نے جب اپنا رسول مبعوث فرمایا تو ہمارے باپ دادا نے مخالفت کی مگر ان غلاموں نے اس کو قبول کیا اور ہر قسم کی تکالیف کو خوشی سے برداشت کیا۔ اس لیے آج اگر ہمیں مجلس میں ذلیل ہونا پڑا ہے تو اس میں عمرؓ کا کوئی قصور نہیں ہمارا اپنا قصور ہے۔ اس کی یہ بات سن کر دوسرے کہنے لگے کہ ہم نے یہ تو مان لیا کہ یہ ہمارے باپ دادا کے قصور کا نتیجہ ہے مگر کیا اس ذلت کے داغ کو دور کرنے کا کوئی ذریعہ بھی ہے یا کوئی نہیں ہے؟ اس پر سب نے آپس میں مشورہ کیا کہ ہماری سمجھ میں تو کوئی بات نہیں آتی چلو حضرت عمرؓ سے ہی پوچھ لیں کہ اس کا کیا علاج ہے۔ چنانچہ وہ حضرت عمرؓ کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ آج جو کچھ ہمارے ساتھ ہوا ہے اس کو آپ بھی خوب جانتے ہیں اور ہم بھی خوب جانتے ہیں۔ حضرت عمرؓ فرمانے لگے کہ معاف کرنا میں مجبور تھا کیونکہ یہ وہ لوگ تھے جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں معزز تھے۔ شاید تمہارے غلام ہوں گے لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں یہ لوگ معزز تھے۔ اس لیے میرا بھی فرض تھا کہ میں ان کی عزت کرتا۔ انہوں نے کہا ہم جانتے ہیں یہ ہمارے ہی قصور کا نتیجہ ہے لیکن آیا اس عار کو مٹانے کا بھی کوئی ذریعہ ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ تو اس کا اندازہ نہیں لگا سکتے۔ آج کل اس کا اندازہ لگانا بہت مشکل ہے کہ وہ لوگ جو مکہ کے رؤساء تھے انہیں مکہ میں کس قدر رسوخ حاصل تھا لیکن حضرت عمرؓ ان کے خاندانی حالات کو بخوبی جانتے تھے۔ آپؓ مکے میں پیدا ہوئے تھے یعنی حضرت عمرؓ مکے میں پیدا ہوئے تھے اور مکہ میں بڑے ہوئے تھے اس لیے حضرت عمرؓ جانتے تھے کہ ان نوجوانوں کے باپ دادا کس قدر عزت رکھتے تھے۔ آپؓ جانتے تھے کہ کوئی شخص ان کے سامنے آنکھ اٹھانے کی بھی جرأت نہیں کر سکتا تھا اور آپؓ جانتے تھے کہ انہیں کس قدر رعب اور دبدبہ حاصل تھا۔ جب انہوں نے یہ بات کہی تو حضرت عمرؓ کے سامنے ایک ایک کر کے یہ تمام واقعات آ گئے اور آپؓ پر رقت طاری ہو گئی۔ اس وقت آپؓ غلبۂ رقت کی وجہ سے بول بھی نہ سکے صرف آپؓ نے ہاتھ اٹھایا اور شمال کی طرف انگلی سے اشارہ کیا جس کا مطلب یہ تھا کہ شمال میں یعنی شام میں بعض اسلامی جنگیں ہو رہی ہیں۔ اگر تم ان جنگوں میں شامل ہو جاؤ تو ممکن ہے اس کا کفارہ ہو جائے۔ چنانچہ وہ وہاں سے اٹھے اور جلد ہی ان جنگوں میں شامل ہونے کے لیے چل پڑے۔ حضرت مصلح موعودؓ لکھتے ہیں کہ تاریخ بتاتی ہے کہ وہ رئیس زادے جتنے تھے ان میں سے ایک شخص بھی زندہ واپس نہیں آیا۔ سب اسی جگہ شہید ہو گئے اور اس طرح انہوں نے اپنے خاندانوں کے نام پر سے داغِ ذلت کو مٹا دیا۔

(ماخوذ از تفسیر کبیر جلد 8 صفحہ 65 تا 67)

نتیجہ یہی ہے کہ قربانیاں کرنی پڑتی ہیں۔ جنہوں نے شروع میں قربانیاں کیں ان کو عزت ملی۔ بعد میں اگر

کلامُ الامام

قرآن کو چھوڑ کر کامیابی ایک نامکمل اور محال امر ہے

(ملفوظات، جلد 1، صفحہ 406)

طالب دُعا: قریشی محمد عبد اللہ تیاپوری، سابق امیر ضلع و افراد خاندان و مرحومین، جماعت احمدیہ گلبرگہ (کرناٹک)

کلامُ الامام

اپنے بھائیوں سے کسی قسم کا بھی بغض، حسد اور کینہ نہیں رکھنا چاہئے

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 407)

طالب دُعا: الہ دین فیملیز اور بیرون ممالک کے عزیز رشتہ دار و دوست نیز مرحومین کرام

آئے اوراس ذلت کے داغ کو مٹانا ہے تو پھر بھی قربانیوں سے ہی مٹایا جاسکتا ہے۔

جب حضرت خَبَّابؓ اور حضرت مقداد بن عمروؓ نے مدینہ ہجرت کی تو یہ دونوں حضرت کلثوم بن اِلْہَدمؓ کے ہاں ٹھہرے اور حضرت کلثومؓ کی وفات تک انہی کے گھر ٹھہرے رہے۔ حضرت کلثومؓ کی وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بدر کی طرف نکلنے سے کچھ عرصے پہلے ہوئی تھی۔ پھر وہ حضرت سعد بن عبادہؓ کی طرف چلے گئے یہاں تک کہ پانچ ہجری میں بنوقریظہ کو فتح کیا گیا۔(الطبقات الکبریٰ لابن سعد جلد 3 صفحہ 123 خَبَّاب بن الارت دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء)(الطبقات الکبریٰ لابن سعد جلد 2 صفحہ 57 غزوۃ رسول اللہ ﷺ الی بنی قریظہ دارالکتب العلمیہ بیروت 1990ء)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خَبَّابؓ اور حضرت خراش بن صِمَّہ کے آزاد کردہ غلام حضرت تمیمؓ کے درمیان مؤاخات قائم فرمائی۔ ایک دوسرے قول کے مطابق آپؐ نے حضرت خَبَّابؓ کی مؤاخات حضرت جَبُر بن عَتِیکؓ کے ساتھ قائم فرمائی۔ علامہ ابن عبدالبرّ کے نزدیک پہلی روایت زیادہ صحیح ہے۔

(الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب جلد 2 صفحہ 21 خَبَّاب بن الارت دارالجیل بیروت)

حضرت خَبَّابؓ غزوۂ بدر، احد اور خندق سمیت دیگر تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک رہے۔(الطبقات الکبریٰ لابن سعد جلد 3 صفحہ 123 خَبَّاب بن الارت دار الکتب العلمیہ بیروت، 1990ء)

ابوخالد بیان کرتے ہیں کہ ایک دن ہم مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ حضرت خَبَّابؓ آئے اور خاموشی سے بیٹھ گئے۔ لوگوں نے ان سے کہا کہ آپؓ کے دوست آپؓ کے پاس اکٹھے ہوئے ہیں تا کہ آپؓ ان سے کچھ بیان کریں یا انہیں کچھ حکم دیں۔ حضرت خَبَّابؓ نے کہا مَیں انہیں کس بات کا حکم دوں! ایسا نہ ہو کہ مَیں انہیں کسی ایسی بات کا حکم دوں جو مَیں خود نہیں کرتا۔

(اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ جلد 2 صفحہ 149 خَبَّاب بن الارت دارالکتب العلمیۃ بیروت 2003ء)

ان لوگوں کا اللہ تعالیٰ کے خوف اور تقویٰ کا یہ معیار تھا۔

عبداللہ بن خَبَّاب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ نماز پڑھائی اور اس کو بہت لمبا کیا۔ لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ! آپؐ نے ایسی نماز پڑھائی ہے کہ اس جیسی پہلے کبھی نہیں پڑھائی۔ آپؐ نے فرمایا ہاں یہ رغبت اور خوف کی نماز ہے۔ میں نے اس میں اللہ تعالیٰ سے تین چیزیں مانگی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے دو عطا کی ہیں اور ایک کو روکے رکھا ہے۔ میں نے اللہ سے مانگا کہ میری امت کو قحط سے ہلاک نہ کرے جو اللہ نے عطا فرما دی۔ میں نے اللہ سے یہ مانگا کہ میری امت پر کوئی دشمن ان کے اغیار میں سے مسلط نہ کیا جائے جو اللہ تعالیٰ نے مجھے عطا فرما دی۔ بحیثیت امت آج بھی امت قائم ہے اور اگر کوئی مسلط کرتے ہیں تو یہ خود حکومتیں اپنے اوپر مسلط کرتی ہیں۔ بحیثیت امت اللہ تعالیٰ کے فضل سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت قائم ہے۔ اور پھر فرمایا اور میں نے اللہ سے مانگا کہ میری امت باہم ایک دوسرے سے نہ لڑے۔ یہ اللہ نے مجھے عطا نہیں کی۔

(سنن الترمذی ابواب الفتن باب ماجاء فی سوال النبی ﷺ ثلاثا فی امتہ حدیث نمبر 2175)

اور نتیجہ آج یہ ہے کہ فرقہ بازیاں، کفر کے فتوے یہ سب کچھ چل رہا ہے۔

طارق سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی ایک جماعت نے حضرت خَبَّابؓ کی عیادت کی۔ ان لوگوں نے کہا کہ اے ابوعبداللہ! خوش ہو جاؤ کہ تم اپنے بھائیوں کے پاس حوضِ کوثر پر جاتے ہو۔ حضرت خَبَّابؓ نے کہا کہ تم نے میرے سامنے ان بھائیوں کا ذکر کیا ہے جو گزر گئے ہیں اور انہوں نے اپنے اجروں میں سے کچھ نہ پایا اور ہم ان کے بعد باقی رہے یہاں تک کہ ہمیں دنیا سے وہ کچھ حاصل ہو گیا جس کے متعلق ہم ڈرتے ہیں کہ شاید یہ ہمارے گذشتہ کیے گئے اعمال کا ثواب ہے جو دنیا ہمیں مل گئی۔ یہیں دنیا میں ثواب مل گیا۔ حضرت خَبَّابؓ بہت شدید اور طویل مرض میں مبتلا رہے۔

(اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابہ جلد 2 صفحہ 149 خَبَّاب بن ارت دارالکتب العلمیۃ بیروت 2003ء)

حَارِثَہ بن مُضَرِّب سے مروی ہے کہ میں حضرت خَبَّابؓ کے پاس ان کی عیادت کے لیے آیا۔ وہ سات جگہ سے علاج کی خاطر داغ دیے گئے تھے۔ میں نے انہیں کہتے سنا کہ اگر مَیں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے نہ سنا ہوتا کہ کسی کے لیے جائز نہیں کہ وہ موت کی تمنا کرے تو مَیں اس کی تمنا کرتا یعنی اتنی تکلیف میں تھے۔ ان کا کفن لایا گیا جو قَبَاطی کپڑے کا تھا۔ باریک کپڑا جو مصر میں تیار ہوتا تھا تو وہ رونے لگے۔ پھر انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت حمزہؓ کو ایک چادر کا کفن دیا گیا جو ان کے پاس پاؤں پر کھینچی جاتی تو سر کی جانب سے سکڑ جاتی اور جب سر کی طرف کھینچی جاتی تو پاؤں کی طرف سے سکڑ جاتی یہاں تک کہ ان پر اذخر گھاس ڈالی گئی۔ میں نے اپنے آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس حال میں دیکھا کہ میں ایک دینار کا مالک تھا نہ ایک درہم کا۔ یعنی کچھ بھی میرے پاس نہیں تھا نہ دینار تھا نہ درہم تھا۔ ایک دینار بھی نہیں تھا اور اب کیا حال ہے۔ آپؓ نے فرمایا کہ اب میرے مکان کے کونے میں صندوق میں پورے چالیس ہزار درہم ہیں اور مَیں ڈرتا ہوں کہ ہماری طیّب چیزیں ہمیں اس زندگی میں نہ دے دی گئی ہوں۔

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد جلد 3 صفحہ 123 خَبَّاب بن الارت دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء)

(لغات الحدیث جلد 3 صفحہ 484 علی آصف پرنٹرز لاہور 2005ء)

حضرت خَبَّابؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کی۔ ہم اللہ تعالیٰ ہی کی رضا چاہتے تھے اور ہمارا اجر اللہ کے ذمہ ہو گیا۔ ہم میں سے ایسے بھی تھے جو وفات پا گئے اور انہوں نے اپنے اجر سے کچھ نہیں کھایا۔ ان میں سے حضرت مصعب بن عمیرؓ بھی ہیں۔ اور ہم میں سے ایسے بھی ہیں جن کا پھل پک گیا اور وہ اس پھل کو چن رہے ہیں۔ حضرت مصعبؓ احد کے دن شہید ہوئے تھے اور ہمیں صرف ایک ہی چادر ملی تھی کہ جس سے ہم ان کو کفناتے۔ جب ہم اس سے ان کا سر ڈھانپتے تو ان کے پاؤں نکل جاتے اور اگر ان کے پاؤں ڈھانپتے تو ان کا سر نکل جاتا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم ان کا سر ڈھانپ دیں اور ان کے پاؤں پر اِذْخَر گھاس ڈال دیں۔

(صحیح البخاری کتاب الجنائز باب اذا لم یجد کفنا الا مایواری رأسہ حدیث 1276)

زَید بن وَھْب نے بیان کیا کہ ہم حضرت علیؓ کے ساتھ آ رہے تھے جب وہ جنگ کے بعد صفین سے لَوٹ رہے تھے یہاں تک کہ جب آپؓ کوفہ کے دروازے پر پہنچے تو کیا دیکھتے ہیں کہ ہمارے داہنی طرف سات قبریں ہیں۔ حضرت علیؓ نے پوچھا کہ یہ قبریں کیسی ہیں۔ لوگوں نے کہا کہ اے امیر المومنین! آپؓ کے صفین کے لیے نکلنے کے بعد خَبَّابؓ کی وفات ہو گئی۔ انہوں نے وصیت کی کہ کوفہ سے باہر دفن کیا جائے۔ وہاں لوگوں کا دستور تھا کہ اپنے مُردوں کو اپنے صحنوں میں اور اپنے گھروں کے دروازوں کے ساتھ دفن کیا کرتے تھے مگر جب انہوں نے حضرت خَبَّابؓ کو دیکھا کہ انہوں نے باہر دفن کرنے کی وصیت کی تو لوگ بھی دفن کرنے لگے۔ حضرت علیؓ نے کہا اللہ خَبَّاب پر رحم کرے! وہ اپنی خوشی سے اسلام لائے۔ اور انہوں نے اطاعت کرتے ہوئے ہجرت کی۔ اور ایک مجاہد کے طور پر زندگی گزاری۔ اور جسمانی طور پر وہ آزمائے گئے۔ اور جو شخص نیک کام کرے اللہ اس کا اجر ضائع نہیں کرتا یعنی ان کی جسمانی تکلیفیں بیماریاں بہت لمبی چلیں۔ پھر حضرت علیؓ نے فرمایا کہ اور جو شخص نیک کام کرے اللہ اس کا اجر ضائع نہیں کرتا۔ حضرت علیؓ ان قبروں کے نزدیک گئے اور کہا اے رہنے والو جو مومن اور مسلمان ہو تم پر سلامتی ہو۔ تم آگے جا کر ہمارے لیے سامان کرنے والے ہو اور ہم تمہارے پیچھے پیچھے عنقریب تم سے ملنے والے ہیں۔ اے اللہ! ہمیں اور انہیں بخش دے اور اپنے عفو کے ذریعہ ہم سے اور ان سے درگزر کر۔ خوشخبری ہو اس شخص کو جو آخرت کو یاد کرے اور حساب کے لیے عمل کرے اور جو اس کی ضرورت کو پوری کرنے والی چیز ہو وہ اس پر قناعت کرے اور اللہ عزوجل کو راضی رکھے۔(اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ جلد 2 صفحہ 149 خَبَّاب بن الارت دار الکتب العلمیۃ بیروت 2003ء) حضرت علیؓ نے وہاں یہ دعا کی۔

حضرت خَبَّابؓ کی وفات 37ر ہجری میں 73ر برس کی عمر میں ہوئی تھی۔

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد جلد 3 صفحہ 124 خَبَّاب بن الارت دار الکتب العلمیۃ بیروت 1990ء)

......☆......☆......☆......

کلامُ الامام

قرآن تم کو نبیوں کی طرح کر سکتا ہے اگر تم خود اس سے نہ بھاگو

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 27)

طالبِ دُعا: نصیر احمد، جماعت احمدیہ بنگلور (کرناٹک)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

”ہم جلسوں اور اجتماعات کا انعقاد اس لیے کرتے ہیں کہ سب لوگ اکٹھے ہو کر اپنے اپنے اخلاقی اور روحانی معیار بہتر کر سکیں“

(خطاب برموقع سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ برطانیہ 2019)

طالبِ دُعا: مقصود احمد قریشی ولد مکرم محمد عبید اللہ قریشی اینڈ فیملی و افراد خاندان (جماعت احمدیہ بنگلور)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

”روحانیت میں ترقی کی پہلی سیڑھی نماز ہے“

(پیغام برموقع سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ فن لینڈ 2019)

طالب دعا: محمد گلزار اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ سورو (اڈیشہ)

”آج حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی غلامی میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو سرداری بخشی ہے تو اس کی قدر کریں اور دنیا کی حقیقی رہنمائی کریں“

آپ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اسلام کے حقیقی پیغام کو پھیلانے کیلئے اپنی زندگیاں وقف کی ہیں
جامعہ احمدیہ میں داخل ہوئے، یہاں سات سال تعلیم حاصل کی اور جو محنت آپ نے کی ہے
اس کو اب آپ کو مزید بڑھانے اور اس علم کو مزید بڑھانے اور اس کو آگے پھیلانے کیلئے اب کوشش کرنی ہوگی

ایک بہت بڑی ذمہ داری ہے جو آج آپ کے کندھوں پر ڈالی جارہی ہے اس کو سمجھنے والے بنیں
یہ کوئی معمولی ذمہ داری نہیں ہے جس کو آپ نے اٹھانے کا عہد کیا اور عزم کیا ہے اور اس عہد و عزم کو وفاداروں کی طرح نبھانے کی اور اٹھانے کی کوشش کریں

اللہ تعالیٰ کے وعدے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق مسیح موعود اور مہدی معہود کی آمد کے ساتھ
جس خلافت حقہ کا آغاز ہونا تھا آپ نے اپنی زندگیاں وقف کر کے اس کا دست و بازو بننے کیلئے بھی اپنے آپ کو پیش کیا ہے

جامعہ احمدیہ کینیڈا، جرمنی اور برطانیہ سے فارغ التحصیل ہونے والے مبلّغینِ سلسلہ کی سالانہ تقریبِ تقسیمِ اسناد سے حضور انور کا ایدہ اللہ تعالیٰ کا بصیرت افروز اور تاریخی خطاب
(29؍اپریل 2019ء بروز سوموار بمقام جامعہ احمدیہ یوکے، Haslemere، ہمپشئر، یوکے)

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ
وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔
مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ۔ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ
نَسْتَعِیْنُ۔ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ۔
صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْہِمْ ۙ
غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْہِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ۔

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے مربیان کا ایک اور بیچ (batch) جامعات سے فارغ ہو کر نکل رہا ہے۔ رپورٹ ساروں کی آپ سن چکے ہیں۔ آپ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اسلام کے حقیقی پیغام کو پھیلانے کیلئے اپنی زندگیاں وقف کی ہیں۔ جامعہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ یہاں سات سال تعلیم حاصل کی اور جو محنت آپ نے کی ہے اس کو اب آپ کو مزید بڑھانے اور اس علم کو مزید بڑھانے اور اس کو آگے پھیلانے کیلئے اب کوشش کرنی ہوگی۔ میدانِ عمل میں جب جائیں گے تو صرف اسی پر اکتفا نہ کریں کہ سات سال پڑھ لیا بلکہ اپنے علم کو بڑھاتے رہیں اور علم بڑھانے سے ہی آپ کی علمی ترقی ہوگی اور علمی ترقی کے ساتھ ساتھ روحانی علم جب بڑھتا ہے تو خدا تعالیٰ کے وجود کا فہم اور ادراک بھی زیادہ بڑھتا ہے۔ آپ کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے کہ یہ بہت ضروری چیز ہے کہ آپ نے اپنے علم کو اب آگے بڑھاتے چلے جانا ہے کیونکہ اسلام کا حقیقی پیغام پہنچانے کیلئے یہ بہت ضروری ہے اور تبھی آپ اپنے وقف زندگی کے مقصد کو بھی پورا کر سکیں گے۔

وہ مسیح و مہدی جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدے کے مطابق اسلام کی نشاۃ ثانیہ کیلئے بھیجا تھا اس کے مشن کو پورا کرنے کیلئے آپ لوگوں نے اپنی زندگیاں وقف کی ہیں۔ پس یہ ایک بہت بڑی ذمہ داری ہے جو آپ نے اپنے اوپر لی ہے اور اس ذمہ داری کو سنبھالنا اور اس پر احسن رنگ میں عمل کرنا، اس کے اچھے نتائج پیدا کرنا یہ ایک بہت بڑا کام ہے جو آپ کے ذمے ہے۔

اللہ تعالیٰ کے وعدے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق مسیح موعود اور مہدی معہود کی آمد کے ساتھ جس خلافتِ حقہ کا آغاز ہونا تھا آپ نے اپنی زندگیاں وقف کر کے اسکا دست و بازو بننے کیلئے بھی اپنے آپ کو پیش کیا ہے۔ پھر ہمیشہ یاد رکھیں کہ یہ کوئی معمولی چیز نہیں ہے۔ جب آپ نے پیش کیا کہ اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے مشن کو ہم نے پورا کرنا ہے اور اس کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم کو پھیلانے کیلئے خلافت کے سپرد جو کام ہیں ان کو آگے پھیلانا ہے، اس کا دست و بازو بننا ہے تو یہ بہت بڑا کام ہے اور خود آپ نے اپنی مرضی سے اس کام کو سرانجام دینے کیلئے اپنے آپ کو پیش کیا ہے۔ پس ہمیشہ یاد رکھیں کہ اہلِ وفا کی طرح اس عہد کو پورا کرنے کیلئے آپ نے اپنی تمام تر صلاحیتوں کو لگانا ہے، اپنے علم کو لگانا ہے اور پھر علم میں اضافہ کرتے چلے جانا ہے۔

آپ میں سے بعض خاص طور پر یو۔ کے کے، بعض دفعہ اپنی ڈائری میرے پاس لے آتے تھے کہ اس پہ کچھ نصیحت لکھ دیں۔ آپ میں سے بعض کی ڈائریوں میں مَیں نے یہ بھی لکھا ہوگا کہ ’خدا تعالیٰ سے بے وفائی نہ کرنا‘۔ ’اپنے اللہ سے وفا کرنا‘ یا قرآن کریم کا ارشاد کہ وَاِبْرٰھِیْمَ الَّذِیْ وَفّٰٓی (النجم: 38) اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ کی وفا کا خاص طور پر ذکر کیوں کیا ہے؟ اس بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کئی موقع پر وضاحت فرمائی ہے۔ مَیں اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جو بعض اقتباسات ہیں آپ کے سامنے رکھتا ہوں جس سے آپ کو پتا لگے کہ وفا کا وہ کیا معیار تھا اور کس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہم سے بھی وہ وفا چاہتے ہیں۔ آپؑ نے ایک جگہ فرمایا کہ

”خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں اسی لیے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تعریف کی ہے جیسا کہ فرمایا ہے اِبْرٰھِیْمَ الَّذِیْ وَفّٰٓی (النجم: 38) کہ اس نے جو عہد کیا اسے پورا کر کے دکھایا۔“

(ملفوظات، جلد 6، صفحہ 234)

پس آپ لوگوں نے بھی وقف کا ایک عہد کیا ہے۔ اب وفا کا تقاضا یہ ہے کہ اس عہد کو پورا کر کے دکھائیں۔ اور صرف زبانی باتوں سے پورا نہیں ہوگا اس کے لیے بڑی محنت کرنے کی ضرورت ہے۔ ایک جہاد کرنے کی ضرورت ہے۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں۔

”نامرد، بزدل، بے وفا جو خدا تعالیٰ سے اخلاص اور وفاداری کا تعلق نہیں رکھتا بلکہ دغا دینے والا ہے وہ کس کام کا ہے۔“ فرمایا کہ ”اس کی کچھ قدر و قیمت نہیں ہے۔“ پس اگر بے وفائی ہے، اگر اپنے وعدے کو پورا نہیں کیا تو پھر یہ دھوکا دینا ہے۔ ایک عہد کیا ہے اس کو پورا نہیں کیا تو یہ اللہ تعالیٰ کو دھوکا دینے والی بات ہے۔ اللہ تعالیٰ سے بے وفائی ہے اور پھر وہ کسی کام کا نہیں ہوتا۔ فرماتے ہیں اس کی کچھ قدر و قیمت نہیں ہے۔ فرمایا کہ ”ساری قیمت اور شرف وفا سے ہوتا ہے۔“ پس وفا کے لفظ کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھیں۔ پھر آپؑ فرماتے ہیں۔ ”ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جو شرف اور درجہ ملا وہ کس بنا پر ملا؟“ فرمایا کہ ”قرآن شریف نے فیصلہ کر دیا ہے اِبْرٰھِیْمَ الَّذِیْ وَفّٰٓی۔ ابراہیم وہ جس نے ہمارے ساتھ وفاداری کی۔ آگ میں ڈالے گئے مگر انہوں نے اس کو منظور نہ کیا کہ وہ ان کافروں کو کہہ دیتے کہ تمہارے ٹھاکروں کی پوجا کرتا ہوں۔“ آگ برداشت کر لی۔ سختیاں برداشت کر لیں۔ ظلم برداشت کر لیا لیکن اپنی وفا پہ حرف نہیں آنے دیا۔ پس یہ وہ معیار ہیں جو ہمیں بھی اختیار کرنے چاہئیں یا ایک واقف زندگی کو اختیار کرنے چاہئیں۔ پھر آپؑ فرماتے ہیں ”خدا تعالیٰ کے لیے ہر تکلیف اور مصیبت کو برداشت کرنے پر آمادہ ہو گئے۔ خدا تعالیٰ نے کہا کہ اپنی بیوی کو بے آب و دانہ جنگل میں چھوڑ آ۔ انہوں نے فی الفور اس کو قبول کر لیا۔“ بعض واقفِ زندگی ایسے بھی ہیں کہ جنگل میں چھوڑنے کا وفا کا معیار تو بہت اونچا ہے ذرا سی معمولی معمولی باتوں پر ان کی طرف سے مطالبے آنے شروع ہو جاتے ہیں۔ اس لیے آپ لوگ جب میدان عمل میں جائیں گے تو آپ لوگوں کو یاد رکھنا چاہیے کہ وفا کا تقاضا یہ ہے کہ ہر چیز کی قربانی آپ نے دینی ہے۔ جب وقف کیا ہے تو پھر اس عہد کو نبھانے کی کوشش کرنی ہے۔ پھر آپؑ فرماتے ہیں ”ہر ایک ابتلا کو انہوں نے اس طرح پر قبول کر لیا کہ گویا عاشق اللہ تھا۔“ عشق تھا تو صرف اللہ تعالیٰ سے تھا اور اس لیے تکلیف کو قبول کیا۔ ”درمیان میں کوئی نفسانی غرض نہ تھی۔“

(ملفوظات، جلد 6، صفحہ 261-262)

پس ہر قسم کی نفسانی غرضوں کو ایک واقفِ زندگی کو اپنے دل سے نکالنے کی کوشش کرنی ہوگی اور یہی وقف کی حقیقت ہے۔ آپؑ مثال دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ”دنیا میں بھی اگر ایک نوکر خدمت کرے۔ (کوئی ملازم ہو اور خود اچھا خدمت کرنے والا ہو،) اور حق وفا کا ادا کرے تو جو محبت اس سے ہوگی وہ دوسرے سے کیا ہو سکتی ہے۔“ فرماتے ہیں کہ ”جو صرف اس بات پر ناز کرتا ہے کہ میں نے کوئی اچک پنا نہیں کیا حالانکہ“ (یہ تو کوئی نیکی نہیں ہے۔ یہ تو کوئی بڑی بات نہیں ہے۔) ”اگر کرتا تو سزا پاتا۔“ (اگر کوئی برائی کرتا، کوئی چوری کرتا یا بدمعاشی کرتا تو سزا ملنی تھی۔ اگر پکڑا جاتا تو اس بات پہ فخر نہیں ہونا چاہیے۔ فخر تو اس بات پہ بھی نہیں ہونا چاہیے کہ مَیں نے وفا کی لیکن اللہ تعالیٰ کا فضل مانگتے ہوئے اس کوشش میں رہنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ ہم سے راضی ہو اور ہم ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے وفا کرنے والے ہوں اور اس کے نظام سے وفا کرنے والے ہوں۔) آپؑ فرماتے ہیں ”اتنی سی بات سے

حقوق قائم نہیں ہو سکتے‘‘ (کہ مَیں نے کوئی برائی نہیں کی۔) ’’حقوق تو صرف صدق و وفا سے قائم ہو سکتے ہیں۔ جیسے اِبْرَاهِيْمَ الَّذِيْ وَفّٰى‘‘۔

(ملفوظات، جلد 6، صفحہ 331-332)

پھر ایک جگہ آپؑ نے فرمایا ’’جب تک انسان صدق و صفا کے ساتھ‘‘ (یہ بہت اہم بات ہے کہ) ’’جب تک انسان صدق و صفا کے ساتھ خدا تعالیٰ کا بندہ نہ ہوگا۔ تب تک کوئی درجہ ملنا مشکل ہے۔ جب ابراہیم کی نسبت خدا تعالیٰ نے شہادت دی وَاِبْرَاهِيْمَ الَّذِيْ وَفّٰى کہ ابراہیم وہ شخص ہے جس نے اپنی بات کو پورا کیا۔‘‘ (اپنے عہد کو نبھایا)۔ ’’تو اس طرح سے اپنے دل کو غیر سے پاک کرنا اور محبت الٰہی سے بھرنا، خدا تعالیٰ کی مرضی کے موافق چلنا اور جیسے ظلّ اصل کا تابع ہوتا ہے ویسے ہی تابع ہونا کہ اس کی اور خدا کی مرضی ایک ہو کوئی فرق نہ ہو۔ یہ سب باتیں دعا سے حاصل ہوتی ہیں۔‘‘

(ملفوظات، جلد 6، صفحہ 177)

وفا کے معیار حاصل کرنے کیلئے بھی کوشش تو ہے ایک لیکن ساتھ ہی دعا ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنا ضروری ہے۔ جب تک دعا نہیں ہوگی اللہ تعالیٰ سے ایک ذاتی تعلق نہیں ہوگا اور اپنی وفا کے معیار کو بڑھانے کیلئے اس کی مدد کے طلبگار نہیں ہوں گے اس وقت تک صرف اپنے عمل سے ہی وفا حاصل نہیں ہو سکتی۔ اس لیے عمل کے ساتھ دعا بہت ضروری ہے اور خاص طور پر جب اللہ تعالیٰ کا پیار حاصل کرنا ہے تو اللہ تعالیٰ کا پیار اللہ تعالیٰ سے ہی مانگنا ہوگا۔ اس بات کو آپ ہمیشہ اپنے سامنے رکھیں۔ پس یاد رکھیں کہ یہ وفا کے وہ معیار ہیں جو ہم سے اپنے عہد کو پورا کرنے اور وفا کا تقاضا کرتے ہیں۔ یہ معیار ہیں، یہ وفا کے تقاضے ہیں جو ہم نے پورے کرنے ہیں۔ یہ وفا کے تقاضے ہیں جو ہمیں عہد پورا کرنے میں مدد دے سکتے ہیں، خاص طور پر ان لوگوں سے جنہوں نے اپنے وقف کو نبھانے کا خاص طور پر عہد کیا۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خاص طور پر اپنے شاعرانہ کلام میں اس طرف توجہ دلائی ہے۔ ایک مصرعہ ان کا ہے کہ۔

’’عہد شکنی نہ کرو اہلِ وفا ہو جاؤ‘‘

(کلام محمود، صفحہ 63)

واقفِ زندگی اور پھر جو مربی اور مبلغ ہے اس کا عہد تو ایک عام احمدی کے عہد سے بہت بڑھ کر ہے کہ آپ نے ایک عہد بیعت بھی کیا ہوا ہے جو ہر احمدی نے کیا ہوا ہے اور ایک وقف کا عہد ہے۔ یہ عہد کیا کہ ہم اپنی زندگیاں اسلام کی تعلیم کی اور تبلیغ کے پھیلانے کی خاطر وقف کرتے ہیں۔ اللہ کرے کہ آپ میں سے ہر ایک کے دل سے یہ آواز اٹھے جو حضرت مصلح موعودؓ نے اپنے شاعرانہ کلام میں فرمائی ہے کہ

’’بے وفاؤں میں نہیں ہوں مَیں وفاداروں میں ہوں‘‘

(کلام محمود، صفحہ 84)

یہ آواز ہے جو ہر وقفِ زندگی، ہر مربی اور مبلغ کے دل سے اٹھنی چاہیے اور وفا کا تقاضا جیسا کہ میں نے کہا پہلے بھی یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی محبت میں بڑھیں اور بڑھتے چلے جائیں اور اسکے دین کی خدمت کیلئے اپنے آپ کو ہمہ وقت پیش کرنے کیلئے تیار رہیں۔

ہمیں اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے۔ ہم یہ دیکھیں کہ کیا ہم اللہ تعالیٰ کی محبت میں بڑھ رہے ہیں؟ صرف دعویٰ نہ ہو، صرف زبانی جمع خرچ نہ ہو۔ یہ دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ کے عشق سے ہم مخمور ہیں؟ ہمارے دل اس میں ڈوبے ہوئے ہیں؟ اللہ تعالیٰ کے حقوق ادا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں؟ اسکی عبادت کرنے کے معیار حاصل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اگر نہیں تو پھر مزید اس میں کوشش کی ضرورت ہے اور اب میدانِ عمل میں آ کر تو بہت زیادہ اس کی ضرورت پڑے گی۔

پھر یہ بھی بہت ضروری چیز ہے کہ دنیاوی آلائشوں سے پاک کرنا۔ حضرت مصلح موعودؓ نے آپ سے بڑی نیک توقع رکھی اور اپنی ایک نظم میں یہ اعلان کیا۔ یہ شعر وہاں بھی (یعنی جامعہ کے آڈیٹوریم میں۔ ناقل) لکھا ہوا ہے کہ

’’وہ بھی ہیں کچھ جو کہ تیرے عشق سے مخمور ہیں
دنیوی آلائشوں سے پاک ہیں اور دُور ہیں‘‘

(کلامِ محمودؓ، صفحہ 249)

پس اللہ تعالیٰ کے عشق سے مخمور ہونا اور پھر دنیاوی آلائشوں سے پاک ہونا یہ ایک بہت بڑا کام ہے۔ یہ ایک توقع ہے جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے اپنے زمانے میں خاص طور پر واقفینِ زندگی سے اور افرادِ جماعت سے کی اور یہی توقع ہے جو مجھے آپ سے ہے۔ اور میں امید کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ لوگ اللہ تعالیٰ کے عشق میں مخمور ہونے کی کوشش کریں گے اور دنیاوی آلائشوں سے ان شاء اللہ پاک ہونے کی کوشش کرتے چلے جائیں گے۔ پس اس امید اور توقع کو پورا کرنے کیلئے آپ کو دیکھنا ہوگا کہ کہیں بعض مواقع پر آپ کی دنیاوی خواہشات تو سامنے نہیں آ جاتیں۔ یہ تو نہیں ہوتا کہ کہیں ایسے حالات پیدا ہو جائیں جہاں دنیاوی خواہشات آپ کی روحانیت پر غلبہ حاصل کر لیں یا اللہ تعالیٰ کے عشق کی بجائے دنیاوی عشق غالب آنے لگ جائے۔ پس اس کیلئے خاص جہاد کی ضرورت ہے جو ہر مربی اور ہر واقف زندگی کو کرنے کی ضرورت ہے۔

پھر آپ کیلئے یہ بھی ضروری ہے کہ قرآن کریم کو پڑھنے اور اس پر فکر و تدبر کرنے کی کوشش کریں۔ تفاسیر پڑھیں بلکہ ان میں سے نکات نکالیں۔ میدان عمل میں بہت سے لوگ آپ سے سوال کریں گے۔ پس ان کے جو دینی سوال ہیں ان سوالوں کے جواب قرآن کریم سے تلاش کر کے ایک مبلغ اور ایک مربی کو دینے چاہئیں اور اس کیلئے پوری کوشش ہونی چاہیے۔ پھر سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ آپؐ کا اسوہ ہے۔ آپؐ کی احادیث ہیں، ان سے جواب تلاش کر کے دیں۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب ہیں۔ ان کو پڑھیں۔ ان کا علم حاصل کریں اور ان میں سے جواب تلاش کریں۔ اگر اور یہ تمام سوال جو آج کل دنیا میں کیے جاتے ہیں ان کے جواب آپ کو انھی جگہوں میں سے مل جائیں گے۔ بلکہ اگر قرآن کریم پہ غور کریں تو بہت سارے سوالوں کے جواب قرآن کریم سے ہی مل جاتے ہیں۔ پس اس کیلئے اس سات سال کی تعلیم پر انحصار نہیں کرنا بلکہ اپنے علم کو آپ نے بڑھانا ہے۔ پہلے بھی میں کہہ چکا ہوں کہ اس میں ترقی کرنی ہے۔

آپ اپنے ٹائم کا جو روزانہ کا شیڈیول بناتے ہیں، اپنے اس پروگرام میں کوشش کریں کہ آپ نے اپنے چند گھنٹے مطالعہ کیلئے ضرور مخصوص کرنے ہیں۔ جو بھی مصروفیت ہو۔ عبادت کیلئے بھی علاوہ فرض نمازوں کے نوافل کیلئے بھی مخصوص کرنے ہیں کیونکہ دعا کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا اور اسی طرح مطالعہ کیلئے کیونکہ علم کو بڑھانا بھی بہت ضروری ہے اور علم کو بڑھا کر اسے جذب کرنا اور اس کو آگے بیان کرنے کی صلاحیت پیدا کرنا یہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہوتی ہے۔ اس کیلئے اللہ تعالیٰ سے دعا بھی ضروری ہے۔

پھر ایک مبلغ اور مربی میں ہمدردئ خلق کا جذبہ بھی بہت زیادہ ہونا چاہیے۔ اور ہمدردی یہ نہیں ہے کہ ایک عادی مجرم کی بھی پردہ پوشی کریں اور تمام نظام کو ہی اس کی وجہ سے بگاڑ دیں کہ اس کی پردہ پوشی کر کے ہم ہمدردی کر رہے ہیں۔ اس کو سزا سے بچا کے اس سے ہمدردی کر رہے ہیں۔ ایک عادی مجرم ہے۔ ایک نظام جماعت میں رخنہ ڈالنے والا ہے، جماعت میں نفاق پیدا کرنے والا ہے یا جماعت کو کسی بھی طرح نقصان پہنچانے والا ہے یا اپنے معاشرے میں اس کا ظلم اتنا بڑھ گیا ہے کہ اس سے معاشرے کو نقصان پہنچ رہا ہے تو وہاں ہمدردی یہ ہے کہ اس کو تباہ ہونے سے بچانے کیلئے اس کو سمجھائیں یا اگر ایسے موقعے پر نظام کو یا قانون کو بھی دینا پڑے تو دینے کی کوشش کریں۔ ہاں اس کے ساتھ ہی آپ کو ہمدردی اور پردہ پوشی بھی حالات کے مطابق جائزہ لے کے کرنے کی ضرورت ہے۔ ماشاء اللہ صاحبِ عقل ہیں خود فیصلہ بھی کر سکتے ہیں کہ کہاں ہم نے ہمدردی کے کیا معنی لینے ہیں۔ کیا اس سے ہمدردی یہ ہے کہ اسکو مزید ظلم سے بچایا جائے اور اسکے ہاتھ کو روکا جائے۔ مظلوم کی مدد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کرو اور ظالم کی بھی کرو۔

(صحیح البخاری، کتاب المظالم، باب اعن اخاک ظالما او مظلوما حدیث 2443)

تو ظالم کی مدد ہم اس کو اس کے ظلموں سے روک کے کرتے ہیں۔ پس ان باتوں کے فیصلے کرنے بھی ضروری ہیں لیکن عمومی طور پر ہمدردئ خلق کا جذبہ آپ لوگوں میں دوسروں سے بڑھ کر ہونا چاہیے اور اس کیلئے پھر وہی ہمدردئ خلق کا جذبہ ہی ہے جو آپ کے تعلقات جماعت کے اندر بھی وسیع کرے گا۔ خاص طور پر نوجوان نسل اور بچوں کی تربیت کیلئے ہمدردی کا جذبہ جو ہے وہ ان کو آپ کے قریب لائے گا اور آپ ان کی بہتر رنگ میں تربیت کر سکیں گے اور اسی طرح اپنے ماحول میں، اپنے معاشرے میں ہمدردی کے جذبات کا اظہار کریں گے تو لوگ آپ کے قریب آئیں گے اور آپ کی تبلیغ کو بھی سنیں گے۔ پس اب میدانِ عمل میں لوگوں کی آپ کی طرف نظر ہے۔ یہ نہ سمجھیں کہ ہم ابھی چھوٹے ہیں بڑی عمر کے بزرگوں کو کس طرح سمجھائیں گے۔ بچوں کو بھی سمجھانا آپ کا کام ہے، نوجوانوں کو بھی سمجھانا آپ کا کام ہے، بڑوں کو بھی سمجھانا آپ کا کام ہے کیونکہ آپ کے سپرد نظام جماعت نے یہ کام کیا ہے۔ آپ کسی تکبّر اور فخر کی وجہ سے یہ نہیں کر رہے۔ نظامِ جماعت نے آپ کی ذمہ داری ڈالی ہے تو سمجھانا ہے اور جہاں آپ نقص دیکھیں ان کو دور کرنا، ادب کے دائرے میں رہتے ہوئے بڑوں اور بزرگوں کی تربیت کرنا بھی آپ کا کام ہے۔ حکمت سے ہر ایک کو سمجھانا آپ کی ذمہ داری ہے لیکن اس کیلئے سب سے پہلے اپنے عمل قرآن اور سنت کے مطابق ڈھالنے کی ضرورت ہے، اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ ہم جب سمجھانے کیلئے آگے آئیں تو ہمارے اندر کی جو برائیاں ہیں ان کو بھی حتی الوسع دور کرنے کی کوشش کریں اور دعا کر کے کوشش کریں۔ بالکل یہ ٹھیک ہے کہ کوئی انسان کامل نہیں ہو سکتا، مکمل نہیں ہو سکتا۔ دنیا میں اللہ تعالیٰ نے صرف ہمارے ایمان کے مطابق ایک ہی انسانِ کامل پیدا کیا اور وہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں لیکن آپؐ نے یہ فرمایا کہ میرا اسوہ، میرا عمل تمہارے لیے قابلِ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

خدا سے وہی لوگ کرتے ہیں پیار — جو سب کچھ ہی کرتے ہیں اُس پر نثار
اِسی فکر میں رہتے ہیں روز و شب — کہ راضی وہ دلدار ہوتا ہے کب؟

طالبِ دُعا: زبیر احمد اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ دارجلنگ (صوبہ مغربی بنگال)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے — کوئی دیں دینِ محمدؐ سا نہ پایا ہم نے
کوئی مذہب نہیں ایسا کہ نشاں دکھلائے — یہ ثمر باغِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی کھایا ہم نے

طالبِ دُعا: سیّد زمرود احمد ولد سیّد شعیب احمد اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ بھونیشور (صوبہ اڈیشہ)

تقلید ہے، تمہارے لیے نمونہ ہے اس پہ چلنے کی کوشش کرو۔ پس حتی الوسع اپنی اپنی صلاحیتوں کے حساب سے اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں اور نیت نیک ہونی چاہیے۔ جب نیت نیک ہوگی، اپنے عمل قرآن و سنت کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کریں گے، اپنے عمل اسلامی تعلیم کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کریں گے تو اللہ تعالیٰ پھر فضل بھی فرماتا چلا جائے گا اور آپ کی زبان میں برکت بھی ڈالے گا۔ لوگ بھی آپ کی باتیں سنیں گے۔ خاص طور پر جہاں شریعت کے احکام کا تعلق ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کا تعلق ہے، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کا تعلق ہے، خلیفۂ وقت کی ہدایات پر عمل کروانے کا تعلق ہے کسی قسم کی بزدلی آپ کو نہیں دکھانی چاہیے۔ یہاں وفا کا تقاضا یہ ہے کہ کوئی بھی آپ کے سامنے ہو، مربی کا کام یہ ہے کہ ہر قسم کی مداہنت سے پاک رویہ اختیار کرے۔ ہر ایک قسم کی کمزوری دکھانے سے پاک ہو اور شریعت کے احکام پر عمل کروانے کیلئے ایک مضبوط چٹان کی طرح بن جائے تاکہ یہ نہ ہو کہ کوئی اس کو توڑ کر آگے گزر سکے، وہاں آپ نے احکام پر عمل کرنا ہے۔ خلیفۂ وقت اور نظام خلافت کی عزت کو قائم کرنے کیلئے آپ کو ایک ننگی تلوار کی طرح ہونا چاہیے۔ پس ان باتوں کو ہمیشہ سامنے رکھیں۔

بعض چھوٹی چھوٹی باتیں ہوتی ہیں لیکن شرعی احکامات ہیں۔ اب میں مثال دینے لگا ہوں۔ گذشتہ دنوں ایک مربی نے مجھے لکھا کہ خطبہ جمعہ کے دوران بعض عہدیداران باتیں کرتے ہیں۔ ان کو جب روکا گیا تو جواب ان کا یہ تھا کہ ہم عہدیدار ہیں بعض دفعہ ضروری باتیں کرنی پڑ جاتی ہیں۔ اس لیے ہمیں اجازت ہے۔ یہ کون سی نئی تعلیم اور شریعت ہے جو یہ لوگ یہاں پھیلا رہے ہیں۔ چاہے وہ کوئی عہدیدار ہو، چاہے وہ امیر ہے یا صدر ہے یا سیکرٹری ہے یا کوئی بھی ہے مربی کا کام ہے اگر وہ کوئی خلاف شریعت بات دیکھیں تو پیار سے سمجھائیں کہ یہ غلط ہے اور اگر وہ باز نہیں آتا تو پھر مجھے لکھیں۔ خطبہ جو ہے نماز کا حصہ ہے اور اس میں بولنا منع ہے۔ ایسے شخص کو اگر ضروری کام ہے تو دوسرے کو اشارے سے باہر لے جائیں۔ آپ یہ سمجھا سکتے ہیں کہ پھر آپ باہر جا کے بات کر سکتے ہیں۔ باہر چلے جائیں اور جا کے بات کریں اور اگر کوئی ایسی ہنگامی صورتحال پیدا ہوتی ہے جو بہت ہی خطرناک ہے تو امام کو بھی پتا چل جاتا ہے۔ امام جو خطبہ دے رہا ہے اس کو بھی پتا ہے کہ ہنگامی صورت ہے اور اگر ایسی ہنگامی حالت ہو تو اس میں تو پھر شرعاً نماز توڑنا بھی جائز ہے لیکن ذرا ذرا سی بات پر کہنا کہ ہم عہدیدار ہیں ہم نے فلاں بات کرنی تھی جو بڑی ضروری تھی تو یہ غلط طریقہ کار ہے اور مربیان کا کام ہے کہ بغیر خوف کے ایسے عہدیداروں کو بھی سمجھائیں لیکن تہذیب اور ادب کے دائرے میں رہتے ہوئے بات کریں اور اگر وہ نہیں بات مانتا تو پھر اپنی رپورٹس میں ذکر کریں۔ آگے لکھیں، امیر جماعت کو بتائیں۔ مجھے لکھیں۔ بہرحال چاہے وہ چھوٹی چھوٹی باتیں ہی ہوں جو لوگ اپنے طور پر اپنی تشریحات کرتے رہتے ہیں ان کو صحیح راستے دکھانے آپ کا کام ہے لیکن یہاں بھی وہی بات کہ پہلے آپ کے اپنے نمونے اور خدا تعالیٰ سے تعلق ہمیشہ ایک ممتاز حیثیت رکھنے والا ہونا چاہیے۔ اللہ کرے کہ آپ میں سے ہر ایک حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس شعر کے مصداق بن جائیں کہ

’’قطب کا کام دو تم ظلمت و تاریکی میں
بھولے بھٹکوں کے لیے راہ نما ہو جاؤ‘‘

(کلام محمودؓ صفحہ 63)

آج جب دنیا کی اکثریت مادیت میں گرفتار ہو کر اپنے خدا کو بھول کر روحانی لحاظ سے ظلمت اور تاریکی میں ڈوبی ہوئی ہے تو اس میں اپنوں اور غیروں کیلئے قطب بننا آپ کا کام ہے۔ ان کا کام ہے جنہوں نے اپنی زندگیوں کو اس مقصد کیلئے پیش کیا ہوا ہے۔ قطب کا مطلب یہ ہے ’سردار‘ یا ’لیڈر‘ یا وہ ستارے کا نام بھی ہے۔ ’شمال کا وہ ستارہ جو نشاندہی کے کام آتا ہے، راستوں کی نشاندہی کرتا ہے‘۔ اور اس کا یہ مطلب بھی ہے ’ایک محور‘، ’ایک مرکز‘۔ اور اس کا یہ مطلب بھی ہے کہ ’ولی اللہ‘ یا ’ولی کامل‘ جس کا تعلق اللہ تعالیٰ سے بڑھا ہوا ہو۔ پس دنیا کو دین سکھا کر اور خدا تعالیٰ کی طرف چلانے کی رہنمائی بھی آپ نے کرنی ہے۔ آپ کو آج اللہ تعالیٰ نے دنیا کا سردار بنایا ہے تو اس کی رہنمائی کرنے کیلئے بنایا ہے۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے اس مقصد کیلئے کھڑا کیا ہے کہ آپ وہ محور بن جائیں جس کے گرد لوگ اس لیے آئیں کہ دینی تعلیم حاصل کریں۔ جس کے گرد لوگ آئیں تا کہ روحانیت میں بڑھیں اور پھر وہی بات جو پہلے بھی ہو چکی ہے کہ قطب بننے کیلئے بھی اللہ تعالیٰ کے ولی بننے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ سے تعلق بڑھانے کی ضرورت ہے۔ روحانیت میں بڑھنے کی ضرورت ہے۔ پس ان چیزوں کو حاصل کرتے چلے جائیں اور ہمیشہ اس کوشش میں رہیں کہ آپ نے اپنوں کی بھی تربیت کرنی ہے اور غیروں کو بھی پیغام پہنچانا ہے۔ اپنوں کو بھی ہر قسم کی بدعات سے پاک کرنا ہے اور وہ شریعت رائج کرنی ہے اور لاگو کرنی ہے جو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اتاری اور جو باتیں ہمیں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہیں۔

پس دنیا کے پیچھے بالکل نہیں چلنا۔ اپنے اندر اعتماد پیدا کریں اور اعتماد میں بڑھتے چلے جائیں اور اسلام کی تعلیم کو بڑے اعتماد کے ساتھ پھیلاتے چلے جائیں۔ اسلامی تعلیم کی روشنی میں دنیا کو آپ نے اپنے پیچھے چلانا ہے نہ کہ دنیا کے پیچھے چلنا ہے۔ آج کل دنیا لغو اور بیہودہ نظریات پیش کرتی ہے۔ آزادی کے نام پر بے حیائیاں پھیل رہی ہیں اور آپ لوگ اس مغربی دنیا میں رہ رہے ہیں، یہیں پلے بڑھے ہیں اور اکثر یہیں پیدا ہوئے ہیں، یہیں آپ نے تعلیم حاصل کی ہے اور اس معاشرے میں رہتے ہوئے آپ کو سب لغویات اور بے حیائیوں اور بیہودگیوں کا پتا بھی ہے۔ تو ان کا مقابلہ کرنا ہے۔ یہ لوگ جو اپنے آپ کو تعلیم یافتہ اور مہذب کہتے ہیں اور ترقی یافتہ کہتے ہیں یا سمجھتے ہیں انہیں حقیقی تہذیب سکھانا آپ کا کام ہے۔ دنیاوی ترقی جہالت ہے اگر اس میں اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی ملونی نہ ہو، اللہ تعالیٰ کے فضل شامل حال نہ ہوں۔ پس اصل تہذیب وہی ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی تعلیم شامل ہو۔ اصل تہذیب وہی ہے جو خدا تعالیٰ کے حکموں کے مطابق ہے اور جس کو اللہ تعالیٰ نے انبیاء کے ذریعے سے دنیا میں رائج کیا۔ جنگلی انسان کو انبیاء نے ہی صحیح تہذیب سکھا کر انسان بنایا اور پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لکھا ہے کہ جانوروں کو انسان بنایا، انسان کو تعلیم یافتہ انسان بنایا اور پھر تعلیم یافتہ انسان کو باخدا انسان بنایا۔ (ماخوذ از لیکچر سیالکوٹ، روحانی خزائن، جلد 20 صفحہ 206)

پس ہم جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مشن کو آگے بڑھانے والے ہیں اور اس عہد کے ساتھ کھڑے ہوئے ہیں کہ ہم اسلام کی تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچائیں گے تو ہمیں سب سے پہلے ان باتوں پر عمل کرنے کی ضرورت ہے۔ بغیر کسی خوف کے، بغیر کسی ڈر کے ان نام نہاد تعلیم یافتہ یا تہذیب کے علمبردار لوگوں کو آپ نے حقیقی تعلیم دینی ہے اور اپنی نوجوان نسل کو، حقیقی تہذیب سکھانی ہے۔ آج کل نوجوان نسل جو بعض دفعہ ان سے بہت متاثر ہو جاتی ہے ان کو ان کے جال سے نکالنا ہے اور تاریکی میں ڈوبنے سے ان کو بچانا ہے۔ یہ بہت بڑا کام ہے جو آپ کے سپرد کیا گیا ہے۔ اور اس کے لیے قطب بننا ضروری ہے جو ولی کامل ہو جس کا خدا تعالیٰ سے تعلق ہو جیسا کہ حضرت مصلح موعودؓ نے خواہش کا اظہار کیا۔ آج حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو سرداری بخشی ہے تو اس کی قدر کریں اور دنیا کی حقیقی رہنمائی کریں اور اللہ تعالیٰ نے جو آپ کو سردار بنایا ہے تو سردار بننے کا حق ادا کرنے کی کوشش کریں ورنہ یہ سات سال کی تعلیم اور مربی بننا اور مبلغ بننا اور یہاں رہ کر نکلنا کہ ہم نے سند حاصل کر لی بالکل بے فائدہ چیزیں ہیں۔ پس ایک بہت بڑی ذمہ داری ہے جو آج آپ کے کندھوں پر ڈالی جا رہی ہے اس کو سمجھنے والے بنیں۔ یہ کوئی معمولی ذمہ داری نہیں ہے جس کو آپ نے اٹھانے کا عہد کیا اور عزم کیا ہے اور اس عہد و عزم کو وفاداروں کی طرح نبھانے کی اور اٹھانے کی کوشش کریں۔

آخر میں حضرت مصلح موعود کے الفاظ میں میری بھی آپ کیلئے یہ دعا ہے کہ

’’موردِ فضل و کرم وارثِ ایمان وھدی
عاشقِ احمدؐ و محبوب خدا ہو جاؤ‘‘

(کلام محمودؓ صفحہ 63)

اللہ تعالیٰ کرے کہ آپ ہمیشہ اپنی وفا کے معیاروں کو بڑھاتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کو حاصل کرنے والے بنتے چلے جائیں۔ ایمان و ہدایت کے وارث بن کر پھر اس وراثت کو بڑھا کر اور حقیقی وارث تو وہ ہوتا ہے جو اس وراثت میں پھر ترقی بھی کرتا چلا جائے، اس وراثت کو بڑھاتا چلا جائے نہ کہ وہیں رک جائے۔ آگے پھر تعلیم تقسیم کرنے والے بنتے چلے جائیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق میں بڑھنے والے ہوں اور اللہ تعالیٰ سے محبت حاصل کرنے والے ہوں اور احمد ثانی نے احمد اولؐ کی تعلیم کو دنیا میں پھیلانے کا جو کام اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت سے شروع کیا تھا اس کو آپ بھی اور یہیں دنیا میں پھیلاتے چلے جانے والے بن جائیں اور آپ میں سے ہر ایک خلافت کا سلطان نصیر بنے تا کہ ہم پھر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا دنیا میں لہرا کر خدا تعالیٰ کی وحدانیت اور خدا تعالیٰ کی بادشاہت کو دنیا میں قائم کرنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اپنے عہد پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور کبھی آپ عہد شکنی کرنے والے نہ ہوں بلکہ ہمیشہ اہلِ وفا میں شامل رہیں۔ آمین۔ اب دعا کرلیں۔ (دعا)

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 19 نومبر 2019)

......☆......☆......☆......

کلام الامام

جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 13)

طالبِ دعا: بشیر احمد مشتاق (سابق صدر جماعت احمدیہ حلقہ ارم لین) سری نگر، جموں اینڈ کشمیر

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

نوع انسان کیلئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن
اور تمام آدم زادوں کیلئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 13)

طالبِ دعا: افراد خاندان محترم ڈاکٹر خورشید احمد صاحب مرحوم جماعت احمدیہ ارول (بہار)

مجلس خدام الاحمدیہ کی ایک بڑی ذمہ داری خلافتِ احمدیہ کی حفاظت ہے

مجلس خدام الاحمدیہ برطانیہ کے قائدین فورَم (منعقدہ مورخہ 21 دسمبر 2019ء بروز ہفتہ) سے

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز خطاب

حضور انور نے تشہد، تعوذ اور تسمیہ سے اپنے خطاب کا آغاز فرمایا۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ اس ریفریشر کورس کیلئے اکٹھے ہوئے ہیں۔ ''قائد'' رہنما کو کہتے ہیں اور اصل قائد وہ ہے جو اپنے نمونہ پیش کر کے دوسروں کی رہنمائی کرتا ہے۔ یقیناً ایک قائد پر غیر معمولی ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ آپ کے ہر عمل کو دیکھ رہا ہے اس لیے ہر قائد کو اپنی ذمہ داریاں بطریق احسن ادا کرنی چاہئیں۔ اپنا عہد کہ آپ دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے ہمیشہ پورا کرنے کی کوشش کریں۔ اگر ہمارے تمام عہدیدار اللہ تعالیٰ کی خشیت پیش نظر رکھتے ہوئے خدمت کریں گے تو ہم ایک بہت بڑا انقلاب لا سکتے ہیں۔ آپ کا نمونہ اس طرح کا ہونا چاہیے کہ لوگوں کو آپ میں قائدانہ صلاحیتیں نظر آئیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ خواہ عہدیداران کا انتخاب ہوا ہو یا انہیں نامزد کیا گیا ہو سب کو اخلاص کے ساتھ اور اپنی تمام تر صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے اپنی ذمہ داریاں ادا کرنی چاہئیں۔ اگر تمام قائدین اس طرح خدمت کریں گے تو مجلس یقیناً ترقی کرے گی اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے مشن کو پورا کرنے کیلئے اپنا کردار ادا کرنے والی ہوگی۔ یعنی اس مسیح کے مشن کی تکمیل جسکے ظہور کی پیشگوئی اللہ تعالیٰ اور آنحضرت ﷺ نے فرمائی ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ قائدین ہمیشہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیمات پر عمل کریں۔

حضور پُر نور نے فرمایا کہ جماعت یا ذیلی تنظیموں کے عہدیداروں کو یہ بات ذہن نشین کرنی چاہیے کہ وہ آپؑ کی ہدایات و ارشادات کے اوّلین مخاطب ہیں۔

اسکے بعد حضور انور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک ارشاد کی روشنی میں قائدین کو اپنے عہد کو پورا کرنے، اللہ تعالیٰ کی توحید پھیلانے اور نمازوں کی باقاعدہ ادائیگی کی طرف توجہ دلائی۔

حضور انور نے فرمایا کہ آج کل دنیاداری کے ماحول کی وجہ سے لوگ اللہ تعالیٰ سے دُور جا رہے ہیں اور لوگوں کا انحصار دنیاوی منصوبوں پر زیادہ رہنے لگا ہے۔ لیکن ہماری جماعت ایک روحانی جماعت ہے۔ اللہ تعالیٰ کی برکات کو حاصل کرنے کیلئے ہمارے عہدے داروں کو کلمہ طیبہ کے صحیح اور حقیقی معانی کو سمجھنا چاہیے اور یہ اس وقت ہوسکتا ہے جب نماز کی ادائیگی ہو۔ اس لیے آپ کو لازماً پنجوقتہ نماز بروقت ادا کرنی چاہیے اور قرآن کریم کی بھی باقاعدہ تلاوت کرنی چاہیے اور جس حد تک ممکن ہو سکے نماز تہجد کا بھی التزام کریں۔

حضور انور نے فرمایا کہ بطور قائد آپ کا ہر عمل اور نیت خدا تعالیٰ کی رضا کی خاطر ہو نہ کہ کسی انسان کی خوشنودی حاصل کرنے کیلئے یا عَلَمِ انعامی حاصل کرنے کیلئے۔ اس سے مراد یہ نہیں کہ عَلَم انعامی کے حصول کی کوشش نہیں کرنی چاہیے یا اس کو وصول کرنے سے انکار کردینا چاہیے کیونکہ یہ انعام یا جماعت میں رائج دیگر انعامات بھی مسابقت کی روح پیدا کرنے کیلئے دیے جاتے ہیں تاہم ان کا حصول کبھی بھی آپ لوگوں کا واحد مقصود نہیں ہونا چاہیے۔

حضور انور نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کی رضا کا حصول وہ سنہری کنجی ہے جس سے ہر طرح کی کامیابی کا حصول ممکن ہوگا۔ آپ کیلئے ضروری ہے کہ تہجد کی نماز ادا کریں۔ جب ایک انسان خدا تعالیٰ کے زیادہ قریب ہوگا تو اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے حقوق ادا کرنے کی طرف بھی اس کی توجہ بڑھے گی۔ پس اس کی بدولت آپ کے دل اپنی قیادت یا ریجن میں رہنے والے خدام کیلئے مزید کشادہ ہوں گے۔ ہمیشہ اس بات کو یاد رکھیں کہ حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ آپ کی بیعت میں داخل ہونا ایک نئی زندگی پانے کے مترادف ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ یہ بات بھی ضروری ہے کہ آپ بھی اور آپ کی مجلس کا ہر فرد بھی دینی علم میں بڑھے نہ صرف یہ کہ دنیاوی علم کے حصول کی کوشش کرے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے پاس کتابی شکل میں بہت سا لٹریچر موجود ہے۔ اس کے علاوہ alislam.org پر بھی قرآن کریم کی تفاسیر، حضرت مسیح موعودؑ اور آپ کے خلفاء کا لٹریچر موجود ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ایک اور ارشاد کا ذکر فرمایا کہ افراد جماعت کو اپنے اخلاق معیار کو بلند کرنا چاہیے اور انہیں اللہ تعالیٰ سے دعا کرنی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ اُن میں نرم دلی اور عاجزی پیدا فرمائے۔ ایک حقیقی متقی وہی ہے جو ہر وقت عاجزی اور نرم دلی کا مظاہرہ کرتا ہے۔ اس لیے آپ کو خود بھی اس پر عمل کرنا ہوگا اور اپنے خدام کو بھی اس کی تلقین کرنی ہوگی۔

حضور انور نے فرمایا کہ اپنے اخلاقی معیار کو بلند کرنے کیلئے یہ بھی ضروری ہے کہ آپ خلیفۂ وقت کے خطبات و خطابات کو سنیں اور میری طرف سے دی گئی ہدایات پر عمل کریں۔ جب آپ ایسا کریں گے تو آپ کے خدام بھی آپ کو دیکھ کر ان پر عمل کرنے لگیں گے۔

حضور انور نے فرمایا کہ مجلس خدام الاحمدیہ کی ایک بڑی ذمہ داری خلافتِ احمدیہ کی حفاظت ہے۔ اور خلافت احمدیہ کی حفاظت آپ خلیفۂ وقت کی باتوں کو سننے اور ان پر عمل کرنے سے کر سکتے ہیں اور جماعت کی حفاظت بھی اسی صورت میں ہو سکتی ہے کہ خلیفۂ وقت کی باتوں کو مانا جائے اور ان پر عمل کیا جائے۔

حضور انور نے فرمایا کہ مجھے امید ہے کہ آپ لوگوں نے اس ریفریشر کورس سے بہت فائدہ اٹھایا ہوگا۔ اور مجھے امید اور توقع ہے کہ آپ میرا خطاب سننے کے بعد پہلے سے زیادہ مصمم ارادے کے ساتھ اپنی ذمہ داری ادا کرنے والے ہوں گے اور دوسروں کو نصیحت کرنے سے پہلے خود اپنے آپ کو خدام کیلئے نمونہ بنائیں گے۔ اللہ کرے کہ آپ اپنے خدام کیلئے دل سے خیر خواہی کے جذبات رکھتے ہوں اور ہر خادم کو خدا تعالیٰ کے قریب کرنے والے ہوں۔

آخر پر حضور انور نے دعا کی کہ اللہ کرے کہ ہر خادم اور طفل خدا تعالیٰ کی توحید، اسلام اور مسیح موعودؑ کی صداقت پر کامل یقین رکھنے والا ہو، آپ لوگ شرائط بیعت کو پورا کرنے والے ہوں اور ہمیشہ خلافت احمدیہ کے وفادار ثابت ہوں۔ اللہ کرے آپ اپنی ذمہ داری کو احسن رنگ میں ادا کرنے والے ہوں اور مجلس خدام الاحمدیہ ترقیات کی طرف گامزن رہے۔ آمین۔

حضور انور نے اپنے خطاب کے اختتام پر دعا کروائی۔

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 24 دسمبر 2019)

☆......☆......☆

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

مسیح وقت اب دنیا میں آیا — خدا نے عہد کا دن ہے دکھایا
مبارک وہ جو اب ایمان لایا — صحابہؓ سے ملا جب مجھ کو پایا

طالب دُعا: افراد خاندان مکرم شیخ رحمۃ اللہ صاحب مرحوم، جماعت احمدیہ سورو (صوبہ اڈیشہ)

کلامُ الامام

جو شخص اپنے بھائیوں سے صاف صاف معاملہ نہیں کرتا
وہ خدا تعالیٰ کے حقوق بھی ادا نہیں کرسکتا
(ملفوظات، جلد 5 صفحہ 407)

طالب دُعا: مقصود احمد ڈار ولد مکرم محمد شعبان ڈار، ساکن شورت، تحصیل ضلع کولگام (جموں کشمیر)

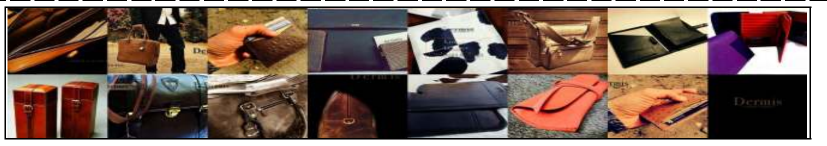

TAHIRA ENTERPRISE
Manufacturer of Leather & Rexine Goods (Belts, Wallets, Ladies Bags,etc)
Prop. : Mashooque Alam, Kolkata (WEST BENGAL)
Mob : 9830464271, 967455863

جب ہدایت کا سورج دنیا کو اپنی نورانی کرنوں سے جگمگا دے، خدا کی حقیقی بندگی دُنیا میں قائم ہوجائے تبھی ہماری عیدیں حقیقی عیدیں ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں یہ عید دیکھنے کی بھی توفیق عطا فرمائے

عید منانے والوں کی مختلف قسمیں اور عید کی گہرائی، حکمت اور فلسفے کا ایمان افروز بیان

خلاصہ خطبہ عید الفطر سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 24 مئی 2020 بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد (برطانیہ)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: حضرت مصلح موعودؓ نے ایک عید پر یہ مضمون بیان فرمایا تھا کہ عید منانے والوں کی مختلف قسمیں ہوتی ہیں اور ان کے مطابق پھر عید کی بھی قسمیں بن جاتی ہے۔ اس سے عید کی گہرائی حکمت اور فلسفے کی بھی سمجھ آتی ہے۔ اپنی اصلاح اور حقیقی عید منانے کی کوشش کی طرف بھی توجہ ہوتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا: انسان کی زندگی مجموعہ ہے عادات کا اور جذبات کا بہت سے کام انسان جذبات اور عادات کے زیر اثر ہی کر رہا ہوتا ہے۔ قطع نظر اس کے کہ اس بات کو جانیں کہ اس کی حقیقت کیا ہے کیا باتیں ہم کر رہے ہیں کیوں کر رہے ہیں حکمت کیا ہے ان کی۔ اس بات پر غور نہیں کرتے کہ عید کا مقصد کیا ہے اور عید کیا چیز ہے؟ اس کے فوائد کیا ہیں اور کیا آج جب ہم عید منا رہے ہیں ہماری عید ہوئی بھی ہے یا نہیں؟

یاد رکھنا چاہئے کہ عید اصل میں خوشی کا نام ہے اور خوشی اس وقت ہوتی ہے جب انسان کسی کام میں کامیابی حاصل کرے۔ جب کوئی عید مناتا ہے تو اصل میں وہ اپنی کامیابی کا دعویٰ کر رہا ہوتا ہے۔ جب یہ کامیابی کا دعویٰ ہے تو ہم میں سے ہر ایک کو اس بات پر غور کرنا چاہئے کہ کیا حقیقت میں کامیابی ہے اور کیا اس کامیابی کی وجہ سے اسے حق حاصل ہوگیا ہے کہ وہ عید منائے؟ عید تو وہ ہے جو ہمیں کچھ دے کر جائے اور وہ باطنی عید ہے اندرونی عید ہے دلی عید ہے وہ عید ہے جو ہماری روح کو سیراب کرے جو ہمیں کچھ دے اور ایک مسلمان کے لئے سب سے بڑی دولت اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنا ہے اور ہونا چاہئے اور یہی حقیقی عید ہے کیونکہ اس میں کامیابی نظر آ رہی ہے۔ روزوں کے بعد یہ عید اللہ تعالیٰ نے اس لئے رکھی ہے تا کہ یہ خوشخبری دے کہ روزے قبول ہو گئے۔ پس عید پر ہمیں یہ دیکھنے کی ضرورت ہے کہ کیا حقیقت میں ہمارے روزے قبول ہو گئے کیا واقعی میں خدا تعالیٰ نے ہمیں اپنی عبادت کی توفیق دی اور کیا واقعی میں ہماری عبادت قبول بھی ہوگئی۔ کیا پتا کہ جس عبادت کی ہمیں توفیق ملی وہ قبول بھی ہوئی ہے یا نہیں۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے جو لوگ حقوق العباد ادا نہیں کرتے ان کی نمازیں بھی قبول نہیں ہوتیں۔ اسی طرح بعض روزے داروں کے روزے بھی قبول نہیں ہوتے۔ روزوں میں حقوق اللہ کے ساتھ حقوق العباد کرنے کا خاص طور پر جو حکم ہے اگر وہ ادا نہیں ہم نے کئے تو کس طرح روزے قبول ہوں۔ یہ غور کرنا چاہئے کہ ہماری عید کیسی ہے؟ عیدیں عموماً تین قسم کی ہوتی ہیں۔ ایک تو اس شخص کی عید ہے جس نے اپنے ربّ سے ملنے کی کوشش کی۔ اخلاص سے عبادت کی محبت الٰہی کے حصول کے لئے اللہ تعالیٰ کے بندوں کی خدمت کی۔ دلی صفائی کے ساتھ خدا سے اور اس کے بندوں سے صلح کی۔ پس ایسے شخص نے خدا کو پالیا اور اس کے خدا نے بھی اپنے گمشدہ بندے کو ڈھونڈ لیا اور جدائی اور فراق کی گھڑیاں کٹ گئیں۔ دو بچھڑے ہوئے ملے۔ عاشق اپنے معشوق کی صحبت میں بیٹھ گیا۔ ایسے بندوں کی آج بھی عید ہے اور کل بھی بلکہ ایسے بندے کی ہمیشہ عید ہوتی ہے۔

یہ یاد رکھنے والی چیز ہے۔ نہ امارت سے یہ محبت ملتی ہے نہ صرف غربت سے ملتی ہے۔ پس اصل راہ وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی مرضی کے مطابق ہو۔ اگر خدا تعالیٰ کسی کو فاقے کے ذریعہ اپنا قرب عطا کرنا چاہے تو فاقہ اختیار کرنا ہی اصل نیکی ہے اگر کھانا کھلانا چاہے تو کھانا کھانا ہی خدا تعالیٰ کی رضا کا موجب ہے۔ پس وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے قرب اور محبت کا مقام حاصل کرنا چاہتے ہیں یا کرتے ہیں وہ بظاہر یہاں اس دنیا میں ہمیں نظر آتے ہیں لیکن پھر رہے ہوتے ہیں ہمارے اندر ہی ہوتے ہیں لیکن ان کے دل اللہ تعالیٰ کے حضور جھکے ہوئے ہیں اور یہی لوگ ہیں جن کی حقیقی عید ہوتی ہے۔

پھر دوسری قسم کے لوگوں کی عید ہے جنہوں نے اپنی توفیق کے مطابق عمدہ کھانے بھی کھائے اچھے کپڑے بھی پہنے۔ عطر اور خوشبو بھی لگائی عید کے تحفے بھی دیئے اور وصول بھی کئے۔ وہ خوش بھی ہیں کہ انہیں عید مل گئی ظاہری طور پر لیکن وہ عید ان سے اتنی ہی دور ہے جتنا مشرق مغرب سے دور ہے مگر باوجود اس کے وہ خوش ہیں اور باوجود اس کے وہ عید کی خوشیوں میں شامل ہیں۔ اور شاید اپنی نادانی میں ان خدا رسیدہ لوگوں سے بھی زیادہ خوش ہیں مگر یہ نادانی اور غفلت کی جو خوشی ہے بیشک اس کے خیال میں عید ہے لیکن ماتم کی پیش خبری ہے۔ پس جو خدا کو اور اس کے حقوق بھول کر اس کی مخلوق کے حقوق بھول کر صرف اپنی اور اپنے قریبیوں کی خوشی کر رہے ہوتے ہیں اور عید منا رہے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اور ناپسندیدگی کو مول لے کر اپنی دنیا اور عاقبت خراب کر رہے ہوتے ہیں۔ وہ کچھ پاتے نہیں بلکہ کھوتے ہیں اور ایسے لوگوں کی عید حقیقی عید نہیں کہلاسکتی۔

اس کے علاوہ کچھ اور لوگ ہیں یہ تیسری قسم کے لوگ وہ ہیں جو ان دونوں سے بالکل مختلف ہیں الگ قسم ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو جانتے ہیں کہ ہم گناہگار ہیں احساس ہے ان کو، جو دل میں خیال کرتے ہیں کہ روزے تو رکھے لیکن روزوں کا حق ادا نہیں کیا ایک شرمندگی ہے دل میں۔ جو نمازیں بھی پڑھتے ہیں لیکن دل میں شرمندہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی بتائی ہوئی شرطوں کے مطابق نماز نہیں ادا کر سکے۔ ہر ایک یہ سمجھتا ہے ایسے لوگوں میں سے کہ آج بھی عید پر شاید ایک رسم اور لوگوں کو دکھانے کے لئے عمدہ لباس پہن کر مجلس میں آ گیا ہوں اور عمدہ کھانا بھی کھا رہا ہوں مگر اس کا دل رو رہا ہوتا ہے اس کا دماغ پریشان ہے اس کی ایک نظر اپنے بھائیوں پر پڑتی ہے اور ایک نظر اپنے تاریک دل پر ڈالتا ہے ہر وہ لقمہ جس کو کھانے کے لحاظ سے بھرپور لقمہ کہہ سکتے ہیں اسے جھنجھوڑتا ہے اور اس کے حلق سے نیچے نہیں اترتا اچھے سفید کپڑے تو پہنے ہوئے ہیں لیکن انہیں دیکھ کر اس کا دل روتا ہے کہ کاش میرا اندرونہ بھی ایسا ہی صاف ہوتا اپنے بھائی پر نظر پڑے تو اپنی کمزوریاں اور اُبھر کر سامنے آ جاتی ہیں خاص طور پر ان لوگوں کو دیکھ کر جن کا اللہ تعالیٰ سے خاص قرب ہے اور سمجھتا ہے کہ میری حالت کی چوری پکڑی گئی۔ شاید میرے گناہ اسے نظر آ گئے ہوں شاید میرے نقائص اسے نظر آ گئے ہوں ہر دفعہ جب اپنے بیوی بچوں اور دوستوں اور ہمسایوں پر نگاہ دوڑاتا ہے اور پھر اپنے نفس پر غور کرتا ہے تو شرمندہ ہوجاتا ہے اور ندامت سے اپنا سر جھکا لیتا ہے ظاہر میں تو مجلس میں شامل ہوتا ہے لیکن دل اپنے گناہوں کی وجہ سے ندامت اور شرمندگی سے پُر ہوتا ہے۔ خیال کرتا ہے کہ شاید اس مجلس میں میں ہی ایسا ہوں جو حقیقی عید سے محروم ہوں اور ضمیر ملامت کرتا ہے کہ نہ اُن میں شامل ہوں جو غفلت اور نادانی سے عید منا رہے ہیں اور نہ ان میں شامل ہوں جو وصال الٰہی کی خوشی میں عید منا رہے ہیں۔ پھر سوچتا ہے کہ جس طرح خدا تعالیٰ نے میرے ظاہر کی ستاری کی ہے میرے باطن کی بھی ستاری کر دے میری اندرونی حالت کی بھی ستاری کر دے۔ اللہ تعالیٰ جو بندوں پر بہت رحم کرنے والا اور بخشنے والا ہے اپنے بندے کو مایوس نہیں کرتا۔ جب بندہ سوچتا ہے کہ اصل عید تو خدا تعالیٰ کے ملنے سے ہے یہ مجھے میسر نہیں آ رہی۔ نفس بار بار اسے ملامت کرتا ہے کہ کیا تمہارے عمل ہیں۔ توبہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ کی طرف جھکتا ہے ندامت محسوس کرتا ہے اور پھر جب پشیمانی اس کو بے چین کر دیتی ہے تو خدا تعالیٰ بھاگ کر اس کے پاس آتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ سے اس سے زیادہ خوش ہوتا ہے جبکہ کوئی شخص صحرا میں ہو اور اس کی اونٹنی گم ہوجائے جس پر اس کی خوراک اور پانی بھی ہو اور پھر اچانک وہ اسے مل جائے اور اس اونٹنی کو دیکھ کر اس کی خوشی کی انتہا نہیں ہوگی۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی حسرت اور ندامت کو رائیگاں نہیں جانے دیتا۔ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ جس کے پاؤں تھے جو نیک عمل کرنے والا تھا وہ چل کے میرے پاس آ گیا نیک لوگ تھے ان کو اتنی توفیق اللہ تعالیٰ نے دی ہوئی تھی ان کے پاؤں تھے جن سے چل کے وہ اللہ تعالیٰ کے پاس چلے گئے۔ دوسری قسم کے وہ لوگ ہیں ان کے بھی پاؤں تھے اور انکے عمل۔ لیکن ان کے عمل دکھاوے کے تھے۔ وہ چل کر شیطان کے پاس چلا گیا مگر وہ بندہ جس کے پاؤں نہیں ہیں جو کہیں جانے کی طاقت نہیں رکھتا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ چلو میں اس کے پاس جاتا ہوں وہ بہت زیادہ ندامت اور پشیمانی کا اظہار کر رہا ہے توبہ اور استغفار کر رہا ہے۔ یہ گرا ہوا ہے تو اسے اٹھاتا ہوں اپنے پاس لے آتا ہوں۔

پس ہمیں کوشش کرنی چاہئے کہ اگر ہم پہلی قسم میں سے نہیں تو ہم اس تیسری قسم سے ہی بن جائیں کہ یہ بھی تحقیر کا مقام نہیں ہے۔ یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ کامل حسرت کامل عجز کامل انابت کامل غم اور کامل دکھ جو انسان پر طاری ہوجائے وہ خدا تعالیٰ کا محبوب بنا دیتا ہے۔ پس ہمیں چاہئے کہ ہم دوسری قسم کی عید کرنے والوں میں سے نہ بنیں جن کا کام صرف کھانا پینا ہے اور دنیا کی ہاہو ہے بلکہ ان میں سے بننے کی کوشش کریں جنہوں نے اللہ تعالیٰ کو پالیا یا کم ازکم ان میں سے بنیں جو خدا تک ابھی نہیں پہنچے مگر وہیں گر گئے اور ندامت اور پریشانی کی وجہ سے دل ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا اور اپنی جان کو رنج والم کی وجہ سے ایسا ہلاک کیا کہ ان کی حالت زار کی وجہ سے عرش الٰہی ہل گیا اور عرش کا مالک خود چل کر ان کے پاس آیا اور انہیں اٹھا کر محبت کے مقام پر بٹھایا۔ پس ہمیں ہمیشہ یہ دعا اور کوشش کرنی چاہئے کہ یا پہلی قسم کی عیدیں ہمیں ملیں یا تیسری قسم کی عید ہمیں ملے اور یہی عید ہے بلکہ ہمیں کوشش کرنی چاہئے کہ جو دوسری قسم کی عید کو عید سمجھے ہوئے ہیں انہیں بھی حقیقی عید کا ادراک دلوانے کی کوشش کریں۔ دنیا کو اس حقیقی پیغام کے پہنچانے کی کوشش کریں جو اس زمانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلام صادق کے ذریعہ سے ہمیں ملا ہے۔ انسان کو اللہ تعالیٰ کے حقوق اور اس کے بندوں کے حقوق کا صحیح فہم وادراک دلوائیں تاکہ دنیا سے تاریکی کے بادل چھٹ جائیں۔ ہدایت کا سورج دنیا کو اپنی نورانی کرنوں سے جگمگا دے۔ خدا کی حقیقی بندگی دنیا میں قائم ہوجائے تبھی ہماری عیدیں حقیقی عیدیں ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں یہ عید دیکھنے کی بھی توفیق عطا فرمائے۔

خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور انور نے فرمایا تمام ان احمدیوں کے لئے دعا کریں جن کو مذہب کے نام پر تکلیفیں دی جارہی ہیں جن کو قید و بند کی صعوبتوں میں رکھا گیا ہے۔ اسیران راہِ مولیٰ کے لئے دعا کریں۔ امت مسلمہ کے لئے، دنیا کے امن کے لئے بہت دعا کریں۔ دنیا کو اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے کی کوشش اور اس کے ساتھ دعاؤں کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ ہر احمدی کو اپنے اس فرض کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے اور اسے ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

......☆......☆......

سر آنکھوں پہ جو حکم لائے خلافت

تنویر احمد ناصر، قادیان

عجب اپنا جلوہ دِکھائے خِلافت
ہے مُردہ دِلوں کو جِلائے خِلافت

جہالت کی تاریکیاں دُور کر کے
ہِدایت کی شمع جلائے خِلافت

محبت ، عِبادت ، وفا اور اطاعت
سبھی کو یہ جذبے سِکھائے خِلافت

خلیفہ خدا کا ہے دُنیا میں نائب
خدا ہی کی باتیں بتائے خِلافت

سُنو دُنیا والو خلیفہ کی باتیں
رَہِ حق پہ سالِک کو لائے خِلافت

جو ہیں حق کے پیاسے اُنہیں اپنے ہاتھوں
مئے وصلِ مولیٰ پِلائے خلافت

جو سطوت کے نشّے میں بھٹکے ہیں حاکم
اُنہیں راہِ احساں دِکھائے خِلافت

یہ دُنیا تباہی کی جانب رواں ہے
ہے اِسکی بقا اَب بقائے خِلافت

خلافت سے ٹکرانے والو سمجھ لو
عصائے کلیمی دعائے خِلافت

عدو ناز کرتا ہے طاقت پہ اپنی
ہمارا سہارا دعائے خِلافت

ہماری نِگہ بس خلافت کی جانب
سر آنکھوں پہ جو حکم لائے خِلافت

غَرض کیا ہے ناصرؔ کو سُود و زِیاں سے
وہ ہے جان و دِل سے فِدائے خِلافت

......☆......☆......☆......

خلافت ظلمتوں میں روشنی کی لَو جلاتی ہے

سلیق احمد نائک، قادیان

خلافت روح انساں کی طبیعت کو بدلتی ہے
یہ روحوں کو ہے گرماتی یبوست کو بدلتی ہے

بچا کے خشک سالی سے سدا شاداب کرتی ہے
بھری رت سے یہ مؤمن کی زراعت کو بدلتی ہے

گناہ کے زہرِ قاتل کا عجب تریاق بے پایاں
مرض، دل کے فنا کر کے عفونت کو بدلتی ہے

بہا کے علم وعرفاں کے خزینے مؤمنوں پر یہ
بڑی حکمت سے ان کی سب فراست کو بدلتی ہے

صدا میں اس کی یکسر عجب تاثیر قدسی ہے
پڑے جس دل پہ اس کی سب قساوت کو بدلتی ہے

خلوصِ دل سے اس حبل خدا سے جڑ کے دیکھو تو
یقینا ہر بشر کو اور جمیعت کو بدلتی ہے

سکھائے عاجزی ہر پل، کرے اخلاق میں محکم
خلافت مؤمنوں کی ہر طریقت کو بدلتی ہے

بتائے معرفت کے گُر، کرے نور یقیں سے پُر
دمِ عیسیٰ سے شیطانی کدورت کو بدلتی ہے

خدا کے اذن سے اس کی دعا مقبول ہوتی ہے
مٹا دیتی ہے مایوسی ، صعوبت کو بدلتی ہے

خلافت ظلمتوں میں روشنی کی لو جلاتی ہے
عطا کرتی بصیرت ہے، بصارت کو بدلتی ہے

ڈھا پائیں نہ شیطاں بھی جو تعمیرِ حسینِ روح
سِرے سے قلب وجاں کی وہ عمارت کو بدلتی ہے

بڑے فضل وکرم سے اب یہ نعمت پھر ملی ہمکو
بکھیرے گل محبت کے جو نفرت کو بدلتی ہے

خلوصِ دل سے طاعت میں جھکائے سر کھڑا نا یکؔ
خلافت کی قدم بوسی ہزیمت کو بدلتی ہے

......☆......☆......☆......

خطبہ جمعہ فرمودہ 22 مئی 2020 میں حضور انور کی بیان فرمودہ

بعض اہم دعائیں

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ فرمودہ 22 مئی 2020 میں درج ذیل دعائیں کیں اور احباب جماعت احمدیہ عالمگیر کو ساتھ ساتھ دوہرانے کی تلقین فرمائی۔ احباب جماعت بکثرت یہ دعائیں کیا کریں۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ

(سنن ابوداؤد کتاب الوتر باب مایقول الرجل اذا خاف قوما حدیث 1537)

ترجمہ: اے اللہ ہم تجھے ان کے سینوں میں رکھتے ہیں (یعنی تیرا رعب ان کے سینوں میں بھر جائے) اور ہم ان کے شر سے تیری پناہ چاہتے ہیں۔

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيْمُ الْحَلِيْمُ. لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ. لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوَاتِ وَرَبُّ الْأَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ (صحیح البخاری، کتاب الدعوات)

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ عظمتوں والا اور بڑا ہی بردبار ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہی عرش کا رب ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو کہ آسمان وزمین اور عرشِ کریم کا رب ہے۔

يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِيْ عَلٰى دِيْنِكَ (سنن الترمذی، کتاب القدر عن رسول اللہ)

ترجمہ: اے دلوں کے پھیرنے والے! میرے دل کو اپنے دین پر ثابت قدم رکھ۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْھُدٰی وَالتُّقٰی وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰی

(صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء والتوبۃ والاستغفار)

ترجمہ: اے اللہ میں تجھ سے ہدایت، تقویٰ، عفت اور غناء مانگتا ہوں

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ وَفُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ وَجَمِيْعِ سَخَطِكَ

(صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء والتوبۃ والاستغفار)

ترجمہ: اے اللہ میں تیری نعمت کے زائل ہو جانے، تیری عافیت کے ہٹ جانے، تیری اچانک سزا اور ان سب باتوں سے پناہ مانگتا ہوں جن سے تو ناراض ہو۔

رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنفُسَنَا وَإِن لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ (الاعراف:24)

ترجمہ: اے ہمارے رب! ہم نے اپنی جانوں پہ ظلم کیا اور اگر تو ہمیں نہ بخشے اور ہم پر رحم نہ کرے تو ہم گھاٹا پانے والوں میں ہوں گے۔

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِن لَّدُنكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنتَ الْوَهَّابُ

(آل عمران:9)

ترجمہ: اے ہمارے رب! ہمارے دل ٹیڑھے نہ کر دینا بعد اس کے جو تو نے ہمیں ہدایت دی۔ اور ہمیں اپنے حضور سے رحمت عطا کرنا۔ یقیناً تو بہت عطا کرنے والا ہے۔

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ (البقرة:202)

ترجمہ: اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھی کامیابی عطا کر اور آخرت میں بھی کامیابی دے اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک دعا ہے:

’’اے رب العالمین! میں تیرے احسانوں کا شکر یہ ادا نہیں کر سکتا۔ تو نہایت ہی رحیم وکریم ہے۔ تیرے بے غایت مجھ پر احسان ہیں۔ میرے گناہ بخش تا میں ہلاک نہ ہو جاؤں۔ میرے دل میں اپنی خالص محبت ڈال تا مجھے زندگی حاصل ہو اور میری پردہ پوشی فرما اور مجھ سے ایسے عمل کرا جن سے تُو راضی ہو جاوے۔ میں تیرے وجہ کریم کے ساتھ اس بات سے بھی پناہ مانگتا ہوں کہ تیرا غضب مجھ پر وارد ہو۔ رحم فرما! رحم فرما! رحم فرما! اور دنیا وآخرت کی بلاؤں سے مجھے بچا کیونکہ ہر ایک فضل وکرم تیرے ہی ہاتھ میں ہے۔ آمین‘‘

(ماخوذ از مکتوباتِ احمدؑ جلد دوم صفحہ 159 مکتوب بنام حضرت نواب محمد علی خان صاحبؓ مکتوب نمبر 3)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ
کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰی آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْد
اَللّٰھُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ
کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰی آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْد

......☆......☆......☆......

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عظیم المرتبت بدری صحابی حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کے اوصاف حمیدہ کا ایمان افروز تذکرہ

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 13 ؍مارچ 2020 بطرز سوال وجواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال حضور انور نے حضرت طلحہ بن عبید اللہ ؓ کے کیا کوائف بیان فرمائے؟

جواب حضورِ انور نے فرمایا: حضرت طلحہ بن عبید اللہ ؓ کا تعلق قبیلہ بنو تَیم بن مُرّہ سے تھا۔ ان کی والدہ کا نام صَعْبَہ تھا۔ ساتویں پشت میں حضرت طلحہ ؓ کا نسب نامہ مُرَّہ بن کعب پر جا کر آنحضرت ؐ سے مل جاتا ہے اور چوتھی پشت میں حضرت ابوبکر ؓ کے ساتھ۔ ان کے والد عبید اللہ نے اسلام کا زمانہ نہیں پایا لیکن والدہ نے لمبی زندگی پائی اور آنحضرت ؐ پر ایمان لا کر صحابیہ ہونے کا شرف پایا۔ ہجرت سے قبل یہ اسلام لے آئی تھیں۔

سوال حضرت طلحہ بن عبید اللہ ؓ غزوہ بدر میں کس وجہ سے شریک نہیں ہو پائے تھے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: رسول اللہ ؐ نے اپنی روانگی سے دس روز پہلے حضرت طلحہ بن عبید اللہ ؓ اور حضرت سعید بن زید ؓ کو قافلے کی خبر رسانی کے لیے بھیجا۔ رسول اللہ ؐ کو حضرت طلحہ ؓ اور حضرت سعید ؓ کے واپس آنے سے پہلے ہی قافلے کا پتا چل گیا۔ آپ ؐ نے اپنے صحابہ کو بلایا اور قریش کے قافلے کے قصد سے روانہ ہوئے مگر قافلہ ایک دوسرے راستے تیزی سے نکل گیا۔ حضرت طلحہ بن عُبید اللہ ؓ اور حضرت سعید بن زید ؓ رسول اللہ ؐ کو قافلے کی خبر دینے کے لیے مدینہ روانہ ہوئے۔ وہ مدینہ اس دن پہنچے جس دن رسول اللہ ؐ نے بدر میں قریش کے لشکر سے جنگ کی۔

سوال حضرت طلحہ ؓ کن خوش نصیب لوگوں میں سے تھے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: یہ ان دس اشخاص میں سے ہیں جن کو رسول اللہ ؐ نے ان کی زندگی میں ہی جنت کی بشارت دے دی تھی۔ ان آٹھ لوگوں میں سے تھے جنہوں نے سب سے پہلے اسلام قبول کیا اور ان پانچ لوگوں میں سے تھے جنہوں نے حضرت ابوبکر ؓ کے ذریعہ سے اسلام قبول کیا تھا۔ یہ حضرت عمر ؓ کی قائم کردہ شوریٰ کمیٹی کے چھ ممبران میں سے ایک تھے۔ یہ وہ احباب تھے جن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفات کے وقت راضی تھے۔

سوال حضرت عثمان ؓ اور حضرت طلحہ ؓ آنحضرت ؐ پر کس طرح ایمان لائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ایک دفعہ حضرت عثمان ؓ اور حضرت طلحہ ؓ رسول اللہ ؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ ؐ نے ان کے سامنے اسلام کا پیغام پیش کیا اور ان کو قرآن پڑھ کر سنایا اور انہیں اسلام کے حقوق کے بارے میں آگاہ کیا اور ان سے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملنے والے شرف کا وعدہ کیا۔ اس پر حضرت عثمان ؓ اور حضرت طلحہ ؓ ایمان لے آئے اور آپ ؐ کی تصدیق کی۔

سوال حضرت عثمان ؓ کو آنحضرت ؐ کے دعوے کی خبر کس طرح ہوئی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت عثمان ؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ؐ! میں حال ہی میں ملک شام سے واپس آیا ہوں۔ واپسی پر مَعَان پہنچ کر معلوم ہوا کہ رومیوں کا دو لاکھ کا لشکر مسلمانوں کے لیے تیار ہے۔ میں واپسی پر مَعَان اور زَرْقاء کے درمیان پہنچا جہاں ہمارا وہاں پڑاؤ تھا۔ ایک منادی کرنے والے نے یہ اعلان کیا کہ اے سونے والو! جاگو کہ احمد ؐ مکے میں ظاہر ہو چکا ہے۔ پھر ہم وہاں سے واپس پہنچے تو آپ ؐ کے بارے میں سنا۔

سوال حضرت طلحہ بن عبید اللہ ؓ کو آنحضرت ؐ کے دعوے کی خبر کس طرح ملی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت طلحہ بن عبید اللہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ میں بُصریٰ کے بازار میں موجود تھا کہ ایک راہب اپنے صَوْمَعَہ یعنی یہودیوں کی عبادت گاہ میں یہ کہہ رہا تھا کہ قافلے والوں سے پوچھو کہ ان میں کوئی شخص اہلِ حرم میں سے بھی ہے؟ میں نے کہا ہاں! میں ہوں۔ اس نے پوچھا کیا احمد ؐ ظاہر ہو گیا ہے؟ تو حضرت طلحہ ؓ نے کہا کہ کون احمد؟ اس نے کہا عبد اللہ بن عبد المطلب کا بیٹا۔ یہی وہ مہینہ ہے جس میں وہ ظاہر ہوگا اور وہ آخری نبی ہوگا۔

سوال راہب نے آنحضرت ؐ کی کیا نشانیاں بیان کیں؟

جواب حضور انور نے فرمایا: راہب نے حضرت طلحہ ؓ سے کہا ان کے ظاہر ہونے کی جگہ حرم ہے اور ان کی ہجرت گاہ کھجور کے باغ اور پتھریلی اور شور اور کلر والی زمین کی طرف ہوگی۔ تم انہیں چھوڑ نہ دینا۔

سوال ایمان لانے کے بعد حضرت طلحہ ؓ کو کیا کیا تکالیف برداشت کرنی پڑیں؟

جواب حضور انور نے فرمایا: جب حضرت طلحہ ؓ اسلام لائے تو نوفل بن خُوَیْلَد بن عَدَوِیَّہ نے انہیں اور حضرت ابوبکر ؓ کو ایک رسی سے باندھ دیا تاکہ یہ آنحضرت ؐ کی خدمت میں حاضر نہ ہو سکیں اور اسلام سے باز آ جائیں۔ حضور ؐ نے دعا فرمائی کہ اے اللہ! عَدَوِیَّہ کے شر سے انہیں بچا۔ حضرت مسعود بن خراش ؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک روز میں صفا اور مروہ کے درمیان چکر لگا رہا تھا کہ میں نے دیکھا کہ بہت سارے لوگ ایک نوجوان کا پیچھا کر رہے ہیں جس کا ہاتھ گردن سے بندھا ہوا تھا میں نے پوچھا یہ کون ہے۔ لوگوں نے جواب دیا کہ طلحہ بن عبید اللہ ؓ بے دین ہو گیا ہے اور ان کی والدہ صَعْبَہ ان کے پیچھے پیچھے غصے میں ان کو گالیاں دیے جا رہی تھی۔

سوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت طلحہ ؓ کی کن صحابہ سے مواخات قائم فرمائی تھی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت طلحہ ؓ اور حضرت زبیر ؓ نے مکے میں جب اسلام قبول کیا تو رسول اللہ ؐ نے ہجرت سے قبل ان دونوں کے درمیان مؤاخات قائم فرمائی اور جب مسلمان ہجرت کر کے مدینے پہنچے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت طلحہ ؓ اور حضرت ابوایوب انصاری ؓ کے درمیان مؤاخات قائم فرمائی۔

سوال حضرت طلحہ ؓ کی کس مالی قربانی پر آنحضرت ؐ نے انہیں فیاض کا لقب عطا فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت طلحہ ؓ کی بعض مالی قربانیوں کی بنا پر آنحضرت ؐ نے انہیں فیاض قرار دیا تھا۔ چنانچہ غزوۂ ذی قرد کے موقع پر رسول اللہ ؐ کا گزر ایک چشمے پر سے ہوا تو آنحضرت ؐ نے اسکے بارے میں پوچھا تو آپ ؐ کو بتایا گیا کہ اس کنویں کا نام بِیْسَانُ ہے اور یہ نمکین ہے۔ آپ ؐ نے فرمایا نہیں اس کا نام نُعْمان ہے اور یہ میٹھا اور پاک ہے۔ حضرت طلحہ بن عبید اللہ ؓ نے اس کو خریدا اور وقف کر دیا۔ جب حضرت طلحہ ؓ آنحضرت ؐ کے پاس آئے اور یہ واقعہ بتایا تو رسول اللہ ؐ نے ان کو فرمایا طلحہ! تم تو بڑے فیاض ہو۔ پس ان کو 'طلحہ فیاض' کے نام سے پکارا جانے لگا۔

سوال آنحضرت ؐ نے اور کن القاب سے آپ کو نوازا تھا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: موسیٰ بن طلحہ اپنے والد طلحہ ؓ سے روایت بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ؐ نے احد کے دن حضرت طلحہ کا نام طَلْحَةُ الْخَیْر رکھا۔ غزوۂ تبوک اور غزوۂ ذی قرد کے موقع پر طَلْحَةُ الْفَیَّاض رکھا اور غزوۂ حنین کے روز طَلْحَةُ الْجُود رکھا۔

سوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے احد کے دن اپنے صحابہ کی کس بات پر بیعت لی تھی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احد کے دن اپنے صحابہ کی ایک جماعت سے موت پر بیعت لی۔ جب بظاہر مسلمانوں کی پسپائی ہوئی تھی تو وہ ثابت قدم رہے اور وہ اپنی جان پر کھیل کر آپ ؐ کا دفاع کرنے لگے یہاں تک کہ ان میں سے کچھ شہید ہو گئے۔ بیعت کرنے والے لوگوں میں حضرت ابوبکر ؓ، حضرت عمر ؓ، حضرت طلحہ ؓ، حضرت سعد ؓ، حضرت سہل بن حُنَیف ؓ اور حضرت ابودُجَانہ ؓ شامل تھے۔

سوال حضرت طلحہ ؓ نے احد کے دن کس جوانمردی سے آنحضرت ؐ کے چہرے کو تیروں سے بچایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت طلحہ ؓ احد میں حضور ؐ کے ساتھ شریک ہوئے۔ مالک بن زُہَیر نے رسول اللہ ؐ کو تیر مارا تو حضرت طلحہ ؓ نے رسول اللہ ؐ کے چہرے کو اپنے ہاتھ سے بچایا۔ تیر ان کی چھوٹی انگلی میں لگا جس سے وہ بے کار ہو گئی۔ جس وقت انہیں تیر لگا تو تکلیف سے ان کی ''سی'' کی آواز نکلی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر وہ بسم اللہ کہتے تو اس طرح جنت میں داخل ہوتے کہ لوگ انہیں دیکھ رہے ہوتے۔

سوال حضور انور نے حضرت طلحہ ؓ کی آنحضور ؐ سے محبت کا کیا واقعہ بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: قیس بن ابو حَازِم کہتے ہیں کہ میں نے احد کے دن حضرت طلحہ بن عبید اللہ ؓ کے ہاتھ کا حال دیکھا جو رسول اللہ ؐ کو تیروں سے بچاتے ہوئے شل ہو گیا تھا۔ اس سے اتنا خون بہا کہ کمزوری سے بیہوش ہو گئے۔ حضرت ابوبکر ؓ نے ان پر پانی کے چھینٹے ڈالے۔ ہوش آنے پر انہوں نے فوراً پوچھا کہ رسول اللہ ؐ کا کیا حال ہے؟ حضرت ابوبکر ؓ نے ان سے کہا وہ خیریت سے ہیں اور انہوں نے ہی مجھے آپ ؓ کی طرف بھیجا ہے۔ حضرت طلحہ ؓ نے کہا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کُلُّ مُصِیْبَةٍ بَعْدَہٗ جَلَلٌ کہ سب تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کی ہیں۔ ہر مصیبت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد چھوٹی ہے۔

سوال ایک مرتبہ جب کسی نے حضرت طلحہ ؓ کو ٹنڈا کہا تو ایک صحابی نے اس کا کیا جواب دیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت علی کے زمانہ میں کسی نے انہیں ٹنڈا کہا۔ اس پر ایک صحابی ؓ نے کہا ہاں ٹنڈا ہی ہے مگر کیسا مبارک ٹنڈا ہے۔ تمہیں معلوم ہے طلحہ ؓ کا یہ ہاتھ رسول کریم ؐ کے منہ کی حفاظت میں ٹنڈا ہوا تھا۔

......☆......☆......☆......

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت اور جماعت احمدیہ میں 23 مارچ کے دن کی اہمیت

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 20 ؍مارچ 2020 بطرز سوال وجواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال جماعت احمدیہ 23 مارچ کے دن کی کیا اہمیت ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: یہ وہ دن ہے جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیعت کا آغاز فرمایا تھا اور یوں باقاعدہ جماعت احمدیہ کی بھی بنیاد پڑی۔ جماعت میں یہ دن ''یومِ مسیح موعود'' کے نام سے منایا جاتا ہے۔ اس دن کی مناسبت سے جلسے بھی ہوتے ہیں۔

سوال حضرت مسیح موعود ؑ کس غرض کے لیے مبعوث کیے گئے تھے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت مسیح موعود ؑ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں آپ ؐ ہی کے کام کو اور آپ ؐ کے دین کو دنیا میں پھیلانے کیلئے مبعوث کیے گئے تھے۔ آپ نے فرمایا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتا ہوں کہ آپ ہی کے لیے اللہ تعالیٰ نے اس سلسلہ کو قائم کیا ہے اور آپ ہی کے فیضان اور برکات کا نتیجہ ہے جو یہ نصرتیں ہو رہی ہیں۔ مَیں کھول کر کہتا ہوں اور یہی میرا عقیدہ اور مذہب ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع اور نقشِ قدم پر چلنے کے بغیر کوئی انسان کوئی روحانی فیض اور فضل حاصل نہیں کر سکتا۔

سوال حضرت مسیح موعود ؑ نے اپنی بعثت کا ایک اور مقصد کیا بیان فرمایا ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آپ ؑ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جو روحانی فیض پایا اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے آپ ؑ کو دنیا کی اصلاح کے لیے بھیجا۔ آپ ؑ فرماتے ہیں: وَاَرْسَلَنِیْ رَبِّیْ لِاِصْلَاحِ خَلْقِہٖ کہ خدا نے مجھے بھیجا ہے کہ تا مَیں مخلوق کی اصلاح کروں۔ نیز فرمایا میں اس کو بار بار بیان کروں گا اور اس کے اظہار سے میں رک نہیں سکتا کہ میں وہی ہوں جو وقت پر اصلاح خلق کیلئے بھیجا گیا تا دین کو تازہ طور پر دلوں میں قائم کر دیا جائے۔ میں اس طرح بھیجا گیا ہوں جس طرح سے وہ شخص بعد کلیم اللہ مردِ خدا کے بھیجا گیا تھا جس کی روح ہیروڈیس کے عہدِ حکومت میں بہت تکلیفوں کے بعد آسمان کی طرف اٹھائی گئی۔

سوال حضرت مسیح موعود ؑ کا ظہور کس رنگ میں ہوا ہے؟

جواب حضور ؑ نے فرمایا: میں کہہ چکا ہوں کہ میں اس امت کی اصلاح کیلئے ابن مریم ہو کر آیا ہوں اور ایسا ہی آیا ہوں کہ جیسے حضرت مسیح ابن مریم یہودیوں کی اصلاح کے لیے آئے تھے۔ میں اسی وجہ سے تو ان کا مثیل ہوں کہ مجھے وہی اور اسی طرز کا کام سپرد ہوا ہے جیسا کہ انہیں سپرد ہوا تھا۔ مسیح نے ظہور فرما کر یہودیوں کو بہت سی غلطیوں اور بے بنیاد خیالات سے رہائی دی تھی۔

سوال ایلیا نبی کی آمد کے متعلق یہود کا کیا عقیدہ تھا؟

جواب حضور ؑ نے فرمایا: یہودی ایلیا نبی کے دوبارہ دنیا میں آنے کی ایسی ہی امید باندھے بیٹھے تھے۔ سو مسیح نے یہ کہہ کر کہ ایلیا نبی اب آسمان سے اتر نہیں سکتا زکریا کا بیٹا یحییٰ ایلیا ہے جس نے قبول کرنا ہے کرے اس پرانی غلطی کو دور کیا اور یہودیوں کی زبان سے اپنے تئیں ملحد اور کتابوں سے پھرا ہوا کہلایا مگر جو سچ تھا وہ ظاہر کر دیا۔ یہی حال اس کے مثیل کا بھی ہوا اور حضرت مسیح کی طرح اس کو بھی ملحد کا خطاب دیا گیا۔

سوال حضرت مسیح موعودؑ نے اپنی بعثت کی کیا اہمیت بیان فرمائی؟

جواب حضورؑ نے فرمایا: یہ بھی واضح ہو کہ میرا اس زمانہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے آنا محض مسلمانوں کی اصلاح کے لیے ہی نہیں ہے بلکہ مسلمانوں اور ہندوؤں اور عیسائیوں تینوں قوموں کی اصلاح منظور ہے۔ اور جیسا کہ خدا نے مجھے مسلمانوں اور عیسائیوں کے لیے مسیح موعود کر کے بھیجا ہے ایسا ہی میں ہندوؤں کے لیے بطور اَوتار کے ہوں اور میں جیسا کہ مسیح ابن مریم کے رنگ میں ہوں ایسا ہی راجہ کرشن کے رنگ میں بھی ہوں جو ہندو مذہب کے تمام اوتاروں میں سے ایک بڑا اوتار تھا۔

سوال حضرت مسیح موعودؑ نے اپنے زمانے کے مسلمانوں کی کیا حالت بیان فرمائی؟

جواب حضورؑ نے فرمایا: اسلام کو ایسا پاؤں کے نیچے کچلا گیا ہے کہ ایک لاکھ مرتد موجود ہے۔ اسلام جیسے مقدس مطہر مذہب پر اس قدر حملے کئے گئے ہیں کہ ہزاروں لاکھوں کتابیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیوں سے بھری ہوئی شائع کی جاتی ہیں۔ بعض رسالے کئی کروڑ تک چھپتے ہیں۔ اسلام کے برخلاف جو کچھ شائع ہوتا ہے اگر سب کو ایک جگہ جمع کیا جائے تو ایک بڑا پہاڑ بنتا ہے۔ مسلمانوں کا یہ حال ہے کہ گویا ان میں جان ہی نہیں اور سب کے سب مرہی گئے ہیں۔

سوال اللہ تعالیٰ نے کس حربہ سے اسلام کی تائید فرمائی؟

جواب حضورؑ نے فرمایا: خدا کا ایک حملہ انسان کے ہزار حملہ سے بڑھ کر ہے اور وہ ایسا ہے کہ اس سے دین کا بول بالا ہو جائے گا۔ عیسائیوں نے انیس سو سال سے شور مچا رکھا ہے کہ عیسیٰ خدا ہے اور مسلمان ان کو اور بھی مدد دے رہے ہیں۔ لاہور میں لارڈ بشپ نے ایک بھاری مجمع میں یہی بات پیش کی۔ کوئی مسلمان اس کا جواب نہ دے سکا مگر ہماری جماعت میں سے مفتی محمد صادق صاحب جو یہ موجود ہیں، اٹھے اور انہوں نے قرآن شریف، حدیث، تاریخ، انجیل وغیرہ سے ثابت کیا کہ حضرت عیسیٰ فوت ہو چکے اور ہمارے نبی کریمؐ زندہ ہیں کیونکہ آپ سے فیض حاصل کر کے کرامت اور خوارق دکھانے والے ہمیشہ موجود رہے۔ اس کا جواب وہ کچھ نہ دے سکا۔

سوال حضرت مسیح موعودؑ نے مسلمانوں کو حیات مسیح کے مسئلے میں اَڑنے پر کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضورؑ نے فرمایا: دیکھو خدا تعالیٰ علیم و حکیم ہے۔ اس نے ایسا پہلو اختیار کیا ہے جس سے دشمن تباہ ہو جائے۔ مسلمان اس معاملہ میں کیوں اَڑتے ہیں۔ کیا عیسیٰؑ آنحضرتؐ سے افضل تھا؟ اگر میرے ساتھ خصومت ہے تو اس میں حد سے نہ بڑھو اور وہ کام نہ کرو جو دینِ اسلام کو نقصان پہنچائے۔ خدا تعالیٰ ناقص پہلو اختیار نہیں کرتا اور بجز اس پہلو کے تم کسرِ صلیب نہیں کر سکتے۔

سوال حضرت مسیح موعودؑ نے اپنے کیا کام بیان فرمائے ہیں؟

جواب حضورؑ نے فرمایا: وہ کام جس کے لیے خدا نے مجھے مامور فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ خدا میں اور اس کی مخلوق کے رشتہ میں جو کدورت واقع ہو گئی ہے اس کو دور کر کے محبت اور اخلاص کے تعلق کو دوبارہ قائم کروں اور سچائی کے اظہار سے مذہبی جنگوں کا خاتمہ کر کے صلح کی بنیاد ڈالوں۔ اور وہ دینی سچائیاں جو دنیا کی آنکھ سے مخفی ہو گئی ہیں ان کو ظاہر کر دوں۔ اور وہ روحانیت جو نفسانی تاریکیوں کے نیچے دب گئی ہے اس کا نمونہ دکھاؤں اور خدا کی طاقتیں جو انسان کے اندر داخل ہو کر توجہ یا دعا کے ذریعہ سے نمودار ہوتی ہیں حال کے ذریعہ سے نہ محض مقال سے ان کی کیفیت بیان کروں اور وہ خالص اور چمکتی ہوئی توحید جو ہر ایک قسم کی شرک کی آمیزش سے خالی ہے جو اَب نابود ہو چکی ہے اس کا دوبارہ قوم میں دائمی پودا لگا دوں۔

سوال اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کے ذریعہ غیر قوموں کے مقابل پر اسلام کی کس طرح مدد کی؟

جواب حضورؑ نے فرمایا: دیکھو آتھم کے معاملہ میں بھی ایک کُشتی تھی۔ تلاش کرو آج آتھم کہاں ہے۔ وہ اسی شرط کے موافق جو الہام میں تھی، پکڑا گیا۔ دوسری کُشتی لیکھرام کا معاملہ تھا۔ تم نے اپنی آنکھ سے دیکھا کہ جس طرح اس کی موت کی الہامی پیشگوئیوں میں پہلے سے علامتیں مقرر کی گئی تھیں اسی طرح وہ سب علامتیں ظہور میں آئیں۔ تیسری کُشتی مہوتسو کے جلسہ کا معاملہ تھا۔ اس میں بھی خدا تعالیٰ نے اسلام کا بول بالا کیا اور تمہیں اپنا نشان دکھلایا۔ چوتھی کشتی ڈاکٹر کلارک کا مقدمہ تھا جس میں آخر ہماری فتح ہوئی پانچویں کُشتی مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری کا مقدمہ تھا جس کے عزیز اور لواحق اسلام سے ٹھٹھا کرتے تھے۔ سو خدا نے انہیں یہ نشان دیا کہ احمد بیگ تین برس کے اندر فوت ہو جائے گا۔ سو ایسا ہی ہوا۔ اور وہ میعاد کے اندر فوت ہو گیا۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دنیا کو کن الفاظ میں تنبیہ فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آپؑ نے دنیا کو تنبیہ کی کہ خدا تعالیٰ کے بھیجے ہوئے سے لڑائی مت کرو۔ جب اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہے تو وہ مدد اور نصرت بھی فرماتا ہے نشانات بھی دکھاتا ہے۔ آپؑ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے پر شوکت الفاظ میں فرمایا ہے کہ دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔

سوال حضور انور نے کورونا وائرس کے پیش نظر افراد جماعت کو کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضورؑ نے فرمایا: اس وائرس نے دنیا کو سوچنے پر مجبور کر دیا ہے کہ خدا کی طرف رجوع کریں لیکن حقیقی خدا اور زندہ خدا تو صرف اسلام کا خدا ہے جس نے اپنی طرف آنے والوں کو راستہ دکھانے کا اعلان فرمایا ہے۔ ان حالات میں ہمیں جہاں اپنے آپ کو سنوارنے کی ضرورت ہے وہاں اپنی تبلیغ کو بھی مؤثر رنگ میں کرنے کی ضرورت ہے۔ دنیا کو اسلام کے بارے میں پہلے سے بڑھ کر متعارف کرانے کی ضرورت ہے۔ ہر احمدی کو یہ کوشش کرنی چاہیے کہ دنیا کو بتائے کہ اگر اپنی بقا چاہتے ہو تو اپنے پیدا کرنے والے خدا کو پہچانو۔ اگر اپنے بہتر انجام چاہتے ہو تو اپنے پیدا کرنے والے خدا کو پہچانو کہ آخری زندگی کا انجام جو ہے وہی اصل انجام ہے۔ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اور اس کی مخلوق کے حق ادا کرو۔ ☆......☆

طالب دعا : جانِ عالم شیخ
(جماعت احمدیہ شانتی نکیتن، بولپور، بیر بھوم۔ بنگال)

خطبہ نکاح

فرمودہ سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مؤرخہ 11/مارچ 2018ء بروز اتوار مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا۔ تشہد و تعوذ اور مسنون آیات قرآنیہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس وقت میں چند نکاحوں کے اعلان کروں گا۔

پہلا نکاح عزیزہ سحرش ناصر کا ہے جو ناصر احمد صاحب (ربوہ) کی بیٹی ہیں۔ یہ نکاح عزیزم رافیل اسلم (مربی سلسلہ وکالت دیوان ربوہ) کے ساتھ پچھتر ہزار پاکستانی روپے حق مہر پر طے پایا ہے، جو حاجی محمد اسلم صاحب (ربوہ) کے بیٹے ہیں۔ دونوں طرف سے وکیل موجود ہیں۔ لڑکی کے وکیل منصور مدثر صاحب ہیں اور لڑکے کے وکیل راحیل احمد صاحب ہیں۔ حضور انور نے فریقین میں ایجاب و قبول کروانے کے بعد فرمایا:

اگلا نکاح عزیزہ مبشرہ عمارہ (واقفۂ نو) کا ہے۔ یہ محمد سلطان خان صاحب کی بیٹی ہیں اور یہ نکاح عزیزم منصور احمد (مربی سلسلہ پاکستان) کے ساتھ ایک لاکھ پچاس ہزار پاکستانی روپے حق مہر پر طے پایا ہے، جو انیس احمد صاحب کے بیٹے ہیں۔ دونوں طرف سے وکیل موجود ہیں۔ حضور انور نے فریقین میں ایجاب و قبول کروایا اور پھر فرمایا:

اگلا نکاح منزہ منور راجپوت بھٹی کا ہے جو منور احمد راجپوت بھٹی صاحب (بیلجیم) کی بیٹی ہیں۔ یہ نکاح عزیزم عطاء الفاطر طاہر کے ساتھ تین ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے، جو جامعہ احمدیہ یوکے کی درجہ شاہد کے طالب علم ہیں۔ اور عبدالمومن طاہر صاحب انچارج عربی ڈیسک کے بیٹے ہیں۔ پھر حضور انور نے عزیزم عطاء الفاطر صاحب کو مخاطب کر کے فرمایا:

اس دفعہ امتحان دے دیا ہے؟ فائنل امتحان ہو گیا ہے ناں؟ عزیز کے اثبات میں جواب عرض کرنے پر حضور انور نے فرمایا:

مزید طالب علم تو نہیں رہے؟ اس امید پہ کہ مربی بن جائیں گے انشاءاللہ۔ اس لئے میں طالب علم کی بجائے مربی کہہ دیتا ہوں۔ بہتر امید رکھنی چاہیے ناں۔

اس کے بعد حضور انور نے فریقین میں ایجاب و قبول کروایا اور ایجاب و قبول کے بعد لڑکی کے والد کو مخاطب کر کے ازراہ مزاح فرمایا: آپ نے اپنی ساری ذاتیں لگا دی ہیں۔ راجپوت، بھٹی۔ اس کے بغیر گزارہ نہیں ہوتا تھا؟ پھر اگلے نکاح کا اعلان کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا:

اگلا نکاح عزیزہ امۃ المصوّر احمد کا ہے جو مظفر احمد صاحب (کینیڈا) کی بیٹی ہیں۔ یہ نکاح عزیزم قمر احمد خان (واقف نو) ابن احمد خان صاحب (امریکہ) کے ساتھ بیس ہزار امریکن ڈالر حق مہر پر طے پایا ہے۔ حضور انور نے فریقین میں ایجاب و قبول کروایا اور پھر اس سے پہلے والے نکاح کے دلہے عزیزم عطاء الفاطر طاہر صاحب کو مخاطب کر کے فرمایا:

فاطر! تمہارے حق مہر کا ذکر میں نے نہیں کیا تھا؟ ذکر کر دیا تھا حق مہر کا؟ عزیز کے اثبات میں جواب عرض کرنے پر حضور انور نے فرمایا:

یہ نہ سمجھنا کہ بغیر حق مہر کے نکاح ہو گیا ہے۔ اس کے بعد حضور انور نے اگلے نکاح کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا:

اگلا نکاح عزیزہ مریم صدیقہ طور کا ہے جو حشمت اللہ قمر طور صاحب (جرمنی) کی بیٹی ہیں۔ یہ نکاح عزیزم عادل احمد چٹھہ (واقف نو) ابن منصور احمد چٹھہ صاحب (جرمنی) کے ساتھ آٹھ ہزار یورو حق مہر پر طے پایا ہے۔ دونوں طرف سے وکیل ہیں۔ داؤد احمد خان صاحب دلہن کے وکیل ہیں۔ سوئٹزرلینڈ سے آئے ہیں۔ حضور انور نے فریقین میں ایجاب و قبول کروایا اور پھر فرمایا:

اگلا نکاح عزیزہ پلوشہ ندرت خان کا ہے جو عمر خان صاحب (ساؤتھ آل) کی بیٹی ہیں۔ یہ نکاح عزیزم سید محمد بابر اکبر ابن ظفر اکبر صاحب (سکاٹ لینڈ) کے ساتھ بیس ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔ حضور انور نے فریقین میں ایجاب و قبول کروانے کے بعد فرمایا:

دعا کر لیں۔ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے یہ تمام رشتے بابرکت فرمائے۔ تین مربیان ہیں جن کے رشتے ہوئے ہیں، دو پاکستان کے ایک یہاں کے۔ ان سب کو، خاص طور پر مربیان کو یاد رکھنا چاہیے کہ ان کی ذمہ داریاں اپنے گھریلو معاملات میں بھی دوسروں سے بڑھ کر ہیں اور اگلی نسلوں کی حفاظت اور ان کی تربیت کی ذمہ داری بھی ان پر دوسروں سے بڑھ کر ہے۔ اس لحاظ سے خیال رکھیں۔ اور اسی طرح ان کی ہونے والی بیویاں وہ بھی یاد رکھیں کہ واقف زندگی کے ساتھ بیاہ کر اُسی روح کے ساتھ ان کو خود بھی وہ زندگی گزارنی چاہیے جو ایک واقف زندگی کی ہے۔ اور دین ہر لحاظ سے مقدم ہونا چاہیے اور دنیا ثانوی حیثیت میں اختیار کرنی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ یہ رشتے ان باتوں کا خیال رکھنے والے ہوں اور آئندہ ان کی نیک اور صالح نسل بھی پیدا ہو اور یہ رشتے ہر لحاظ سے بابرکت ہوں۔ آمین۔

اسکے بعد حضور انور نے ان رشتوں کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کروائی اور دعا کے بعد تمام نکاحوں کے فریقین نے حضور انور سے مبارکباد لیتے ہوئے حضور انور سے مصافحہ کی سعادت بھی پائی۔

مرتبہ: ظہیر احمد خان، مربی سلسلہ
انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی۔ ایس لندن
(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 10/اپریل 2020)

......☆......☆......☆......

نماز جنازہ

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ کیم جنوری 2020ء بروز بدھ نماز ظہر وعصر سے قبل مسجد مبارک (اسلام آباد، ٹلفورڈ، یو۔کے) کے باہر تشریف لا کر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر وغائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

☆مکرمہ کرن حنیف شریف صاحبہ

اہلیہ مکرم شیخ محمد حنیف صاحب (اوکاڑہ، حال یوکے)

28؍دسمبر 2019ء کو بعارضہ کینسر 61 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت شیخ دیوان احمد صاحبؓ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پڑپوتی تھیں۔ مرحومہ نمازوں کی پابند، چندہ جات میں باقاعدہ، ملنسار، مہمان نواز، غریبوں کی ہمدرد، بہت نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ پسماندگان میں تین بیٹیاں اور دو بیٹے شامل ہیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرمہ سکینہ بی بی صاحبہ

اہلیہ مکرم عزیز احمد صاحب مرحوم

(نبی سرروڈ ضلع عمرکوٹ، حال مقیم گلشن جامی کراچی)

10؍اکتوبر 2019ء کو 92 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کے خاندان میں احمدیت آپ کے والد مکرم چوہدری سردار خان صاحب بوبک کے ذریعہ آئی جو کہ پورے گاؤں میں اکیلے احمدی تھے۔ مرحومہ نے نبی سرروڈ ضلع عمرکوٹ میں لمبا عرصہ صدر لجنہ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ خلافت سے والہانہ محبت رکھتی تھیں۔ احمدی اور غیر احمدی بچوں کو قرآن پڑھانے کی توفیق پائی۔ مرکزی مہمانوں کی خدمت کرنے میں انتہائی خوشی محسوس کرتی تھیں۔ رمضان المبارک میں ان کا انتظام بھی اپنے ہی گھر پر کرواتیں۔ انتہائی ملنسار اور مہمان نواز خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں سات بیٹیاں اور تین بیٹے شامل ہیں۔ آپ کے ایک نواسے مکرم ثاقب کامران صاحب (مربی سلسلہ) آج کل نائب وکیل ایم ٹی اے سٹوڈیوز تحریک جدید اور نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے طور پر خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔ ایک پوتے مکرم اکرم ذکی احمد صاحب جامعہ احمدیہ یوکے میں زیر تعلیم ہیں۔

(2) مکرم محمد انور لنگاہ صاحب

ابن مکرم محمد نذیر صاحب (ادرحماں ضلع سرگودھا)

9؍دسمبر 2019ء کو طاہر ہارٹ میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم کے دادا نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں بیعت کی تھی۔ میٹرک پاس کرنے کے بعد پنجاب پولیس میں بھرتی ہوگئے۔ پولیس کے محکمہ میں دیانت داری اور عزت کے ساتھ سروس کی۔ جس کیلئے آپ کو کافی مشکلات بھی برداشت کرنی پڑیں۔ مرحوم جماعت کیلئے بہت غیرت رکھنے والے ایک نڈر انسان تھے۔ مخالفت کے باوجود گاؤں میں مسجد تعمیر کروائی۔ اپنی مجلس میں زعیم انصار اللہ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور دو بیٹے شامل ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم حماد حسن لنگاہ صاحب جامعہ احمدیہ ربوہ میں زیر تعلیم ہیں۔

(3) مکرمہ مختار بھٹی صاحبہ

اہلیہ مکرم چوہدری فضل احمد صاحب (کینیڈا)

20؍نومبر 2019ء کو 91 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ کے خاندان میں احمدیت آپ کے والد مکرم محمد بخش صاحب کے ذریعہ آئی جنہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ہاتھ پر بیعت کی توفیق پائی۔ آپ نمازوں کی پابند، تہجد گزار، خلافت کی فدائی ایک نیک اور باوفا خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور پانچ بیٹے شامل ہیں۔ آپ کے بڑے بیٹے مکرم سعید احمد ناصر صاحب طویل عرصہ سے وکالت اشاعت تحریک جدید ربوہ میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔ آپ مکرم شرجیل احمد صاحب (مربی سلسلہ، دارالقضاء ربوہ) کی دادی اور مکرم صباحت علی صاحب راجپوت (مبلغ میکسیکو سٹی) کی نانی تھیں۔

(4) مکرمہ امۃ السلام بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم حافظ رمضان فاضل صاحب (مربی سلسلہ) ربوہ

13؍ستمبر 2019ء کو 95 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، دعا گو اور ایک نیک مخلص خاتون تھیں۔ بے شمار لوگوں کو قرآن کریم پڑھانے کا شرف حاصل رہا اور بڑی فعال زندگی گزاری۔ ان کے والد کو مسجد اقصیٰ قادیان میں امام الصلوٰۃ کے فرائض بجالانے کی سعادت ملی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

(5) مکرم محی الدین راجیکی صاحب

ابن مکرم مولوی مصلح الدین راجیکی صاحب (ربوہ)

14؍دسمبر 2019ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی کے بڑے پوتے تھے۔ جوانی کی عمر میں اپنے دادا کی صحبت میں رہ کر تربیت کی توفیق پائی۔ مرحوم کچھ عرصہ دفاتر صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں کام کرتے رہے اور پھر اعصابی کمزوری کی وجہ سے فراغت لے لی اور اپنے آبائی گھر میں منتقل ہوگئے۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند ایک نیک، مخلص اور باوفا انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔

(6) مکرم ملک عبدالسبوح خان صاحب

ابن مکرم ملک عبدالقادر خان صاحب

(جناح کالونی فیصل آباد، حال راولپنڈی)

13؍دسمبر 2019ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ محترم مولانا غلام احمد فرخ صاحب (سابق مربی سلسلہ جزائر فجی) کے داماد تھے۔ مرحوم کے والد نے 1925ء میں 17 سال کی عمر میں احمدیت قبول کی۔ بعد ازاں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے حکم پر اپنی ساری جائیداد چھوڑ کر ایمن آباد ضلع گوجرانوالہ سے قادیان آگئے اور کچھ عرصہ قیام کے بعد فیصل آباد میں رہائش اختیار کی۔ مرحوم نے قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع فیصل آباد کے علاوہ صدر جماعت میاں چنوں کے طور پر بھی خدمت کی توفیق پائی۔ پنجوقتہ نمازوں کے پابند، تہجد گزار، مہمان نواز، غریب پرور اور خدمت کا جذبہ رکھنے والے ایک مخلص انسان تھے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔

......☆......☆......☆......

ارشاد باری تعالیٰ

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ (سورۃ البقرۃ:22)

ترجمہ: اے لوگو! تم عبادت کرو اپنے ربّ کی جس نے تمہیں پیدا کیا

طالب دعا: دھانو شیرپا، جماعت احمدیہ دیودمتانگ (سکم)

ارشاد باری تعالیٰ

كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ (سورۃ البقرۃ:58)

ترجمہ: جو رزق ہم نے تمہیں دیا ہے اس میں سے پاکیزہ چیزیں کھاؤ

طالب دعا: نور الہدیٰ، جماعت احمدیہ سملیہ (جھارکھنڈ)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

"اپنے بچوں کو نمازوں کا پابند بنائیں"

(پیغام برموقع سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ جرمنی 2019)

طالب دعا: اے شمس العالم ولد مکرم ابوبکر صاحب اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ میلا پالم (تامل ناڈو)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

"تربیت اولاد کی ذمہ داری کو سمجھیں اور اس پر خاص توجہ دیں"

(پیغام برموقع سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ جرمنی 2019)

طالب دعا: شیخ اختر علی، والدہ اور بہن مرحومین، جماعت احمدیہ سورو (اڈیشہ)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

"اجتماع میں شامل ہونے کا بنیادی مقصد یہ ہونا چاہیے کہ ہم اپنے خدا سے مضبوط تعلق قائم کرنے والے ہوں"

(خطاب برموقع سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ برطانیہ 2019)

طالب دعا: عبدالرحمن خان اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ پنکال (اڈیشہ)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

"جوانی میں عبادت خدا تعالیٰ کے ہاں خاص مقبولیت رکھتی ہے"

(پیغام برموقع سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ فن لینڈ 2019)

طالب دعا: شیخ غلام احمد، نائب امیر جماعت احمدیہ بھدرک (اڈیشہ)

مُلکی رپورٹیں

جماعت احمدیہ ورنگل کی جانب سے لاک ڈاؤن میں خدمت خلق

● جماعت احمدیہ پالا کرتی ضلع ورنگل صوبہ تلنگانہ میں مورخہ 13 اپریل 2020 کو پولیس کارکنان، اخباری نمائندگان، اور سرکاری طبی کارندوں کو سینٹائزرز اور ماسک تقسیم کیے گئے۔ تینوں محکموں کے کارکنان کو احمدیہ مسلم جماعت کا تعارف کرایا گیا اور جماعتی لیف لیٹس اور کتب کا تحفہ بھی دیا گیا جس پر ان کارکنان نے خوشنودی کا اظہار کرتے ہوئے جماعتی خدمات کو سراہا۔ اس پروگرام میں امیر ضلع ورنگل، مقامی صدر جماعت اور معلم سلسلہ بھی شامل ہوئے۔

● جماعت احمدیہ رائے پرتی (جس کے تحت تین جماعتیں کنڈور، کاٹرہ پلی اور میلارم آتی ہیں) میں مورخہ 14 اپریل 2020 کو پولیس کارکنان، اخباری نمائندگان، اور سرکاری طبی کارندوں کو سینٹائزرز اور ماسک تقسیم کیے گئے۔ علاقہ کے SI صاحب نے جماعت کا شکریہ ادا کرتے ہوئے دیگر مسلمانوں کو بھی احمدیہ مسلم جماعت کی طرح خدمت خلق کے کاموں میں آگے آنے کی تلقین کی۔ خاکسار نے بتایا کہ آج احمدیہ مسلم جماعت حکومت کی ہدایات کی پوری پوری پابندی کر رہی ہے اور اس لاک ڈاؤن میں ملک بھر میں سماجی خدمات میں مصروف ہے۔ اس پروگرام میں امیر ضلع، قائد مجلس خدام الاحمدیہ اور مذکورہ تینوں جماعتوں کے صدر صاحبان و معلمین کرام شامل ہوئے۔ اللہ تعالیٰ اس کے نیک نتائج ظاہر فرمائے۔ (محمد اکبر، مبلغ انچارج ورنگل صوبہ تلنگانہ)

ورنگل کے کاٹرہ پلی، نانچاری مڈور اَور پالا کرتی میں مزدور فیملیز کو خوردنی اشیا کی تقسیم

● مجلس خدام الاحمدیہ ورنگل کی جانب سے مورخہ 17 اپریل 2020 کو جماعت کاٹرہ پلی اور نانچاری مڈور کے قریب کاٹن ملز کے مزدوروں اور ان کی فیملیز کو ضروری خوردنی سامان کی ایک ایک کٹ دی گئی۔ اس پروگرام میں مقامی تحصیل کے ایس۔آئی صاحب بھی شامل ہوئے اور انہوں نے اپنے ہاتھوں سے مزدوروں میں یہ سامان تقسیم کیا۔ بعدہ خاکسار اور امیر جماعت ورنگل نے مختصر تقریر میں جماعت کا تعارف اور جماعت کی خدمت خلق کی مساعی کا ذکر کیا۔ کاٹرہ پلی کی لجنہ اماء اللہ نے بھی اس کار خیر میں حصہ لیا اور سامان مہیا کیے۔ اس پروگرام میں مکرم محمد سلیم صاحب قائد ضلع، مکرم خواجہ میاں صاحب صدر جماعت کاٹرہ پلی، مکرم محمد ایوب خان صاحب، ولی پاشا صاحب اور محمد اصغر صاحب شامل ہوئے۔

● جماعت احمدیہ پالا کرتی ضلع ورنگل کے احباب و خدام الاحمدیہ کی جانب سے مورخہ 20 اپریل 2020 کو پالا کرتی کے اینٹ کے بھٹے میں کام کرنے والے اُڈیشہ کے 25 مزدوروں اور ان کی فیملیز کو اشیائے خوردنی کی ایک ایک کٹ دی گئی۔ اس پروگرام میں مقامی تحصیل کے ایس۔آئی صاحب بھی شامل ہوئے اور انہوں نے اپنے ہاتھوں سے مزدوروں میں یہ سامان تقسیم کیا۔ بعدہ خاکسار اور امیر جماعت ورنگل نے مختصر تقریر میں جماعت کا تعارف اور جماعت کی خدمت خلق کی مساعی کا ذکر کیا۔ علاقہ کے SI صاحب نے جماعت کے خدمت خلق کے کاموں کو سراہتے ہوئے جماعت کا شکریہ ادا کیا۔ اللہ تعالیٰ اس کے بہتر نتائج ظاہر فرمائے۔ (محمد اکبر، مبلغ انچارج ورنگل صوبہ تلنگانہ)

کنڈور ضلع ورنگل میں دو روزہ تربیتی کیمپ کا انعقاد

جماعت احمدیہ کنڈور ضلع ورنگل صوبہ تلنگانہ میں مورخہ 13۔14 جنوری 2020 کو اطفال و ناصرات کے دو روزہ تربیتی کیمپ کا انعقاد کیا گیا۔ کیمپ کا آغاز باجماعت نماز تہجد سے ہوا۔ دعا کے ساتھ کلاسز کا آغاز ہوا جس میں بچوں کو قاعدہ یسرنا القرآن، قرآن کریم ناظرہ کے علاوہ ارکان اسلام کی تفصیل، نماز سادہ و باترجمہ بھی پڑھائی گئی۔ نیز معلمین کرام نے تقاریر کے ذریعہ مختلف تربیتی پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ نیز دینی معلومات بھی سکھائی گئی۔ کیمپ میں شامل ہونے والے بچوں کے علمی و ورزشی مقابلہ جات بھی کرائے گئے۔ مورخہ 14 جنوری کو بعد نماز عصر اختتامی تقریب مکرم محمد نور الدین صاحب سیکرٹری اصلاح وارشاد کی زیر صدارت منعقد ہوئی۔ تلاوت قرآن مجید عزیزم محمد سدید احمد نے کی۔ عزیزم شیخ شریف احمد نے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھی۔ بعدہ خاکسار نے مختلف تربیتی موضاعات پر تقریر کی۔ بعد ازاں تقریب تقسیم انعامات منعقد ہوئی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ تربیتی کیمپ اختتام پذیر ہوا۔

(محمد اکبر، مبلغ انچارج ضلع ورنگل)

جماعت احمدیہ کا کنور بلاری میں یک روزہ یوم تبلیغ کا انعقاد

مورخہ 9 رفروری 2020 کو جماعت احمدیہ کا کنور بلاری صوبہ کرناٹک میں یک روزہ یوم تبلیغ کا انعقاد کیا گیا۔ خاکسار اور دیگر افراد جماعت نے ایک وفد کی صورت میں علاقہ کے گھروں، دکانوں اور پبلک پلیسز میں جا کر جماعتی لٹریچر اور لیف لیٹس تقسیم کیے اور احمدیہ جماعت کا پیغام پہنچایا۔ نیز سرکاری اور پرائیویٹ دواخانوں اور اخباری نمائندوں کو بھی جماعتی لٹریچر اور کتب دی گئیں۔ اللہ تعالیٰ اس کے بہتر نتائج ظاہر فرمائے۔

(ایم اقبال احمد، معلم سلسلہ کا کنور بلاری کرناٹک)

جماعت احمدیہ ابراہیم پور بنگال میں 67ویں جلسہ سالانہ کا بابرکت انعقاد

مورخہ 9 رفروری 2020 کو جماعت احمدیہ ابراہیم پور، مرشد آباد بنگال میں 67واں جلسہ سالانہ منعقد ہوا۔ پہلی نشست بعد دوپہر تین بجے مکرم منیر الشیخ صاحب صدر جماعت ابراہیم پور کی زیر صدارت منعقد ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم مکرم مشرف حسین صاحب معلم سلسلہ بھرتپور نے کی۔ مکرم عبد الشیخ صاحب نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پاکیزہ منظوم کلام خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ پہلی تقریر مکرم سید ظفر اللہ صاحب مبلغ انچارج بردھوان نے ''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ سیرت'' کے موضوع پر کی۔ دوسری تقریر مکرم عجیب الرحمن صاحب مبلغ انچارج 24 پرگنہ نے بعنوان ''مسلمان خواتین کی قربانیاں'' کی۔ بعدہ ناصرات الاحمدیہ نے ایک ترانہ پیش کیا۔ اس سیشن کی آخری تقریر مکرم ابوطاہر منڈل صاحب مبلغ انچارج مرشد آباد نے مختلف تربیتی موضوعات پر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ یہ سیشن اختتام پذیر ہوا۔

دوسرا سیشن شام ساڑھے چھ بجے مکرم اشرف الشیخ صاحب امیر ضلع کاندی زون کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم قاری محمد شفاعت اللہ منڈل صاحب معلم سلسلہ ابراہیم پور نے کی۔ مکرم مبشر احمد صاحب نے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھی۔ بعدہ خاکسار نے ''عصر حاضر میں خلافت کی اہمیت وضرورت اور برکات'' کے موضوع پر تقریر کی۔ دوسری تقریر مکرم ابوجعفر صادق صاحب نمائندہ تعلیم القرآن و وقف عارضی نے بعنوان ''حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کی ضرورت اور نشانیاں'' کی۔ آخری تقریر مکرم محمد سیف الدین صاحب مبلغ انچارج ضلع بانکوڑہ نے ''ختم نبوت کی حقیقت'' کے موضوع پر کی۔ بعدہ ابراہیم پور کے خدام نے ایک ترانہ پیش کیا۔ آخر پر صدر جلسہ نے شکریہ احباب اور صدارتی خطاب کیا۔ دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ اس جلسہ میں 817 راحباب و مستورات شامل ہوئے۔

(قاضی طارق احمد، مبلغ انچارج کاندی زون مرشد آباد بنگال)

گوڑیہال ضلع رائچور میں چار روزہ تربیتی کیمپ کا انعقاد

جماعت احمدیہ گوڑیہال ضلع رائچور صوبہ کرناٹک میں مورخہ 17 تا 20 جنوری 2020 ایک تربیتی کیمپ کا انعقاد کیا گیا جس میں کل 86 خدام و اطفال نے شرکت کی۔ افتتاحی تقریب مکرم علیم اللہ خان صاحب معلم سلسلہ کی زیر صدارت منعقد ہوئی۔ تلاوت و نظم کے بعد مقامی معلم و مکرم صدام حسین صاحب قائد جماعت گوڑیہال نے تقریر کی اور مختلف تربیتی امور کی طرف توجہ دلائی۔ اس کیمپ میں خدام و اطفال کو قاعدہ یسرنا القرآن، قرآن مجید ناظرہ، نماز سادہ و باترجمہ، قرآنی دعائیں اور دینی معلومات پڑھائی گئی۔ کلاسز کے ساتھ ساتھ خدام و اطفال کے علمی و ورزشی مقابلہ جات بھی کروائے گئے۔ اختتامی تقریر مکرم صدام حسین صاحب قائد جماعت گوڑیہال کی زیر صدارت منعقد ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد خاکسار اور صدر مجلس نے خطاب کیا۔ بعدہ تقریب تقسیم انعامات منعقد ہوئی۔ دعا کے ساتھ یہ کیمپ اختتام پذیر ہوا۔ ان چاروں دنوں میں باقاعدگی سے نماز باجماعت، کے علاوہ درس و تدریس کا بھی اہتمام کیا گیا۔ ان پروگراموں میں بچوں کے علاوہ احباب جماعت بھی شامل ہوتے رہے۔ مقامی افراد جماعت اور غیر مسلم افراد نے بھی اس پروگرام کو بہت سراہا۔ اللہ تعالیٰ اس کے بہتر نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین۔

(شیخ بشارت احمد، مبلغ انچارج، رائچور کرناٹک)

جماعت احمدیہ دلپورہ گجرات میں پانچ روزہ تربیتی کیمپ کا انعقاد

جماعت احمدیہ دلپورہ ضلع احمد آباد صوبہ گجرات میں مورخہ 11 تا 16 رفروری 2020 پانچ روزہ تربیتی کیمپ کا انعقاد کیا گیا جس میں 23 بچے اور بچیاں شامل ہوئے۔ صبح 8 تا 11 بجے اور شام پانچ تا آٹھ بجے کلاس لگائی جاتی رہی جس میں قرآن کریم ناظرہ اور قاعدہ یسرنا القرآن سکھایا گیا۔ نیز اُردو کلاس بھی لگائی گئی جس میں نماز، کلمہ طیبہ، سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام وغیرہ دینی معلومات سوال و جواب کے رنگ میں یاد کرائی گئی۔ مورخہ 16 رفروری کو اختتامی تقریب منعقد ہوئی جس میں مکرم محمد نور الدین ناصر صاحب نمائندہ تعلیم القرآن نے بطور مہمان خصوصی شرکت کی۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد مہمان خصوصی نے تلاوت قرآن کریم کی اہمیت نیز بدرسومات سے اجتناب کے موضوع پر تقریر کی۔ بعدہ ایک محفل سوال و جواب منعقد کی گئی۔ اس موقع پر چار بچوں کو قرآن کریم ناظرہ کا آغاز کرایا گیا۔ آخر پر سب بچوں کو انعامات بھی دیئے گئے۔ دعا کے ساتھ پروگرام اختتام پذیر ہوا۔ اللہ تعالیٰ اس کے بہتر نتائج ظاہر فرمائے۔ (جاوید احمد ماگرے، مبلغ انچارج احمد آباد، گجرات)

جماعت احمدیہ حیدرآباد میں واقفین نو کے لیے ڈے اسکول کا افتتاح

جماعت احمدیہ حیدرآباد میں مورخہ 15 رجنوری 2020 کو واقفین نو کیلئے ڈے اسکول کا آغاز کیا گیا۔ یہ اسکول دیگر اسکولوں کی تعطیلات کے ایام میں لگا کرے گا جس میں صبح کے وقت والدین واقفین کو مسجد میں لائیں گے اور نصاب کے مطابق ان کو تعلیم دی جائے گی۔ افتتاحی تقریب مکرم محمد عظمت اللہ غوری صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد کی زیر صدارت منعقد ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم عزیزم افواض احمد نے کی۔ مکرم مولوی صہیب احمد وانی صاحب ایڈیشنل مبلغ حیدرآباد نے ایک دعا پڑھ کر سنائی۔ عزیزہ دانیہ ثمرین نے لجنہ کی طرف سے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھی۔ اس جلسہ کی پہلی تقریر مکرم صہیب احمد وانی صاحب نے ''جامعہ احمدیہ قادیان میں تعلیم حاصل کرنے کی اہمیت'' کے موضوع پر کی۔ دوسری تقریر خاکسار نے بعنوان ''واقفین نو کے والدین کی ذمہ داریاں'' کی۔ مکرم سلطان محمد الہ دین صاحب نے واقفین نو سے خلیفۃ المسیح کی توقعات بیان کیں۔ مکرم اظہر احمد صاحب سیکرٹری وقفِ نو نے اسکول کا مقصد بیان کیا اور کلاسز میں شامل ہونے کی طرف توجہ دلائی۔ بعدہ بچوں اور والدین کے سوالوں کے جواب دیئے گئے۔ صدر اجلاس نے اپنے خطاب میں اسکول کو بہتر بنانے کیلئے والدین اور بچوں کو اپنے قیمتی مشوروں سے نوازا۔ دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ اللہ تعالیٰ اس کے بہتر اور مثبت نتائج ظاہر فرمائے آمین۔

(محمد کلیم خان، مبلغ انچارج حیدرآباد)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم وعلی عبدہ المسیح الموعود

وَسِّعْ مَكَانَكَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

Courtesy: Alladin Builders
e-mail: khalid@alladinbuilders.com

ارشادِ نبوی ﷺ

خَيْرُ الزَّادِ التَّقْوٰى

(سب سے بہتر زادِ راہ تقویٰ ہے)

طالب دعا: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

GSTIN: 07AFDPN2021G1ZY
Proprietor: Asif Nadeem
Mob: +919650911805 +919821115805
Email: info@easysteps.co.in

EasySteps® Walk with Style !

Manufacturer & Supplier of All Type of Women's and Kid's Footwear
مستورات اور بچوں کے ہر قسم کے فٹ ویرز کے لیے رابطہ کریں
Address: Duggal Colony, Khanpur, New Delhi - 62
Address: Danish Manzil, Near Gurdwara, Qadian, Punjab

برانچ
دانش منزل (قادیان)
دُگل کالونی (خانپور، دہلی)

طالب دعا
آصف ندیم
جماعت احمدیہ دہلی

PHLOX All for dreams

PHLOX EXIM(OPC) PRIVATE LIMITED
MARCHENT EXPORTER OF DERMA COSMETICS, COSMETICS, MEDICATED AND NUTRITIONAL PRODUCTS

OFFICE NO. B/205, SIGNATURE-II, BUSINESS PARK SARKHEJ SANAND ROAD SARKHEJ CIRCLE AHMEDABAD-382210, GUJARAT (INDIA)
Mob: +91 8335898045 Tel: +91 7966177405
E MAIL: PHLOXEXIM@GMAIL.COM
WEB: WWW.PHLOXEXIM.IN

Ahmad Travels Qadian

Foreign Exchange-Western Union
Money Gram-X Press Money
Holidays, Air Ticket, Rail, Cars, Buses
Contact : 9815665277
Propritor : Nasir Ibrahim
(Ahmadiyya Chowk, Qadian, India)

Zaid Auto Repair
زید آٹو رِپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615

Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian
طالب دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان ومرحومین

طالب دعا:
شیخ حاتم علی
گاؤں اُتر حاجیپور، ڈائمنڈ ہاربر
ضلع ساؤتھ 24 پرگنہ
(مغربی بنگال)

IMPERIAL GARDEN FUNCTION HALL

a desired destination
for royal weddings & celebrations.
 # 2 - 14 -122 / 2 - B , Bushra Estate
Hydrabad Road, Yadgir - 585201
Contact Number : 09440023007, 08473296444

Prop. Mir Ahmed Ashfaq
Cell: 9701226686, 7702164917, 7702164912

A.S.
WEIGH BRIDGE
100 TONS ELECTRONIC TRAILER
WEIGH BRIDGE
NATIONAL HIGHWAY 44, KURNOOL ROAD, JEDCHARLA

BOSCH Invented for life
0% FINANCE without intrest EMI

MICROWAVE☆ TUMBEL DRYER ☆ WASHER DRYER ☆ REFRIGERATOR ☆ WASHING MACHINE ☆DISHWASHER

PARAS TV CENTRE
Near Parbhakar Chowk Qadian
(Mob. 98553-41434, 70870-72424, 87290-02424)

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز

Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
'الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian

کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

MBBS IN BANGLADESH

Why MBBS in Bangladesh?
• Secure Enviroment • Education at par with India • Food habits same as in India • Nearest to India, one can travel by road, by train & by air also • Good Faculty & Infrastructure

DEGREE RECOGNISED BY MCI/IMED/OTHER WORLD BODIES

The Admissions avaliable in following Medical Colleges
• Bangladesh Medical College Dhaka • Dhaka Community Medical College Dhaka • Dhaka National Medical College Dhaka • Holy Family Medical College Dhaka • Community Based Medical College Mymensingh • Monno Medical College Maniknagar • Uttara Adhynukh Medical College Dhaka • Tairunessa Medical College Dhaka • International Medical College Dhaka • TMSS Medical College Bogra • Green Life Medical College Dhaka • Popular Medical College Dhaka • Anwar Khan Modern Medical College Dhaka • Diabetic Medical College Faridpur • Ragaeb Rabeya Medical College Dhaka

Some of the Women's Medical Colleges are
• Addin Womens Medical College • Addin Sakina Medical College Jessore • Sylhet Womnes Medical College Sylhet • Z.H.Sikder Womens Medical College Dhaka • Uttara Womens Medical College Dhaka

Bilal Mir
Needs Education Kashmir
An ISO 9001:2008Certified consultancy
Qureshi Building Opposite Akhara Building Budshah chowk Srinagar-190001,Kashmir India
Mobile : +91 - 9419001671 & 9596580243

GRIP HOME
PROPERTY MANAGEMENT

طالب دعا
Mohammed Anwarullah
Managing Partner
+91-9980932695

#4, Delhi Naranappa Street
R.S. Palya, Kammanahalli
Main Road, Bangalore - 560033
E-Mail : anwar@griphome.com
www.griphome.com

کام جو کرتے ہیں تری رہ میں پاتے ہیں جزا ☆ مجھ سے کیا دیکھا کہ یہ لطف و کرم ہے بار بار (المسیح الموعود)

LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE

WATCH SALES & SERVICE
LCD LED SMART TV
VCD & CD PLAYER
EXPORT AND IMPORT GOODS
AND ALL KIND OF
ELECTRONICS
AVAILABLE HERE

Prop. NASIR SHAH Contact.03592-226107,281920, +91-7908149128
NEAR LAAL BAZAR, AHMADIYYA MUSLIM MISSION GANGTOK SIKKIM

R. Subbarao
MARKETING HEAD

GENESIS AQUA NATURELS

89855 87875, 99494 12352
genesisaquanaturels@gmail.com
#C Block, Flat No. 414,
Madhinagauda,
Hyderabad,
Telangana - 500 050.

طالب دعا : رضوان سلیم، ضلع ویسٹ گوداوری (صوبہ آندھرا پردیش)

Love for All Hatred for None
99493-56387
99491-46660
Prop:Muhammad Saleem

MASROOR HOTEL

TEA, TIFFIN, MEALS, CHICKEN-BIRYANI, FAST-FOOD AVAILABLE HERE

Near Naidu Petrol Pump, Khammam Rd. Warangal (Telengana)
طالب دعا: محمد سلیم (جماعت احمدیہ ورنگل، تلنگانہ)

NISHA LEATHER
Specialist in :
Leather Belts, Ladies & Gents Bag
Jackets, Wallets, etc
WHOLE SALE & RETAILER
19-A, Jawaharlal Nehru Road, Kolkatta - 700087
(Beside Austin Car Showroom)
Contact No : 2249-7133

طالب دعا: مجیب عالم، جماعت احمدیہ کلکتہ (بنگال)

IRS
INDIAN ROLLING SHUTTERS
WHOLESALE DEALER
SUPPLIERS OF ALL SPARES PARTS OF ROLLING SHUTTERS
Specialist in : GEAR & REMOTE SHUTTERS

Prop : HAMEED AHMAD GHOURI
Add : Beside Andhra Bank, Balapur X Road, Hyderabad (T.S)
Mobile : 09849297718

EHSAN
DISH SERVICE CENTER
Opp. Four Storey Civil Lines Qadian
All types of Dish & Mobile Recharge
(MTA کا خاص انتظام ہے)
Mobile : 9915957664, 9530536272

SUIT SPECIALIST
Proprietor
SYED ZAKI AHMAD
Bandra, Mumbai
Mobile : 09867806905

وَسِّعْ مَكَانَكَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

G.M. BUILDERS & DEVELOPERS
RAICHURI CONSTRUCTION
SINCE 1985
OFFICE:
PLOT NO.6 DURGA SADAN TARUN BHARAT CO.OP
HSG. SOC, NEAR CIGARETTE FACTORY,
CHAKALA, ANDHERI (EAST), MUMBAI-400069
TEL 28258310, MOB. 09987652552
E-MAIL: RAICHURI.CONSTRUCTION@GMAIL.COM

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.

Love For All, Hatred For None

AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143

JMB

:+91 9505305382
9100329673
TECHNO VISION
CCTV SOLUTIONS
H.No. 18-2-888/10/173, GM Chowni,
Falaknuma, Chandrayangutta, Hyderabad - 500 053.
E-mail: mariyam.enterprise.cctv@gmail.com

طالب دعا:
بصیر احمد
جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ
(ضلع محبوب نگر)
تلنگانہ

طالب دعا:
شیخ سلطان احمد
ایسٹ گوداوری
(آندھرا پردیس)

99633 83271 Pro. SK.Sultan 97014 62176
Oxygen Nursery
All kind of Plants are Available.
Rajahmundry
Kadiyapu lanka, E.G.dist.
Andhra Pradesh 533126.
#email. oxygennursery786@gmail.com
Love for All...Hatred for None

+91 9032667993
alamassociates18@gmail.com
Alam Associates
Architect & Engineers
22-7-269/1/2/B, Dewan Devdi, Hyderabad - 500002. (T.S.)

Mobile : 8978952048
lordsshoe.co@gmail.com
NEW Lords SHOE CO.
(WHOLESALE & RETAIL)
DEALERS IN : CHINA, DELHI & JALANDHAR LADIES AND GENTS SLIPPERS
16-10-27/105/B2, Malakpet, Hyderabad - 500 036. Telangana.

طالب دعا:
اقبال احمد ضمیر
فلک نما، حیدرآباد
(تلنگانہ)

KONARK Nursery
Hyderabad
MUZAMMIL AHMED
Mobile: +91 99483 70069
konarknursery@gmail.com
www.facebook.com/konarknursery
www.konarknursery.com
Plants for Seasons & Reasons...
Cactus . Seculents . Seeds
Landscaping – Rental Plants – Exports – Imports

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

ارشاد باری تعالیٰ

وَاَطِيۡعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوۡلَ لَعَلَّكُمۡ تُرۡحَمُوۡنَ (آل عمران:134)

اور اللہ اور رسول کی اطاعت کرو تا کہ تم رحم کیے جاؤ

DAR FRUIT CO. KULGAM
B.O AHMED FRUITS
Prop. Khawaja Masood Ahmad Dar Asnoor (Kashmir)
Contact: 9622584733, 7006066375 (Saqib)

ارشاد باری تعالیٰ

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ (آل عمران:103)

اَے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کا ایسا تقویٰ اختیار کرو جیسا اُس کے تقویٰ کا حق ہے

Prop. AFZAL SYED
Cell: +91-7207059581
+91-9100415876
MWM
METAL & WOOD MASTERS
Office & Stores : Md Lines Toli Chowki (Hyderabad-500008) T.S
e.mail : swi789@rediffmail.com

حدیث نبوی ﷺ

جو شخص اللہ تعالیٰ کی خاطر مسجد تعمیر کرتا ہے
اللہ تعالیٰ بھی اس کیلئے جنت میں اس جیسا گھر تعمیر کرتا ہے۔
(مسلم باب فضل بناء المسجد)

طالب دعا: افراد خاندان و فیملی مکرم آفتاب احمد صاحب ایڈووکیٹ تیاپوری مرحوم، حیدرآباد

حدیث نبوی ﷺ

ایسے شخص کے پاس بیٹھنا مفید ہے جس کے عمل کو دیکھ کر تمہیں آخرت کا خیال آئے

(الترغیب والترھیب)

طالب دعا: افراد خاندان مکرم جے وسیم احمد صاحب مرحوم (چنتہ کنٹہ)

کلامُ الامام

دعا بڑی دولت اور طاقت ہے

(ملفوظات، جلد 4، صفحہ 207)

طالب دعا: مصدق احمد، نائب امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

کلامُ الامام

سب سے اول جس چیز کی ضرورت واعظ کو ہے وہ اس کی عملی حالت ہے

(ملفوظات، جلد 2، صفحہ 281)

طالب دعا: ناصر احمد ایم۔ بی (R.T.O) ولد مکرم بشیر احمد ایم۔ اے (جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

جس گھر میں ہمیشہ دعا ہوتی ہے خدا تعالیٰ اسے برباد نہیں کیا کرتا

(ملفوظات، جلد 3، صفحہ 232)

طالب دُعا: مجلس انصار اللہ کلکتہ (صوبہ بنگال)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

دعا کیلئے جب درد سے دل بھر جاتا ہے اور
سارے حجابوں کو توڑ دیتا ہے اس وقت سمجھنا چاہئے کہ دعا قبول ہوگئی یہ اسم اعظم ہے
(ملفوظات، جلد 3، صفحہ 100)

طالب دُعا: قریشی مظفر احمد، جماعت احمدیہ خانپورہ (چیک) جموں کشمیر

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کریں
روحانیت میں ترقی کریں
(پیغام حضور انور برموقع سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ جرمنی 2019)

طالب دعا: شیخ صادق علی اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ تالبرکوٹ (اڈیشہ)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

ہر پہلو سے جائزہ لے کر
اپنی کمیوں کو دور کرنے کی کوشش کریں
(پیغام حضور انور برموقع سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ جرمنی 2019)

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین ننگل باغبانہ، قادیان

Study Abroad

10 Offices Across India

بیرون ممالک میں
اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں

CMD: Naved Saigal
Website:www.prosperoverseas.com
E-mail: info@prosperoverseas.com
National helpline: 9885560884

سٹڈی ابراڈ

All Services free of Cost

Prosper Overseas is the India's Leading Overseas Education Company.

About Us

Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years

Achievements

• NAFSA Member Association , USA.

• Certified Agent of the British High Commission
• Trusted Partner of Ireland High Commission
• Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.

Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh.
Phone : +91 40 49108888.

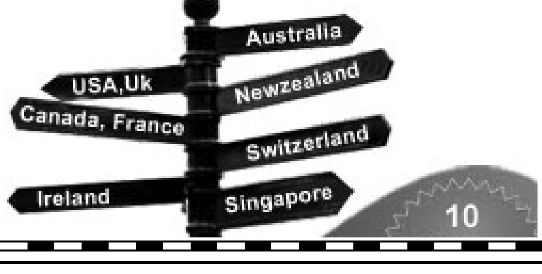

EDITOR MANSOOR AHMAD Mobile. : +91 82830 58886 e -mail : badrqadian@rediffmail.com website : www.akhbarbadrqadian.in www.alislam.org/badr	REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57 ہفت روزہ بدر قادیان Weekly **BADAR** Qadian Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516 Postal Reg. No. GDP/001/2019-20 Vol. 69 Thursday 28 - May - 2020 Issue. 22	MANAGER NAWAB AHMAD Mobile : +91 94170 20616 e -mail:managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.700/- (Per Issue : Rs.11/-) By Air : 50 Pounds or 80 US Dollars - 60 Euro (**WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

رمضان میں جو خاص توجہ پیدا ہوئی ہے اسے اب قائم رکھیں اور خود بھی اور اپنے بچوں کو بھی حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائیں

کیونکہ دنیا کی تباہی کے بعد خدا تعالیٰ کی طرف جب دنیا کی نظر ہوگی، حقوق کی ادائیگی کی طرف جب نظر ہوگی

تو پھر لوگ جماعت کی طرف ہی دیکھیں گے پھر احمدی ہی ہوں گے جو دنیا کی صحیح رہنمائی کر سکیں گے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 22؍ مئی 2020 بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد (برطانیہ)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

سب سے پہلے تو ان سب احمدیوں کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جنہوں نے گزشتہ دنوں میرے چوٹ لگنے پر اپنے غیر معمولی جذبات کا اظہار کیا اور بڑی تڑپ سے دعائیں کیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی بہترین جزا دے، اخلاص و وفا میں بڑھائے۔ اس زمانے میں خدا تعالیٰ کی خاطر اور اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق آپس کی محبت، خاص طور پر خلیفہ وقت سے یہ اخلاص و وفا کی مثال صرف جماعت احمدیہ میں مل سکتی ہے۔ یہ دوطرفہ محبت بھی اللہ تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی ہے۔ یہاں یہ بھی نہیں پتا چلتا کہ کون زیادہ دوسرے کے لئے درد رکھتا ہے۔ بہرحال یہ ایک ایسا تعلق ہے جس کی کوئی مثال دنیاوی رشتوں میں نہیں ملتی۔ اس چوٹ کی وجہ سے جو مجھے تجربہ ہوا وہ بھی بتا دیتا ہوں مرہم عیسیٰ لگانے کا کہ کچھ عرصہ ہوا میر محمود احمد صاحب ناصر نے سریانی نسخہ کے مطابق بنا کے مجھے بھجوائی تھی وہ میں نے اب استعمال کی۔ اسی طرح ہومیو پیتھک کریم کیلنڈ ولا ہے۔ بہرحال اصل فضل تو اللہ تعالیٰ کا ہے وہی شافی ہے۔ اب یہ دعا کریں کہ چوٹ کے جو باقی اثرات ہیں اللہ تعالیٰ انہیں بھی جلد دور فرمائے۔ آجکل ہم جس حالت سے گزر رہے ہیں اس میں خاص طور پر خدا تعالیٰ کے آگے جھکنے کی ضرورت ہے۔ خصوصاً ان حالات میں اللہ تعالیٰ کی طرف جھکنے کی احباب جماعت کو بہت توجہ پیدا ہوئی ہے۔ لاک ڈاؤن کی وجہ سے گھروں میں خاص طور پر گھر والے مل کر نماز باجماعت کا اہتمام کرتے ہیں۔ درس و تدریس بھی ہوتا ہے۔ کسی نہ کسی کتاب، حدیث اور قرآن کا درس بھی ہوتا ہے جس سے بڑوں کا علم بھی بڑھ رہا ہے اور بچوں کو بھی دینی علم سے آگاہی ہو رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ پر ایمان میں اضافہ ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فضل ہوا کہ اس عرصے میں رمضان بھی آ گیا اور لوگوں کی عبادت کی طرف توجہ جو پیدا ہو رہی تھی اس میں پہلے سے بڑھ کر اضافہ ہوا۔ اب یہ رمضان تو ختم ہو رہا ہے اور اسی طرح کچھ حد تک لاک ڈاؤن پر بھی حکومت پابندیاں نرم کرنے کا ارادہ کر رہی ہے۔ لیکن سب سے بڑی بات اور اہم چیز جو ہر احمدی کو اپنے سامنے رکھنی چاہئے یہ ہے کہ کاروباروں کی اجازت اور باہر نکلنے کی نرمی اور پھر رمضان کے مہینے کا گزر جانا کسی احمدی کو اللہ تعالیٰ کی عبادت اور جو نیکیاں انہوں نے اپنائی تھیں انہیں ختم کرنے والا یا ان میں کمی کرنے والا نہ بنائے بلکہ نیکیوں کو اور باجماعت نمازوں کو جب تک مسجد میں جانے پر پابندی ہے گھروں میں جاری رکھنا اور جب مسجد جانے کی اجازت مل جائے گی تو مسجد کو آباد رکھنا اپنے پر پہلے سے بڑھ کر فرض کریں۔ عورتیں گھروں میں نمازوں کا خاص اہتمام کریں تا کہ بچے بھی اپنے سامنے نمونے دیکھنے والے ہوں ان کا بھی خدا تعالیٰ پر ایمان اور یقین بڑھے۔ گھروں میں درس و تدریس کا چند منٹ کے لئے سلسلہ جاری رہے تا کہ دینی علم بھی بڑھے اور علم و معرفت بھی بڑھے۔ اسی طرح ایم۔ ٹی۔ اے کے پروگراموں کو دیکھنے کی طرف بھی توجہ رکھیں۔

حضور انور نے فرمایا آجکل بعض لوگ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے ایک مضمون ''حوادث طبعی یا عذاب الٰہی'' کو آجکل جو وائرس کی وباء پھیلی ہوئی ہے اس سے ملانے کی کوشش کرتے ہیں۔ جیسا کہ میں کہہ چکا ہوں کہ حضرت مسیح موعودؑ کے زمانے کے بعد آفات اور بلاؤں کی تعداد بڑھی ہے لیکن ان وباؤں کے اثرات کو دیکھنے والی جو اصل چیز ہے وہ یہ ہے کہ اس سے عمومی طور پر دنیاداروں پر کیا اثر ہو رہا ہے۔ دنیاداروں کے تو ہوش و حواس گم ہو رہے ہیں۔ بڑی بڑی مضبوط حکومتوں کی معیشتیں اور نظام درہم برہم ہو گئے ہیں اور اس کے اثر سے اپنے عوام کی توجہ پھیرنے کے لئے جو وہ کوشش کر رہے ہیں وہ اور بھی زیادہ خطرناک ہے وہ ان کو جنگ اور معیشت کی مزید تباہی میں دھکیل دے گی۔ پس جب تک یہ لوگ اپنے اندر ایسی تبدیلی پیدا نہیں کریں گے جس سے فسادوں کی کیفیت دور نہ ہو ایک کے بعد دوسری تباہی میں یہ لوگ خود ڈوبتے چلے جائیں گے۔ مذہبی غلطیوں کا مؤاخذہ تو قیامت کے دن ہے لیکن فتنہ و فساد اور حقوق غصب کرنا اور خدا کے بندوں کا استہزاء کرنا یہ بے چین کرنے والی تباہیاں لاتا ہے۔ ہمارا کام دعا کرنا اور دنیا کو سمجھانا اور اپنی حالتوں کو پاک بنانا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے اس مضمون میں جماعت احمدیہ کے لئے تنبیہ اور بشارت بھی ہے۔ تنبیہ یہ کہ صرف احمدیت کا عنوان بچانے کے لئے کافی نہیں ہوگا بلکہ تقویٰ کی شرط بھی ساتھ لگی ہوئی ہے اور بشارت کا پہلو یہ ہے کہ جماعت میں جو عملی کمزوریاں آ چکی ہوں گی بڑی تیزی کے ساتھ ان کی اصلاح کی کوشش احمدی کرے گا۔ پس ان دنوں میں جو خاص توجہ پیدا ہوئی ہے اسے اب قائم رکھیں اور خود بھی اور اپنے بچوں کو بھی حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائیں کیونکہ دنیا کی تباہی کے بعد خدا تعالیٰ کی طرف جب دنیا کی نظر ہوگی، حقوق کی ادائیگی کی طرف جب نظر ہوگی تو پھر لوگ جماعت کی طرف ہی دیکھیں گے پھر احمدی ہی ہوں گے جو دنیا کی صحیح رہنمائی کر سکیں گے لیکن اس سے پہلے ہمیں درد کے ساتھ یہ دعا کرنی چاہئے کہ وہ نوبت ہی نہ آئے جب دنیا اس حد تک آگے چلی جائے کہ وہاں سے روشنی اور امن کی طرف آنے کے راستے ہی بند ہو جائیں۔ اس سے پہلے ہی لوگوں کی نظر اس طرف پھر جائے۔

حضور انور نے فرمایا: پس اسی میں ہماری بقاء ہے کہ آنحضرتؐ کے غلام صادق کی بیعت میں آ کر آپؐ کے حقیقی متبعین میں شامل ہوں۔ اپنی نمازوں میں خاص ذوق وشوق پیدا کرنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے حکموں پر چلتے ہوئے ہمیشہ اپنی زندگیاں گزارنے والے ہوں۔ اسیران راہ مولیٰ کے لئے بھی دعائیں کریں۔ اللہ تعالیٰ ہم میں سے ہر ایک کو توفیق دے کہ حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت کے مقصد کو پہچاننے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول حضرت خاتم الانبیاء محمد رسول اللہؐ کی محبت تمام محبتوں پر غالب ہو۔ اسلام کی حقیقی تعلیم پر عمل کرنیوالے ہم ہوں۔ ہمارے گھر پیار اور محبت کے نمونے ہوں۔ جو بچے اپنے ماں باپ کے آپس کے جھگڑوں سے پریشان ہیں اللہ تعالیٰ ان کی پریشانیاں بھی دور فرمائے۔ تمام واقفین زندگی کے لئے دعا کریں۔ واقفین نو کے لئے دعا کریں اللہ تعالیٰ انہیں اپنے اور اپنے ماں باپ کے عہد کو پورا کرنیکی توفیق عطا فرمائے۔ شہدائے احمدیت اور ان کے خاندانوں کے لئے دعا کریں۔ مشکلات میں گھرے ہوئے تمام احمدیوں کے لئے دعا کریں۔ ایک دوسرے کے لئے دعائیں کریں اپنے لئے بھی۔ بچیوں کے لئے رشتوں کے لئے دعائیں کریں۔

ان حالات میں اور اس کے بعد جو دنیا کے معاشی حالات ہونے ہیں اس کے بد اثرات سے ہر احمدی کے محفوظ رہنے کے لئے دعا کریں۔ ان حالات کی وجہ سے جماعت کے کاموں اور منصوبوں میں بھی کوئی روک پیدا نہ ہو اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جماعت کی ترقی کے سامان مہیا فرماتا رہے۔ ان حالات میں مالی قربانی کرنے والوں کے لئے بھی بہت دعا کریں۔ ایم۔ ٹی۔ اے کے کارکنان کے لئے بھی دعائیں کریں۔ عالم اسلام کے لئے دعا کریں ان کے آپس کے جھگڑے بھی ختم ہوں اور امن کے ساتھ رہنا سیکھیں وہ لوگ اور اسلام مخالف طاقتوں کے شر سے ان کو اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے۔ بعض دعائیں میں اس وقت پڑھوں گا وہ بھی آپ میرے ساتھ دہراتے رہیں۔

اللھم انا نجعلك فی نحورھم ونعوذ بك من شرورھم۔ تجھے ان کے سینوں میں رکھتے ہیں یعنی تیرا رعب ان کے سینوں میں بھر جائے اور ہم ان کے شر سے تیری پناہ چاہتے ہیں۔

لا اله الا الله العظیم الحلیم لا اله الا الله رب العرش العظیم لا اله الا الله رب السمٰوت ورب الارض ورب العرش الكریم۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور وہ عظمتوں والا اور بڑا ہی بردبار ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہی عرش کا رب ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو کہ آسمان و زمین اور عرش کریم کا رب ہے۔

یا مقلب القلوب ثبت قلبی علی دینك۔ اے دلوں کے پھیرنے والے میرے دل کو اپنے دین پر ثابت قدم رکھ۔ **اللھم انی اسئلك الھدی والتقی والعفاف والغنی**۔ اے اللہ میں تجھ سے ہدایت تقویٰ عفت اور غنا مانگتا ہوں۔ **اللھم انی اعوذبك من زوال نعمتك وتحول عافیتك وفجأۃ نقمتك وجمیع سخطك**۔ اے اللہ میں تیری نعمت کے زائل ہو جانے تیری عافیت کے ہٹ جانے تیری اچانک سزا اور ان سب باتوں سے پناہ مانگتا ہوں جن سے تو ناراض ہو۔

ربنا ظلمنا انفسنا وان لم تغفرلنا وترحمنا لنکونن من الخاسرین۔ اے ہمارے رب ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اور اگر تو ہمیں نہ بخشے اور ہم پر رحم نہ کرے تو ہم ضرور گھاٹا پانے والوں میں ہوں گے۔ **ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا وھب لنا من لدنك رحمۃ انك انت الوھاب**۔ اے ہمارے رب ہمارے دل ٹیڑھے نہ کر دینا بعد اس کے جو تو نے ہمیں ہدایت دی اور ہمیں اپنے حضور سے رحمت عطا کر یقیناً تو بہت عطا کرنے والا ہے۔

ربنا اٰتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاٰخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار۔ یعنی اے ہمارے رب ہمیں دنیا میں بھی کامیابی عطا کر اور آخرت میں بھی کامیابی دے اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔

حضرت مسیح موعودؑ کی ایک دعا ہے کہ اے رب العالمین میں تیرے احسانوں کا شکریہ ادا نہیں کر سکتا تو نہایت ہی رحیم و کریم ہے تیرے بے نہایت مجھ پر احسان ہیں۔ میرے گناہ بخش تا میں ہلاک نہ ہو جاؤں۔ میرے دل میں اپنی خالص محبت ڈال تا مجھے زندگی حاصل ہو اور میری پردہ پوشی فرما اور مجھ سے ایسے عمل کرا جن سے تو راضی ہو جائے۔ میں تیرے وجہ کریم کے ساتھ اس بات سے بھی پناہ مانگتا ہوں کہ تیرا غضب مجھ پر وارد ہو۔ رحم فرما رحم فرما رحم فرما اور دنیا و آخرت کی بلاؤں سے مجھے بچا کیونکہ ہر ایک فضل و کرم تیرے ہی ہاتھ میں ہے۔ آمین

اس رمضان کا یہ آخری جمعہ ہے اللہ تعالیٰ اس رمضان میں جو نیک کام ہم سے ہوئے یا جو تبدیلیاں ہم نے پیدا کی ہیں ان کو جاری رکھنے کی ہمیں توفیق عطا فرمائے اور یہ دعائیں بھی ہمارے حق میں قبول فرمائے۔

عید کے بارے میں بھی اعلان کر دوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ چوبیس تاریخ کو اتوار کو عید ہوگی۔ ☆☆

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad